روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:06
طلوع آفتاب	06:21
زوال آفتاب	12:40
غروب آفتاب	06:58

آج کی حدیث

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی راستہ سے گزرتے تو آپ کے بعد جو اس راستہ سے گزرتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو سے معلوم کر لیتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ سے تشریف لے گئے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

JANATA AUTO
CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 238, Friday- 28 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر: ۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۳۸ ۞ جمعہ، ۲۸ راگست، ۲۰۲۶، ۱۴ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپے، صفحات: ۸

سعودی عرب میں شدید بارشوں اور سیلاب کا خطرہ

مکہ سمیت کئی علاقوں میں ریڈ الرٹ، سعودی عرب کے مکہ مکرمہ، عسیر، جازان، الباحہ اور مدینہ منورہ سمیت کئی علاقوں میں شدید بارش، گرج چمک اور اچانک سیلاب کے خدشے پر ریڈ، اورنج اور یلو الرٹ جاری کیے گئے ہیں

جدہ: سعودی عرب کے کئی علاقوں میں شدید بارش، گرج چمک کے ساتھ طوفان اور اچانک سیلاب کے خدشے کے پیش نظر ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ سعودی عرب کے قومی مرکز برائے موسمیات (این سی ایم) کے مطابق مکہ مکرمہ اور عسیر سمیت متعدد علاقوں میں موسمی صورتحال خطرناک رخ اختیار کر سکتی ہے۔ این سی ایم کی جانب سے مکہ مکرمہ ریجن کے میسان اور اس کے گردونواح کے لیے شدید بارش کا ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ عسیر ریجن میں بھی المجاردہ، رجال المع اور ملحقہ علاقوں کے لیے ریڈ وارننگ نافذ کی گئی ہے۔ حکام نے ان علاقوں میں شدید بارش کے ساتھ گرج چمک، تیز ہواؤں اور اچانک سیلاب کے امکانات سے خبردار کیا ہے۔ جازان کے ابوعریش، احد المسارحہ اور آس پاس کے علاقوں کے لیے درمیانی درجے کی بارش کا اورنج الرٹ جاری کیا گیا، جبکہ عسیر کے ابہا اور ملحقہ علاقوں میں دھند کے باعث بھی اورنج الرٹ نافذ کیا گیا ہے۔ جازان کے الدرب، عسیر کے البرک اور مکہ مکرمہ ریجن کے مقدس دارالحکومت کے لیے ہلکی بارش کا یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ قومی مرکز برائے موسمیات کی روزانہ پیش گوئی کے مطابق جازان، عسیر، الباحہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعض حصوں میں درمیانے سے شدید درجے کے گرج چمک والے طوفان متوقع ہیں۔ ان کے ساتھ ژالہ باری، تیز ہوائیں اور اچانک سیلاب آنے کا امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ راجدھانی ریاض میں جزوی طور پر ابر آلود موسم کے ساتھ گرد و غبار کی پیش گوئی کی گئی ہے، جبکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں گرج چمک کے ساتھ بارش، تیز ہواؤں اور اڑتی ہوئی گرد کا امکان ہے۔ جدہ میں گرج والے بادل، تیز ہوائیں اور گرد و غبار متوقع ہیں، جبکہ دمام میں دھند اور جزوی طور پر ابر آلود موسم رہنے کی توقع ہے۔ ابہا اور الباحہ میں درمیانے سے شدید گرج چمک والے طوفان اور تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے، جبکہ تبوک میں موسم صاف رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ بریدہ میں جزوی ابر آلود موسم اور گرد و غبار، حائل میں گرج والے بادل اور تیز ہوائیں، جبکہ جازان میں گرج چمک کے ساتھ بارش، تیز ہواؤں اور گرد و غبار کی توقع ہے۔ نجران میں بارش برسانے والے گرج چمک والے بادل، تیز ہواؤں اور گرد و غبار کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ درجہ حرارت کے اعتبار سے دمام میں سب سے زیادہ 46 ڈگری سینٹی گریڈ رہنے کی توقع ہے۔ ریاض، مدینہ منورہ اور بریدہ میں درجہ حرارت 45 ڈگری تک پہنچ سکتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں 42، جدہ میں 38، الباحہ میں 31 اور ابہا میں 30 ڈگری سینٹی گریڈ رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ سعودی عرب کے متعدد علاقوں میں شدید بارشوں، گرج چمک کے ساتھ طوفان اور فلیش فلڈ (اچانک سیلاب) کے شدید خطرے کے پیشِ نظر ریڈ الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ سعودی قومی مرکز برائے موسمیات (NCM) کے مطابق، مکہ مکرمہ اور عسیر سمیت کئی خطوں میں موسمی صورتحال انتہائی خطرناک رخ اختیار کر سکتی ہے۔ مکہ مکرمہ ریجن: میسان، طائف اور اس کے گردونواح کے لیے شدید ترین بارشوں کا ریڈ الرٹ نافذ ہے۔ طائف کے علاقے الوسام میں سیلابی ریلوں کے باعث متعدد گاڑیاں بہہ گئی ہیں اور سڑکیں زیرِ آب آچکی ہیں۔

منی پور کے کانگ پوکپی میں تشدد، ۴ رناگا ہلاک، سیناپتی میں بند

منی پور کے کانگ پوکپی میں مسلح حملے میں ناگا برادری کے 4 افراد ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ واقعے کے بعد سینی پتی میں احتجاج، کاروبار بند اور 28 اگست کو 12 گھنٹے کے بند کا اعلان کیا گیا۔

منی پور کے کانگ پوکپی ضلع میں جمعرات کی صبح ایک مسلح حملے میں ناگا برادری سے تعلق رکھنے والے چار افراد ہلاک اور ایک شخص زخمی ہو گیا۔ یہ حملہ امپھال-تامنگ آئی ٹی روڈ پر مکوی آشنگ اور مکوی تھانا مبا گاؤں کے درمیان پیش آیا۔ واقعے کے بعد ناگا اکثریتی علاقے سینی پتی میں شدید احتجاج دیکھنے کو ملا اور تمام دکانیں و تجارتی ادارے بند کرا دیے گئے۔ کانگ پوکپی تھانے میں تعینات ایک پولیس افسر نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر حملے کی تصدیق کی۔ ان کے مطابق واقعہ صبح تقریباً ساڑھے 8 بجے آئی ٹی روڈ کے قریب پیش آیا۔ پولیس کے مطابق حملے میں چار افراد ہلاک ہوئے ہیں اور معاملے کی تحقیقات جاری ہیں۔ ہلاک ہونے والوں کی شناخت وسوبو چارینامائی، ٹڈسونگبو رنگ کانگمائی، ماریا یا کدیبو وجونامائی اور انیل وجونامائی کے طور پر کی گئی ہے۔ حملے میں گائیکما نگ رنگ کانگمائی کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ واقعے کے بعد ناگا پیپلز آرگنائزیشن نے سینی پتی ضلع ہیڈکوارٹر میں احتجاج کرتے ہوئے دکانوں اور کاروباری اداروں کو فوری طور پر بند کرا دیا۔ ناگا برادری کے ایک اہم تنظیم یونائیٹڈ ناگا کونسل نے حملے کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسے لیانگمائی برادری کے بے گناہ ناگا شہریوں کے خلاف ایک منصوبہ بند کارروائی قرار دیا ہے۔ یونائیٹڈ ناگا کونسل کے اطلاعات و تشہیر کے سکریٹری ایچ جیمز باؤنے دعویٰ کیا کہ یہ حملہ 'سسپنشن آف آپریشنز' کے تحت موجود مسلح کوکی عسکریت پسندوں نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کارروائی میں ناگا برادری کے چار نوجوانوں کی موت ہوئی اور علاقے میں سیکورٹی کے انتظامات پر بھی سوال اٹھتے ہیں۔ ناگا رہنما نے حکومت پر سیکورٹی تعیناتی میں مبینہ امتیاز برتنے کا الزام بھی عائد کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ 'سسپنشن آف آپریشنز' کے تحت کوکی عسکریت پسندوں کو مبینہ طور پر کھلی چھوٹ حاصل ہے۔ تاہم یہ الزامات ناگا تنظیم کی جانب سے عائد کیے گئے ہیں اور ان کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ یونائیٹڈ ناگا کونسل نے ہلاک ہونے والوں کے تئیں تعزیت اور احترام کے اظہار کے لیے 28 اگست کو صبح 6 بجے سے ناگا اکثریتی علاقوں میں 12 گھنٹے کے بند کا اعلان کیا ہے۔ منی پور میں گزشتہ کچھ عرصے سے مختلف نسلی برادریوں کے درمیان کشیدگی اور تشدد کے واقعات تشویش کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ تازہ حملے کے بعد مقامی سطح پر کشیدگی بڑھنے کا خدشہ ہے، جبکہ پولیس واقعے کی تحقیقات میں مصروف ہے۔

ہماچل پردیش کے اسکولوں میں داخلہ فارم سے ہٹایا جائے گا ذات کا کالم

اعلیٰ تعلیم کے لیے ہونہار طلباء کو 20 لاکھ روپے تک کا قرض محض ایک فیصد شرح سود پر دیا جارہا ہے۔''

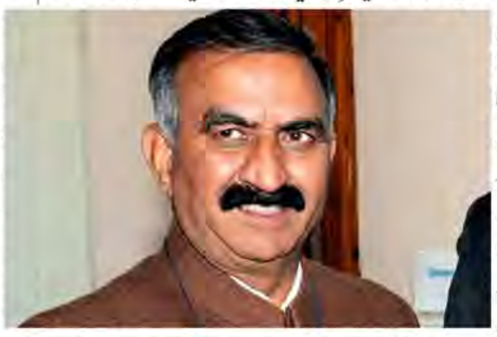

وزیراعلیٰ سکھو نے شیڈول کاسٹ کے فلاح و بہبود کے لیے شروع کیے گئے منصوبے شمار کرائے اور کہا کہ ''اعلیٰ تعلیم کے لیے ہونہار طلباء کو 20 لاکھ روپے تک کا قرض محض ایک فیصد شرح سود پر دیا جارہا ہے۔'' ہماچل پردیش میں اسکولوں کے داخلہ فارم پر اب ذات کا کالم نہیں ہوگا۔ وزیراعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو نے محکمۂ تعلیم کو یہ ہدایت جاری کی ہے کہ سبھی اسکولوں کے داخلہ فارم سے ذات کا کالم ہٹا دیا جائے۔ انھوں نے محکمۂ تعلیم کے افسران کو اگلے تعلیمی سیشن یعنی 28-2027 کے سیشن سے اس آرڈر کو یقینی بنانے کی ہدایت جاری کی ہے۔ دراصل وزیراعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو ہماچل پردیش شیڈول کاسٹ ویلفیئر بورڈ کی میٹنگ میں موجود تھے۔ اس میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ سکھو نے معاشرے سے ذات پات کی تفریق ختم کرنے، بھائی چارے، مساوات کو فروغ دینے کے لیے حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کا بھی ذکر کیا۔ وزیراعلیٰ نے سرکاری اسکولوں سے ذات پات کی بنیاد پر امتیاز ختم کرنے کے لیے اسکولوں کے داخلہ فارم سے ذات کا کالم ہٹانے کی ہدایات بھی دیں۔ حالانکہ شیڈول کاسٹ (ایس سی) سے تعلق رکھنے والے طلباء کو حکومت کی فلاحی اسکیموں کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے ذات سے متعلق معلومات دینی ہوں گی۔ وزیراعلیٰ سکھو کی ہدایت کے حوالے سے ہماچل پردیش کے محکمۂ تعلیم کے سکریٹری راکیش کنور نے کہا کہ اسے نافذ کرنے کے لیے محکمہ جلد ہی پالیسی بنائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی یقینی بنایا جائے گا کہ حکومت کی فلاحی اسکیموں کے فوائد سے کوئی بھی اہل بچہ محروم نہ رہ جائے۔ وزیراعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو نے شیڈول کاسٹ کے فلاح و بہبود کے لیے شروع کیے گئے منصوبے گنوائے اور کہا کہ اعلیٰ تعلیم کے لیے ہونہار طلباء کو 20 لاکھ روپے تک کا قرض محض ایک فیصد شرح سود پر دیا جارہا ہے۔ راجیو گاندھی اسٹارٹ اپ اسکیم کے تحت بھی 100 کلوواٹ سے 2 میگاواٹ کی سولر پراجیکٹس لگانے کے لیے سبسڈی دی جارہی ہے۔

وزیراعظم مودی ہفتہ کو ازبکستان اور کرغزستان کے ۴ روزہ دورہ پر روانہ ہوں گے

وزارت خارجہ کے سکریٹری (مغرب) سبی جارج نے بتایا کہ وزیراعظم مودی ۲۹ ر سے ۳۰ راگست تک ازبکستان کا دورہ کریں گے۔

وزارت خارجہ کے سکریٹری (مغرب) سبی جارج نے بتایا کہ وزیراعظم مودی 29 سے 30 اگست تک ازبکستان کا دورہ کریں گے۔ اس کے بعد 31 اگست سے یکم ستمبر تک وہ کرغزستان کی راجدھانی بشکیک میں رہیں گے۔ وزارت خارجہ نے جمعرات کو اطلاع دی کہ وزیر اعظم نریندر مودی 2 اہم غیر ملکی دوروں پر جائیں گے۔ وزارت خارجہ کے سکریٹری (مغرب) سبی جارج نے بتایا کہ وزیراعظم مودی 29 سے 30 اگست تک ازبکستان کا دورہ کریں گے۔ اس کے بعد 31 اگست سے یکم ستمبر تک وہ کرغزستان کی راجدھانی بشکیک میں رہیں گے۔ سبی جارج کے مطابق وزیراعظم نریندر مودی ازبکستان کے صدر کی دعوت پر 29 اور 30 اگست کو ازبکستان جائیں گے۔ ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان گزشتہ کئی برسوں سے دوطرفہ اور کثیر جہتی سطح پر وسیع اور بامعنی مذاکرات ہوتے رہے ہیں۔ ہندوستان اور ازبکستان نے 2011 میں اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کی سطح تک پہنچایا تھا۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے تعلقات کئی شعبوں میں مسلسل مضبوط ہوئے ہیں۔ وزارت خارجہ کے سکریٹری نے کہا کہ وزیراعظم کا دورہ ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان قریبی، کثیر جہتی اور مسلسل بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک شراکت داری کا اعادہ کرے گا۔ اس دوران فریقین باہمی مفاد سے متعلق کئی امور پر تبادلۂ خیال کریں گے۔ ساتھ ہی دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے نئے راستے تلاش کیے جائیں گے۔ دونوں ممالک کے درمیان طویل عرصے سے چلے آرہے ثقافتی تعلقات کو بھی اس دورے کے دوران نمایاں اہمیت ملنے کی توقع ہے۔ واضح رہے کہ ازبکستان کے دورے کے بعد وزیراعظم نریندر مودی 31 اگست سے یکم ستمبر تک کرغزستان کی راجدھانی بشکیک میں رہیں گے۔ وہ یہاں 26 ویں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) سربراہ اجلاس میں شرکت کریں گے۔ وزارت خارجہ کے سکریٹری سبی جارج نے بتایا کہ ایس سی او کے قیام کا بنیادی مقصد دہشت گردی، علیٰحدگی پسندی اور انتہا پسندی یعنی تین برائیوں سے نمٹنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ چیلنجز آج بھی برقرار ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ بشکیک میں ہونے والا ایس سی او سربراہی اجلاس علاقائی اور بین الاقوامی امور پر تبادلۂ خیال کا ایک اہم پلیٹ فارم ہوگا۔ وزیراعظم کی شرکت کے دوران دہشت گردی، علیٰحدگی پسندی اور انتہا پسندی جیسے چیلنجز سے نمٹنے کے ساتھ ساتھ رکن ممالک کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانے پر بھی توجہ رہے گی۔

مختصر مگر اہم خبریں

بنگلہ دیش میں القاعدہ کا بڑھتا خطرہ

شدت پسند نیٹ ورکس کی سرگرمیاں علاقائی سلامتی کے لیے تشویش

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں شدت پسند تنظیموں کی دوبارہ بڑھتی سرگرمیوں اور القاعدہ برصغیر (AQIS) سے وابستہ نظریات کے پھیلاؤ نے ملک کی داخلی سلامتی کے ساتھ پورے جنوبی ایشیا کے لیے نئے خدشات پیدا کر دیے ہیں۔ تجزیے کے مطابق بنگلہ دیش میں ماضی میں سرگرم جہادی نیٹ ورکس اور القاعدہ سے نظریاتی وابستگی رکھنے والے عناصر بدلتے سیاسی اور سماجی حالات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ آن لائن انتہا پسند پروپیگنڈا اور نوجوانوں کی ممکنہ بھرتی کو خاص طور پر ایک اہم خطرے کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ AQIS نے ماضی میں بنگلہ دیش سمیت پورے برصغیر کو اپنی سرگرمیوں کے اہم خطے کے طور پر پیش کیا ہے۔ بنگلہ دیش میں سیکولر بلاگرز، دانشوروں اور دیگر افراد پر ہونے والے بعض حملوں کی ذمہ داری بھی القاعدہ سے منسلک عناصر نے قبول کی تھی۔ تجزیے میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر شدت پسند گروہوں کو سیاسی عدم استحکام، کمزور قانون نافذ کرنے والے نظام یا بڑھتی مذہبی انتہا پسندی کے درمیان دوبارہ منظم ہونے کا موقع ملا تو بنگلہ دیش گزشتہ برسوں میں انسداد دہشت گردی کے میدان میں حاصل ہونے والی کامیابیوں سے محروم ہو سکتا ہے۔ یہ خطرہ صرف بنگلہ دیش تک محدود نہیں ہے۔ ملک کی بھارت کے ساتھ طویل سرحد اور اس کی اہم جغرافیائی پوزیشن کے باعث وہاں جہادی نیٹ ورکس کا دوبارہ ابھرنا بھارت سمیت پورے جنوبی ایشیا کی سلامتی کے لیے سنگین چیلنج بن سکتا ہے۔ تجزیہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ ڈھاکہ کو شدت پسند تنظیموں، ان کی آن لائن سرگرمیوں، مالی وسائل اور بھرتی کے نیٹ ورکس کے خلاف مؤثر کارروائی جاری رکھنی ہوگی تاکہ بنگلہ دیش کو ایک مرتبہ پھر بین الاقوامی دہشت گرد تنظیموں کے لیے محفوظ جگہ بننے سے روکا جا سکے۔

اسلام آباد کے اسپتال میں آتشزدگی

۱۴ رنومولود بچوں کی ہلاکت پر والدین کا غم و غصہ پھوٹ پڑا

اسلام آباد: اسلام آباد کے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (پمز) میں خوفناک آتشزدگی کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے 14 نومولود بچوں کی تدفین کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے، جبکہ غم زدہ والدین نے اسپتال انتظامیہ اور ایمرجنسی سروسز سے جواب طلب کیا ہے۔ آگ پمز کے مدر اینڈ چائلڈ سینٹر کی تیسری منزل پر واقع انتہائی نگہداشت کی نرسری میں لگی، جہاں اس وقت 15 نومولود بچے موجود تھے۔ اسپتال انتظامیہ کے مطابق آگ ممکنہ طور پر ایئر کنڈیشننگ یونٹ میں شارٹ سرکٹ کے باعث لگی۔ صرف ایک بچے کو بچایا جا سکا۔ متاثرہ خاندانوں نے الزام عائد کیا ہے کہ آگ لگنے کے وقت بچوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا اور عملے اور امدادی اداروں کا ردعمل ناکافی تھا۔ بعض عینی شاہدین نے ایمرجنسی راستے بند ہونے اور عملے کی عدم موجودگی کے بارے میں بھی سوالات اٹھائے ہیں، تاہم اسپتال انتظامیہ کا کہنا ہے کہ آئی سی یو میں دو ڈاکٹر اور چار نرسیں ڈیوٹی پر موجود تھیں۔ وزیراعظم شہباز شریف نے واقعے کی فوری تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کا وعدہ کیا ہے۔ دو الگ الگ تحقیقاتی کمیٹیاں بھی قائم کر دی گئی ہیں جو آگ لگنے اور بڑے پیمانے پر جانی نقصان کی وجوہات کا تعین کریں گی۔

الجزائر: جنگل کی آگ 159 مقامات تک پہنچی، ۱۲ رافراد ہلاک

اب بھی کئی جگہ اٹھ رہے شعلے، ہلاکتوں کی تعداد ۱۲ رپہنچی

الجزائر کے بحیرہ روم کے ساحلی علاقوں میں گرمیوں کے دوران جنگلات میں آگ لگنے کا خطرہ اکثر بڑھ جاتا ہے۔ حالیہ سالوں میں بڑھتی گرمی، خشک سالی اور تیز ہواؤں نے اس خطرے کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ الجزائر کے شمال مشرق میں شدید جنگل کی آگ نے تباہی مچا دی ہے۔ انتظامیہ کے مطابق آگ کی زد میں آنے کی وجہ سے 12 لوگوں کی موت ہو گئی ہے۔ الجزائر کے صدر عبدالمجید تبون کی ہدایت پر وزیر داخلہ سعید سیود نے جمعرات کو بجایہ اور جیجلے صوبہ کا دورہ کیا۔ زخمیوں کو دیکھنے کے لیے اسپتال پہنچے اور ریسکیو آپریشن کا جائزہ لیا۔ خبر رساں ایجنسی 'سنہوا' کے مطابق الجزائر کے وزیر داخلہ نے بتایا کہ مرنے والوں میں جیجلے کے 5، بجایہ کے 4 اور تیجی اوجو کے 3 افراد شامل ہیں۔ افسران کے مطابق بدھ کو ملک بھر میں 159 مقامات پر آگ لگنے کے واقعات درج کیے گئے ہیں۔ صرف بجایہ صوبہ میں 36 مقامات پر آگ لگی، جن میں سے 18 پر قابو پالیا گیا ہے۔ پڑوسی صوبہ جیجلے کی 12 بلدیاتی اداروں میں بھی آگ سے نمٹنے کے لیے مہم جاری ہے۔ افسران نے مزید بتایا کہ سکیکدہ، ایل طارف، بویرا، تیجی اوجا اور تبسہ صوبوں میں لگی آگ پر قابو پا لیا گیا ہے۔ متاثرہ علاقوں سے کئی خاندانوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا ہے۔ جنگلات کی آگ کے درمیان الجزائر اور پڑوسی ملک تیونس میں بھی شدید ہیٹ ویو چل رہی ہے۔ افسران کے مطابق انتہائی درجہ حرارت نے آگ کے پھیلنے کا خطرہ مزید بڑھا دیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ الجزائر کے بحیرہ روم کے ساحلی علاقوں میں گرمیوں کے دوران جنگلات میں آگ لگنے کا خطرہ اکثر بڑھ جاتا ہے۔ حالیہ سالوں میں بڑھتی گرمی، خشک سالی اور تیز ہواؤں نے اس خطرے کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ صدر عبدالمجید تبون کی ہدایت پر وزیر داخلہ سعید سیود نے وزیر صحت محمد صدیق آیت مسعودان کے ساتھ بجایہ اور جیجلے کا دورہ کیا، تاکہ آگ بجھانے کی کوششوں کی نگرانی کی جا سکے اور زخمیوں کی خیریت دریافت کی جا سکے۔

نیپال کے وزیراعظم کا وزیراعظم مودی سے اظہارِ تشکر

کھٹمنڈو: نیپال کے وزیراعظم بالندر شاہ نے بدھ کے روز وزیراعظم نریندر مودی کی جانب سے ٹیلی فون پر اظہارِ یکجہتی اور حمایت پر تہہ دل سے اظہارِ تشکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمالیائی ملک میں تباہ کن سیلاب کی صورتحال کے دوران ہندوستان کی جانب سے مدد کی پیشکش ''دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ دوستانہ تعلقات کی عکاس'' ہے۔ وزیراعظم کے دفتر، نیپال نے ایکس پر وزیراعظم مودی کی پوسٹ کے جواب میں کہا، ''وزیراعظم نریندر مودی، آپ کی مہربان کال اور گہری تعزیت کے لیے بہت بہت شکریہ۔ ہم اس مشکل وقت میں آپ کے گرمجوشی بھرے یکجہتی کے الفاظ اور نیپال کے لیے فراخ دلانہ امداد کی پیشکش کو تہہ دل سے سراہتے ہیں۔ یکجہتی کا یہ جذبہ ہمارے دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ دوستانہ تعلقات کی عکاسی کرتا ہے، جنہیں ہم بے حد قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔'' وزیراعظم مودی نے کہا تھا کہ انہوں نے نیپال کے وزیراعظم سے بات کی اور ہمالیائی ملک میں سیلاب کے باعث ہونے والے جانی نقصان پر تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ہر ممکن انسانی امداد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے اس مشکل وقت میں ''نیپال کے بہنوں اور بھائیوں'' کے ساتھ ہندوستان کی مکمل یکجہتی کا اظہار کیا۔ وزیراعظم نے کہا کہ دونوں ممالک کی ٹیمیں بچاؤ اور امدادی کارروائیوں میں قریبی رابطے کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ وزیراعظم مودی نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا، ''وزیراعظم بالندر شاہ سے بات کی اور نیپال میں سیلاب کے باعث ہونے والے جانی نقصان پر تعزیت کا اظہار کیا۔ ہندوستان کے عوام اس مشکل وقت میں نیپال کے اپنے بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہندوستان نیپال کو ہر ممکن انسانی امداد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ ہماری ٹیمیں بچاؤ اور امدادی کارروائیوں کے لیے قریبی رابطے میں ہیں۔'' دریں اثنا، ہندوستان نے تباہ کن سیلاب سے دوچار نیپال کی مدد کے لیے 10 ٹن انسانی امداد اور قدرتی آفات سے متعلق امدادی سامان (HADR) کے ساتھ ضروری ادویات روانہ کی ہیں۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان اس مشکل صورتحال سے نمٹنے میں نیپال کے ساتھ کھڑا ہے۔ انہوں نے کہا، ''تباہ کن سیلاب سے نمٹنے میں نیپال کی مدد کے لیے 10 ٹن HADR امداد اور ضروری ادویات روانہ کی گئی ہیں۔

نیپال میں تباہ کن سیلاب، ہلاکتوں کی تعداد ۳۶۲ رتک پہنچی، مزید طغیانی کا خطرہ

نیپال میں تباہ کن سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے ہلاکتیں 362 تک پہنچ گئیں جبکہ 1500 سے زائد افراد لاپتہ ہیں۔ بھوٹے کوشی میں مزید طغیانی کا خدشہ ہے

نیپال میں شدید بارشوں اور اچانک آنے والے تباہ کن سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے سبب ہلاک ہونے والوں کی تعداد 362 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ 1500 سے زائد افراد اب بھی لاپتہ بتائے جارہے ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں امدادی اور بچاؤ کارروائیاں جاری ہیں، تاہم کئی مقامات پر حالات اب بھی انتہائی مشکل بنے ہوئے ہیں۔ نیپال کے رسوا علاقے میں بھوٹے کوشی دریا میں آنے والے شدید سیلاب سے بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے۔ سیلاب کے باعث بنیادی ڈھانچے کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 35 پل اور 45 معلق پل بہہ گئے ہیں، جس کے نتیجے میں متعدد علاقوں کا زمینی رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ 13 پن بجلی منصوبے بھی متاثر ہوئے ہیں، جبکہ کئی گاڑیاں تیز پانی کے بہاؤ میں بہہ گئیں۔ نیپال کی فوج نے متاثرہ علاقوں میں ریسکیو آپریشن کرتے ہوئے 250 سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا ہے۔ تاہم بڑی تعداد میں لوگ اب بھی لاپتہ ہیں، جن میں ہندوستانی شہری بھی شامل ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق 290 ہندوستانی شہریوں سے فی الحال رابطہ نہیں ہو سکا ہے، جبکہ امدادی ٹیموں نے 84 ہندوستانی شہریوں کو محفوظ نکال لیا ہے۔ ان میں ترشولی-1 منصوبے میں پھنسے 63 کارکن اور تمل ناڈو کے 21 افراد شامل ہیں۔ دریں اثنا، مہاراشٹر کے کم از کم 114 سیاحوں کے بھی نیپال میں پھنسے ہونے کا خدشہ ہے۔ ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ اور اسٹیٹ ایمرجنسی آپریشن سینٹر کے مطابق 53 سیاحوں کے ساگا مانسروور علاقے میں محفوظ ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے۔ تقریباً 61 افراد ایک ٹریول ایجنسی کے ذریعے سفر پر گئے تھے، جبکہ دیگر ذاتی طور پر نیپال پہنچے تھے۔ صورتحال کے پیش نظر ہندوستان کے اتر پردیش اور بہار میں بھی انتظامیہ کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ گنڈک، نارائنی اور کوسی دریاؤں کے پانی کی سطح پر مسلسل نظر رکھی جارہی ہے۔ اتر پردیش کے مہاراج گنج اور کشی نگر سمیت بہار کے حساس علاقوں میں خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ بہار کے چھ اضلاع میں بھی خصوصی نگرانی کی جارہی ہے۔ اس دوران نیپال میں ایک اور خطرہ بھی سامنے آیا ہے۔ سیٹلائٹ تصاویر کے تجزیے کے مطابق رسوا گڑھی سرحد سے تقریباً 18 کلومیٹر اوپر لینڈے دریا کا بہاؤ مکمل طور پر رک گیا ہے، جس کے نتیجے میں ساحلی علاقے میں تقریباً 0.11 مربع کلومیٹر رقبے پر ایک بڑی عارضی جھیل بن گئی ہے۔ نیپال حکومت نے خبردار کیا ہے کہ اگر اس قدرتی جھیل کا بند ٹوٹا تو نشیبی علاقوں میں اچانک شدید سیلاب آ سکتا ہے۔ مقامی آبادی اور متعلقہ حکام کو ہائی الرٹ رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ نے بھی متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور امدادی کارروائیوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ صورتحال اب بھی چیلنجنگ ہے اور ریاستی انتظامیہ، سکیورٹی ادارے اور امدادی ٹیمیں اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ میدان میں موجود ہیں۔ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ سے فون پر بات کر کے ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی ہے۔

ممبئی لال باغ پریل میں عید میلادالنبیؐ کے جلوس سے واپسی پر تشدد

شرپسندوں کی شرانگیزی سے ماحول خراب ۵ زیرحراست فساد برپا کرنے کا مقدمہ درج پولیس تفتیش میں مصروف سوشل میڈیا پر اشتعال انگیزیاں عروج پر

ممبئی لال باغ پریل میں عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس سے واپسی کے دوران گزشتہ نصف شب فرقہ وارانہ تشدد کے بعد پولیس نے فساد برپا کرنے کا کیس درج کر کے پانچ افراد کو زیرحراست لیا ہے اس کی تصدیق ممبئی پولیس کے ذرائع نے کی ہے۔ ملزمین کے خلاف بی این ایس کی دفعات 189(1) 189(2) 191(1) 195(1) 118(1) 121(1), مہاراشٹر پولیس ایکٹ کے تحت کیس درج کرلیا ہے۔لال باغ پریل علاقہ میں اس وقت کشیدگی پھیل گئی جب یہاں دو فرقوں میں فرقہ وارانہ تشدد پھوٹ پڑا عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس سے مسلم نوجوان اپنی موٹر سائیکلوں سے لال باغ پریل کے راستہ سے گزر رہے تھے کہ اس وقت دوسرے فرقہ کے نوجوان جمع ہو گئے اور انہوں نے موٹر سائیکل کی آواز اور رش ڈرائیونگ پر اعتراض کیا اس دوران پولیس نے بھی سختی شروع کی کئی نوجوانوں کے خلاف کارروائی بھی کی گئی اسی دوران دوسرے فرقہ کے نوجوانوں نے مسلم نوجوانوں کے موٹر سائیکل پر موجود مذہبی جھنڈے کی توہین کی اور دونوں جانب سے نعرے بازی شروع ہوگئی اکثریتی فرقہ کے نوجوانوں نے پہلے ہی علاقہ میں پہرہ لگا رکھا تھا اور پولیس کے سامنے ہی ان نوجوانوں نے جب مسلم نوجوانوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو حالات مزید خراب ہوگئے اور یہ معاملہ تشدد کی شکل اختیار کر گیا پولیس نے حالات کو قابو کرنے کیلئے ہلکا لاٹھی چارج کیا فی الوقت یہاں کشیدگی برقرار ہے لیکن امن قائم ہے۔لال باغ پریل تنازع کو لے کر سوشل میڈیا پر بھی طرح طرح کی افواہیں گشت کر رہی ہے اس کے ساتھ ہی نفرتی عناصر شرپسند اسے مذہبی رنگ دے کر حالات مزید خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اسی لئے اب ممبئی پولیس نے سوشل میڈیا پر نظر رکھنا شروع کر دی ہے اس کے ساتھ ہی سینکڑوں ایسے نفرتی ویڈیو انسٹاگرام اور فیس بک سمیت سوشل میڈیا ذرائع پر وائرل کئے گئے ہیں جن میں نفرتی عناصر نے ایک فرقہ مخصوص کو نشانہ بنایا ہے اس معاملہ میں بھوئیواڑہ پولیس نے فساد برپا کرنے کا کیس درج کرلیا ہے اور تقریباً 5 ملزمین کو زیرحراست بھی لیا ہے اس کے ساتھ ہی پولیس دوسرے فریق سے بھی بات کر رہی اور اس متعلق کراس ایف آئی آر درج کرنے کا امکان ہے۔ ممبئی شہر میں جس طرح سے حالات خراب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس کے بعد پولیس نے یہاں الرٹ جاری کر دیا ہے۔عید میلادالنبی کے جلوس کے دوران واپسی کے وقت مسلم نوجوانوں پر حملہ کے بعد پولیس نے تشدد اور فساد برپا کرنے کا کیس درج کرلیا ہے اور سی ٹی وی فوٹیج کی بھی جانچ کر رہی ہے اس کے ساتھ ہی پولیس نے امن وامان برقرار رکھنے کی درخواست کی ہے اتنا ہی نہیں الرٹ جاری کیا گیا ہے سوشل میڈیا پر بھی نظر رکھی جارہی ہے۔ یہ فساد شرپسندوں کی شرانگیزی کے سبب وقوع پذیر ہوا اب سوشل میڈیا پر بھی اشتعال انگیزی عام ہوگئی ہے جس پر پولیس کارروائی کر سکتی ہے۔وسطی ممبئی کے لال باغ- پریل اور چنچپوکلی علاقے میں عید میلادالنبیؐ کے جلوس کے دوران دو گروپوں کے درمیان جھڑپ اور مبینہ پتھراؤ کا واقعہ پیش آیا ہے، تاہم پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے صورتحال پر مکمل قابو پالیا۔ممبئی پولیس کے مطابق، فی الحال علاقے میں حالات مکمل طور پر پرامن اور قابو میں ہیں۔بدھ کی رات (26 اگست) عید میلادالنبی کا جلوس ختم ہونے کے بعد جب لوگ واپس لوٹ رہے تھے، تو ڈاکٹر بی آر امبیڈکر روڈ پر واقع لکشمی کاٹیج اور تکیا مسجد کے قریب دو گروپوں کے درمیان کسی بات پر بحث شروع ہوئی۔

مہاراشٹر: فارم ہاؤس میں لگی خوفناک آگ

۴۰ منٹ میں جل کر خاک ہوگیا احاطہ کا بڑا حصہ، چندن پارڈی گاؤں کے قریب تالاب کے کنارے ایک فارم ہاؤس بنا ہوا ہے۔جمعرات کی صبح یہاں اچانک آگ لگ گئی اور کچھ ہی دیر میں آگ نے پورے فارم ہاؤس کو اپنی زد میں لے لیا

مہاراشٹر کے ناگپور سے تقریباً 55 کلومیٹر دور کونڈھالی کے چندن پارڈی گاؤں کے قریب ایک فارم ہاؤس میں جمعرات کو اچانک بھیانک آگ لگ گئی۔آگ اتنی تیزی سے پھیلی کہ تقریباً 40 منٹ کے اندر فارم ہاؤس کا بیشتر حصہ جل کر خاک ہوگیا۔اطمینان کی بات یہ رہی کہ جس وقت آگ لگی، اس وقت فارم ہاؤس کے اندر کوئی موجود نہیں تھا۔یہ واقعہ کونڈھالی پولیس تھانہ علاقے کا ہے۔چندن پارڈی گاؤں کے قریب تالاب کے کنارے ایک فارم ہاؤس بنا ہوا ہے۔جمعرات کی صبح یہاں اچانک آگ لگ گئی۔ کچھ ہی دیر میں آگ نے پورے فارم ہاؤس کو اپنی زد میں لے لیا۔آگ کے شعلے دیکھ کر آس پاس کے دیہاتیوں میں ہلچل مچ گئی۔ دیہاتیوں نے فوراً اس کی اطلاع کونڈھالی پولیس کو دی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے فائر بریگیڈ کو موقع پر بھیجا۔میڈیا رپورٹس کے مطابق کونڈھالی نگر پنچایت کی فائر بریگیڈ کی ٹیم جائے وقوع پر پہنچی اور آگ بجھانے کا کام شروع کیا، لیکن تب تک آگ کافی پھیل چکی تھی۔تقریباً 40 منٹ کے اندر فارم ہاؤس کا بیشتر حصہ جل چکا تھا۔آگ اتنی بھیانک تھی کہ فائر بریگیڈ کے پہنچنے تک کافی نقصان ہو چکا تھا۔ فارم ہاؤس تالاب کے کنارے ہونے کے باوجود آگ پر قابو پانے میں کافی مشقت کرنی پڑی۔کونڈھالی پولیس تھانہ انچارج انسپکٹر سُمت پرتیکے کے مطابق فارم ہاؤس ناگپور کے رہنے والے پاٹل نامی شخص کا بتایا جارہا ہے۔ابتدائی طور پر آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ بتائی جا رہی ہے۔ تاہم پولیس آگ لگنے کی وجہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ یہ پتہ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ آخر آگ کس وجہ سے لگی۔حادثے میں سب سے بڑی راحت کی بات یہی رہی کہ آگ لگنے کے وقت فارم ہاؤس میں کوئی موجود نہیں تھا۔ اس لیے اس واقعے میں کسی کے زخمی ہونے یا جان جانے کی اطلاع نہیں ہے۔اب پولیس اور متعلقہ محکمے آگ سے ہوئے مالی نقصانات کا جائزہ لے رہے ہیں اور آگ لگنے کی اصل وجہ کی تحقیقات بھی کر رہے ہیں۔

مہاراشٹر: غیر مراٹھی آٹو ٹیکسی ڈرائیوروں کو راحت

مراٹھی سیکھنے کے لیے حکومت نے دی مہلت

وزیراعلیٰ نے کہا کہ ”حاجی عرفات کی قیادت میں آٹو اور رکشہ ڈرائیوروں نے جمعرات کو مجھ سے ملاقات کی۔ وفد نے کہا کہ مراٹھی سیکھنے کی ہماری کوششیں جاری ہیں اور مستقبل میں بھی کوششیں جاری رکھیں گے۔“ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اعلان کیا ہے کہ ریاست کے غیر مراٹھی رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو مراٹھی زبان سیکھنے کے لیے ایک سال کا وقت دیا گیا ہے۔میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے ایک وفد نے ملاقات کر کے یہ درخواست کی تھی، اس لیے انہیں مزید ایک سال کی مہلت دی گئی ہے۔ دیویندر فڑنویس نے غیر مراٹھی رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں سے اس ایک سال کے دوران مراٹھی سیکھنے کی اپیل بھی کی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ حاجی عرفات کی قیادت میں آٹو اور رکشہ ڈرائیوروں نے جمعرات کو مجھ سے ملاقات کی۔ اس دوران وفد نے مراٹھی کی ضرورت کی حمایت کی۔انہوں نے کہا کہ مراٹھی سیکھنے کی ہماری کوششیں جاری ہیں اور مستقبل میں بھی کوششیں جاری رکھیں گے۔ تاہم مختلف عمر کے رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیور کم وقت میں مراٹھی نہیں سیکھ پائیں گے۔ انہوں نے اس کے لیے وقت دینے کی درخواست کی اور کہا کہ انہیں مراٹھی سیکھنے کے لیے کم از کم ایک سال کی مزید مہلت دی جائے۔مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو مراٹھی سیکھنے کے لیے ایک سال کا اضافی وقت دیا گیا ہے، اس لیے اس ایک سال کے دوران ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ان کے لائسنس بھی منسوخ نہیں کیے جائیں گے۔ یہ تنظیم کلاسز کا انعقاد کر کے یا مراٹھی ادب کا مطالعہ کرا کر ایک سال میں رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو روانی سے مراٹھی سکھائے گی۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق رکشہ اور آٹو ڈرائیوروں کا ایک وفد آگے آیا اور اس نے وقت بڑھانے کی درخواست کی، اس لیے انہیں مزید وقت دینا ضروری تھا۔ اسی کے مطابق انہیں ایک سال کی اضافی مہلت دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ وزیر اعلیٰ کے اس فیصلے سے غیر مراٹھی رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو بڑی راحت ملی ہے۔

ممبئی کوریئر اور کامرس کمپنیوں کی فرنچائزی دینے کے بہانے دھوکہ دہی کرنے والا گروہ بے نقاب

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) پولس نے ایک ایسے کال سینٹر کو بے نقاب کیا ہے جہاں کوریئر کمپنی سمیت دیگر کمپنیوں فرنچائز کے نام پر لوگوں کو بے وقوف بنا کر دھوکہ دیا جاتا تھا پولس کو اطلاع ملی کہ کمرہ نمبر 90، کرار ”انٹرنیٹ ٹرانسفر ویزا پرائیویٹ لمیٹڈ“، ایکسس بینک موبائل کولنک روڈ، ملاڈ (ممبئی) میں واقع کال سینٹر چلایا جارہا ہے جس میں لوگوں سے دھوکہ دہی کی جاتی ہے اس پر پولس نے ۲۵ اگست سے ۲۶ اگست تک چھاپہ مار کارروائی کو انجام دیا۔مذکورہ کال سینٹر میں موجود افراد مختلف کوریئز اور کامرس کمپنیوں کے نام استعمال کر کے، ممبئی اور مہاراشٹر کے شہریوں سے رابطہ کرتے تھے اور انہیں ایمیزون، فلپ کارٹ، منترہ، بلیوڈارٹ، ڈی ٹی ڈی سی، وینا مارکیٹ وغیرہ جیسی معروف کوریئز اور کامرس کمپنیوں کے ساتھ کوریئز/فرنچائز دینے کا جھانسہ دے کر ان سے پیسے وصول کرتے تھے۔مذکورہ کارروائی کے دوران کمرہ نمبر 90 کرار پولیس اسٹیشن، ممبئی کے مقدمہ نمبر 98/26 کے تحت تعزیرات ہند کی متعلقہ دفعات کے ساتھ ساتھ انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔مذکورہ جرم میں ملوث کمپنی کے ڈائریکٹر سمیت 09 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے اور انہیں ۲۸ اگست تک پولیس کسٹڈی میں رکھنے کی اجازت حاصل کی گئی ہے۔مذکورہ کارروائی کے دوران 10 ہائی ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر، 22 لیپ ٹاپ، 30 موبائل فون، 5 ٹی وی، 100 سے زائد فراڈ کے معاہدے (ایگریمنٹ) کل مالیت/24,00,000 مذکورہ جرم کی مزید تفتیش کے دوران 20 سے زائد افراد کے ساتھ فراڈ کیے جانے کا انکشاف ہوا ہے، جبکہ مزید شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ مذکورہ کمپنی کے ذریعے جن شہریوں کے ساتھ دھوکہ باری کی گئی ہے وہ پولس سے رابطہ کر کے شکایت درج کرواسکتے ہیں۔مذکورہ کارروائی پولیس کمشنر، دیون بھارتی، پولیس جوائنٹ کمشنر (کرائم)، انیل کنبھارے، ایڈیشنل پولیس کمشنر (کرائم)، کرشن کانت اپدھیائے، ڈی سی پی ونوناتھ ڈھولے نے انجام دی ہے۔

مالیگاؤں میں انسانیت کو جھنجھوڑ دینے والا واقعہ: معاشی تنگی کا عذر، اپنی ہی اولاد کو 70 ہزار روپے میں بیچنے کا الزام، ماں گرفتار

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر کے عائشہ نگر پولیس اسٹیشن کی پولیس نے ایک ایسے افسوسناک اور انسانیت کو جھنجھوڑ دینے والے واقعے کا پردہ فاش کیا ہے جس نے معاشرے کے ضمیر کو سوالوں کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا ہے۔پولیس کے مطابق ایک خاتون پر الزام ہے کہ اس نے اپنی ہی نابالغ اولاد کو مبینہ طور پر محض 70 ہزار روپے کے عوض فروخت کرنے کا سودا کیا۔معاملہ اس وقت سامنے آیا جب عائشہ نگر پولیس کو اس حوالے سے خفیہ اطلاع موصول ہوئی۔اطلاع ملتے ہی پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزمہ خاتون کو گرفتار کرلیا اور بچے کو بحفاظت برآمد کرلیا۔پولیس کے مطابق ملزمہ نے دورانِ تفتیش معاشی تنگی اور شدید مالی ضرورت کو اپنے اس اقدام کی وجہ قرار دیا ہے، تاہم کسی بھی مجبوری یا مالی پریشانی کو معصوم بچے کی خرید و فروخت کا جواز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ایک ماں کے لیے اس کی اولاد دنیا کی سب سے قیمتی امانت ہوتی ہے، لیکن اس واقعے نے غربت، مجبوری، انسانی اسمگلنگ اور معاشرتی بے حسی جیسے کئی سنگین سوالات ایک ساتھ کھڑے کر دیئے ہیں۔پولیس کی بروقت مداخلت نہ ہوتی تو نہ جانے اس معصوم بچے کا مستقبل کس اندھیرے میں دھکیل دیا جاتا۔اطلاعات کے مطابق 70 ہزار روپے کی ادائیگی کے بعد بچے کی حوالگی کی تیاری کی جارہی تھی کہ پولیس حرکت میں آگئی اور مبینہ سودا پایۂ تکمیل تک پہنچنے سے پہلے ہی کارروائی کر دی گئی۔پولیس نے بچے کو اپنی تحویل میں لے کر اس کی حفاظت کو یقینی بنایا، جبکہ معاملے میں مزید افراد کے ملوث ہونے کے امکان کو بھی خارج نہیں کیا جارہا۔تفتیشی ٹیم کی جانب سے پورے معاملے کی باریک بینی سے جانچ کی جارہی ہے اور ممکنہ طور پر اس غیر قانونی سرگرمی میں شریک دیگر مشتبہ افراد کی تلاش بھی جاری ہے۔پولیس نے ملزمہ کے خلاف بچوں کی اسمگلنگ اور انسانی تجارت سے متعلق سخت قانونی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے اور اسے عدالت کے سامنے پیش کرنے کی کارروائی کی جارہی ہے۔یہ واقعہ صرف ایک گھر یا ایک خاندان کی کہانی نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لیے ایک انتہائی سنجیدہ لمحۂ فکریہ ہے۔غربت انسان کو آزمائش میں مبتلا کر سکتی ہے، معاشی مشکلات زندگی کو دشوار بنا سکتی ہیں، لیکن معصوم بچوں کی زندگی، مستقبل اور عزت کو کسی قیمت پر سودا نہیں بنایا جاسکتا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشرہ ایسے خاندانوں کی مشکلات کو بروقت محسوس کرے، ضرورت مندوں تک مدد پہنچانے کے مؤثر نظام کو مضبوط کیا جائے اور بچوں کو ہر قسم کے استحصال سے محفوظ رکھنے کے لیے والدین، معاشرتی ادارے اور انتظامیہ اپنی ذمہ داری پوری کریں۔

ممبئی مشرقی مضافاتی علاقوں کے ریلوے اسٹیشن علاقوں میں مصروفیات کے اوقات میں

فٹ پاتھوں اور ٹریفک کے راستوں کو ہموار کرنے کیلئے منصوبہ بندی کی ضرورت

ممبئی راہگیر پہلے پیڈسٹرین فرسٹ اقدام اور قابل رسائی فٹ پاتھ پالیسی کے تحت ممبئی کے پورے علاقے میں ریلوے اسٹیشنوں کے آس پاس کے علاقوں میں ریلوے اسٹیشنوں سے ملحقہ علاقوں کی ترقی کے لیے انتظامی سطح کی پالیسی بنائی جائے۔ یہ ان علاقوں میں فٹ پاتھوں اور سڑکوں کی ٹریفک دونوں سے متعلق منصوبوں کو پیچیدہ اور منظم طریقے سے نافذ کرنے کے قابل بنائے گا۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے ہدایت دی کہ اس منصوبہ بندی کو یقینی بنانے کے لیے کوششیں کی جائیں تاکہ شہریوں کو آسانی سے نقل و حرکت اور اسٹیشن کے علاقوں میں ٹرانسپورٹ کے اختیارات تک بہتر رسائی حاصل ہو، خاص طور پر مصروفیات کے اوقات میں آج (27 اگست 2026)، کمشنر اشونی بھیڈے نے ذاتی طور پر مشرقی مضافات میں ملنڈ، بھنڈوپ اور کانجور مارگ کے اسٹیشن علاقوں کا دورہ کیا اور معائنہ کیا، جہاں انہوں نے یہ ہدایات جاری کیں۔پیدل چلنے والے پہلے مہم کا قابل رسائی فٹ پاتھ پالیسی کے ایک حصے کے طور پر ممبئی خطے میں نافذ کیا جارہا ہے۔مزید برآں، ”کوڑے کے خطرے سے دوچار پوائنٹس“ (GVPs) کو ختم کرنے کی مہم جاری ہے۔اس تناظر میں میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے آج صبح مشرقی مضافات کے این، ایس اور ٹی وارڈوں میں چلائی جانے والی مختلف سرگرمیوں کا سائٹ پر معائنہ کیا۔تین گھنٹے تک جاری رہنے والے اس معائنہ کے دورے کے دوران مسز بھیڈے نے متعلقہ افسران کو مختلف ہدایات جاری کیں۔انہوں نے ہدایت کی کہ ان کے لائسنسوں میں متعین حد سے زیادہ علاقوں میں کام کرنے والے ہاکروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔اس موقع پر موجود عہدیداروں میں ڈپٹی کمشنر (کمشنر آفس) پرشانت گائیکواڑ، ڈپٹی کمشنر (سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) کرن دیگھاوکر، ڈپٹی کمشنر (زون 6) سنتوش کمار دھونڈے، اسسٹنٹ کمشنر (ٹی وارڈ) یوگیتا کولہے، اسسٹنٹ کمشنر (ایس۔وارڈ) سمرین سادی، اسسٹنٹ کمشنر (ایس۔وارڈ) ثمرین اور دیگر شامل تھے۔ پیڈسٹرین فرسٹ اقدام کے تحت ٹی وارڈ میں 13 سڑکوں کا انتخاب کیا گیا ہے، اور ان راستوں کے ساتھ فٹ پاتھوں سے تجاوزات کو ختم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ملنڈ (مغربی) میں سردار ولبھ بھائی پٹیل روڈ پر روزانہ دفتر جانے والوں اور کالج کے طلباء کی آمدورفت دیکھنے میں آتی ہے۔ چنانچہ اس سڑک سے تجاوزات ہٹانے کو ترجیح دی گئی ہے۔میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے سردار ولبھ بھائی پٹیل روڈ کے ساتھ فٹ پاتھوں کا معائنہ کیا۔انہوں نے ہدایت کی کہ فٹ پاتھوں کو پیدل چلنے والوں کے لیے دوستانہ بنانے کے لیے انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی مدد سے اقدامات کیے جائیں۔

کتاب کاشانہ محبت“ پڑھنے والا پڑھتا ہی چلا جاتا ہے

1501 ویں جشن عید میلادالنبی کے موقع پر بروز بدھ 26 اگست 2026ء مطابق 12 ربیع الاول 1448ھ کو

حضرت مفتی فاروق خان مہائمی مصباحی کہ تازہ ترین کتاب کاشانۂ محبت منظر عام پر آئی اور لوگوں میں مفت تقسیم کی گئی۔ یہ کتاب سیرت فاؤنڈیشن، ممبئی سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب کے تعلق سے معروف قلم کار علامہ عبدالمبین نعمانی کے تاثرات کچھ یوں ہیں: ”کاشانۂ محبت“ ایک ایسی دل آویز اور دلچسپ کتاب ہے، جسے پڑھنے والا پڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور کتاب ختم کیے بغیر نہیں ٹھہرتا۔ کتاب میں حضرت آمنہ بھی ہیں اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور دیگر مُرضِعات (دودھ پلانے والیاں) بھی، آخر میں حضرت فاطمہ بنت اسد (زوجۂ ابوطالب اور والدہ مولا علی رضی اللہ عنہ) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی، جن کی قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے اور متبرک بنایا، یہاں تک کہ اُن کی قبر کو کھودنے اور مٹی نکالنے میں خود سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ لیا اور ان کے کفن میں اپنا پیراہن مبارک بھی دیا۔

بھیونڈی میں چوری کی دو وارداتیں

بھیونڈی: نارپولی پولیس اسٹیشن کی حدود میں چوری کی دو الگ الگ وارداتوں میں ٹرک میں سوئے ہوئے ڈرائیور کا موبائل فون اور گھر کے قریب کھڑی ایک موٹر سائیکل چوری ہوگئی۔ دونوں معاملات میں نارپولی پولیس نے نامعلوم چوروں کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔پہلی واردات میں ٹرک میں سوئے ہوئے ڈرائیور کی جیب سے تقریباً 15 ہزار روپے مالیت کا ویوو کمپنی کا موبائل فون چوری کرلیا گیا۔شکایت کنندہ سندیپ کمار سوریناتھ یادو (40) پیشے سے ڈرائیور ہیں اور راجپوت کمپلیکس، ممبئی- ناسک ہائی وے، سانالے علاقے میں رہتے ہیں۔شکایت کے مطابق 21 اگست کی رات تقریباً 1 بج کر 20 منٹ سے صبح 8 بجے کے درمیان سندیپ یادو راہنل علاقے کے سدگرو کمپاؤنڈ میں واقع گریٹیکس گودام نمبر بی-2 میں اپنے ٹرک کے اندر سو رہے تھے۔اسی دوران کسی نامعلوم چور نے ان کی جیب سے موبائل فون چوری کرلیا۔واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد نارپولی پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 305 کے تحت جرم نمبر 0958/2026 درج کرلیا ہے۔معاملے کی تفتیش پولیس حوالدار بھامرے کر رہے ہیں۔دوسری واردات میں راج دیپ کمپلیکس، تاجملا، کالہیر علاقے سے ایک پارک موٹر سائیکل چوری ہوگئی۔شکایت کنندہ اشوک سبھاش جادھو (53) مزدوری کرتے ہیں۔شکایت کے مطابق 26 اگست کی صبح تقریباً ساڑھے 3 بجے سے ساڑھے 8 بجے کے درمیان ان کی ہونڈا سی بی یونی کارن موٹر سائیکل نمبر MH-04-KG-8554 گھر کے قریب کھڑی تھی۔

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام نیلنگہ ضلع لاتور میں دینی تعلیمی بیداری مہم اجلاس کا انعقاد

بچوں کے ساتھ نوجوان نسل کی دینی و اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جائے: مولانا ندیم صدیقی

لاتور: (پریس ریلیز) موجودہ حالات کے پیشِ نظر قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے۔نماز، روزہ اور بنیادی دینی مسائل کی صحیح تعلیم دینے۔عقائد وایمانیات کو درست کرنے، ہر محلے اور بستی میں مکاتب دینیہ قائم کرنے، بچوں کے ساتھ بچیوں اور خواتین کی دینی تعلیم کا اہتمام کرنے والدین میں اولاد کی دینی تربیت کی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی بابت جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے نیلنگہ، ضلع لاتور کا ہنگامی دورہ کیا، جہاں انہوں نے جمعیۃ علماء نیلنگہ کے ذمہ داران، عہدیداران اور کارکنان سے خصوصی ملاقات کی۔اس موقع پر جمعیت علماء کی دینی، تعلیمی وسماجی سرگرمیوں کے علاوہ ریاستی سطح پر درپیش اہم مسائل اور موجودہ حالات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔حافظ ندیم صدیقی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ موجودہ دور میں مسلمانوں کے لیے دینی شعور، ملی بیداری، باہمی اتحاد اور اجتماعی ذمہ داری کا احساس پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔ جمعیت علماء کے ذمہ داران کو چاہیے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں عوام کی دینی و سماجی رہنمائی کے ساتھ ساتھ ان کے بنیادی مسائل سے واقف رہیں اور انہیں مناسب رہنمائی فراہم کریں۔دورۂ نیلنگہ کے دوران دینی تعلیمی بورڈ کے تحت جاری تعلیمی سرگرمیوں اور دینی مکاتب کے نظام کو مزید منظم، مضبوط اور مؤثر بنانے پر خصوصی گفتگو ہوئی۔ حافظ ندیم صدیقی صاحب نے کہا کہ نئی نسل کی دینی تربیت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔قرآن کریم، نماز، بنیادی عقائد اور ضروری دینی مسائل کی تعلیم بچوں تک پہنچانا علماء، ائمہ، معلمین، والدین اور دینی تنظیموں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔انہوں نے زور دیا کہ ہر محلہ اور بستی میں دینی مکاتب کو فعال کیا جائے، معلمین کی تربیت اور نگرانی کا مؤثر نظام بنایا جائے اور بچوں کے ساتھ نوجوان نسل کی دینی و اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جائے، تاکہ آنے والی نسل اپنے ایمان، عقیدہ، اسلامی تہذیب اور دینی شناخت کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہے۔ریاست مہاراشٹر میں جاری SIR کے معاملے پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔اس موقع پر حافظ ندیم صدیقی صاحب نے ذمہ داران کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو اس سلسلے میں درست اور مستند معلومات فراہم کی جائیں، انہیں قانونی طریقۂ کار سے آگاہ کیا جائے اور کسی بھی قسم کی افواہ، غلط فہمی یا غیر مصدقہ اطلاع کو پھیلنے سے روکا جائے۔انہوں نے کہا کہ جمعیت کے ذمہ داران عوام کے درمیان رہ کر ان کی رہنمائی کریں اور ضرورت مند افراد کو متعلقہ سرکاری و قانونی طریقۂ کار اختیار کرنے میں مناسب رہنمائی فراہم کریں، تاکہ کسی شہری کو لاعلمی یا غلط معلومات کی وجہ سے دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔اپنے اہم خطاب میں حافظ ندیم صدیقی صاحب نے ارتداد، تشکیلیت اور قادیانیت جیسے فکری و دینی چیلنجز کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی۔انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو گمراہ کن نظریات اور فکری انتشار سے محفوظ رکھنے کے لیے محض جذباتی ردِعمل کافی نہیں، بلکہ صحیح دینی تعلیم، مضبوط عقیدہ، علماء سے مسلسل رابطہ اور اسلامی تہذیب واقدار سے وابستگی کو فروغ دینا ضروری ہے۔انہوں نے علماء، ائمہ مساجد، مکاتب کے ذمہ داران، معلمین اور جمعیت علماء کے کارکنان سے اپیل کی کہ وہ اپنے علاقوں میں دینی بیداری پیدا کرنے، نوجوانوں کی رہنمائی کرنے اور عوام تک مستند دینی معلومات پہنچانے کے لیے مؤثر اور منظم منصوبہ بندی کے ساتھ کام کریں۔اس پروگرام میں جمعیۃ علماء ضلع لاتور کے صدر مولانا عظیم الدین صاحب، جمعیت علماء تعلقہ اوسہ کے صدر مولانا امجد صاحب، جمعیۃ علماء تعلقہ نیلنگہ کے صدر مولانا الیاس صاحب، شہر نیلنگہ کے صدر مفتی رضوان صاحب، جنرل سکریٹری جمعیت علماء تعلقہ نیلنگہ ایڈوکیٹ خضر علی انعامدار، مولانا ادریس صاحب قاسمی، مولانا محبوب صاحب رشیدی، حافظ وسیم صاحب، جواد عرف شیرو بابا عثمانی، مشتاق سر اور دیگر اہم عہدیداران وذمہ دارانِ جمعیت نے خصوصی شرکت کی حافظ ندیم صدیقی صاحب کی دعاء پر مجلس کا اختتام عمل میں آیا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

نیپال اور تبت میں سیلاب سے لاپتہ سینکڑوں افراد کی تلاش جاری

نیپال میں تباہ کن سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے ہلاکتیں 362 تک پہنچ گئیں جبکہ 1500 سے زائد افراد لاپتہ ہیں۔ بھوٹے کوشی میں مزید طغیانی کا خدشہ ہے

کھٹمنڈو: نیپال میں امدادی کارکن جمعرات کو بھی ہیلی کاپٹروں کی مدد سے اُن سینکڑوں افراد کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہیں، جو گذشتہ روز مٹی کا تودہ دریا میں گرنے سے آنے والے سیلاب کے باعث لاپتہ ہیں۔ اس واقعے میں اب تک 162 اموات ہو چکی ہیں۔ بدھ کو چین کے تبت سے ملحق ہمالیائی سرحدی علاقے میں مٹی اور چٹانوں کا ایک بڑا تودہ دریا میں جا گرا تھا، جس سے تباہ کن سیلاب آیا اور قریبی قصبوں اور وادیوں میں تباہی پھیل گئی۔ نیپال کے سیاحتی حکام کے مطابق لاپتہ 579 سیاحوں میں 400 سے زیادہ غیر ملکی شامل ہیں۔ یہ سانحہ ایسے علاقے میں پیش آیا جو ٹریکنگ کرنے والوں اور یاتریوں سے بھرا رہتا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اموات کی تعداد 162 سے بھی بڑھنے کا خدشہ ہے۔ پولیس کے ترجمان ابی نارائن کافلے نے خبر رساں ادارے روئٹرز کو بتایا: 'یہ تعداد بڑھے گی کیونکہ ہم نے دوبارہ تلاش کا عمل شروع کر دیا ہے اور مزید لاشیں ملنے کی توقع ہے۔' نیپال کے سیاحتی بورڈ کے ترجمان سُنیل شرما نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ لاپتہ سیاحوں میں 47 امریکی، 34 آسٹریلوی، 33 برطانوی اور 24 کینیڈین شامل ہیں۔ دوسری جانب چینی سرکاری نشریاتی ادارے سی ٹی وی کے مطابق تبت کے گیرونگ کاؤنٹی میں مٹی کا تودہ گرنے سے 558 افراد لاپتہ ہیں، جن میں 260 غیر ملکی شامل ہیں، تاہم فوری طور پر یہ واضح نہیں ہو سکا کہ نیپال اور چین کے اعداد و شمار میں کوئی دوہرا اندراج موجود ہے یا نہیں۔ تصدیق شدہ ویڈیوز میں دیکھا جا سکتا ہے کہ پانی، مٹی اور ملبے کے خوفناک ریلے گیرونگ کے سرحدی مقام پر درجنوں افراد کو بہا لے گئے جبکہ مزید نیچے نیپال میں گھروں، سڑکوں اور بجلی کے منصوبوں کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ زندہ بچ جانے والے 68 سالہ کیشو پرساد برال، جو ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں، نے بتایا کہ 'کیچڑ کا ایک بہت بڑا ریلا سیدھا ہماری طرف آ رہا تھا۔' انہوں نے کہا: 'جیسے جیسے وہ قریب آتا گیا، اس کی سطح بلند ہوتی گئی۔ جب میں نے اسے اپنے گھر میں داخل ہوتے دیکھا تو میں نے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ کر اسے چھت پر لے جانے کی کوشش کی، لیکن وہ کیچڑ میں بہہ گئی۔' چار گھنٹے بعد ایک ہیلی کاپٹر نے انہیں بچا لیا۔ انہوں نے مزید کہا: 'میری بیوی اب بھی کہیں مٹی کے نیچے ہے۔ وہ جا چکی ہے۔' نیپال میں شدید بارشوں اور اچانک آنے والے تباہ کن سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے سبب ہلاک ہونے والوں کی تعداد 362 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ 1500 سے زائد افراد اب بھی لاپتہ بتائے جا رہے ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں امدادی اور بچاؤ کارروائیاں جاری ہیں، تاہم کئی مقامات پر حالات اب بھی انتہائی مشکل بنے ہوئے ہیں۔ نیپال کے رسووا علاقے میں بھوٹے کوشی دریا میں آنے والے شدید سیلاب سے بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے۔ سیلاب کے باعث بنیادی ڈھانچے کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 35 پل اور 45 معلق پل بہہ گئے ہیں، جس کے نتیجے میں متعدد علاقوں کا زمینی رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ 13 پن بجلی منصوبے بھی متاثر ہوئے ہیں، جبکہ کئی گاڑیاں تیز پانی کے بہاؤ میں بہہ گئیں۔ نیپال کی فوج نے متاثرہ علاقوں میں ریسکیو آپریشن کرتے ہوئے 250 سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا ہے۔ تاہم بڑی تعداد میں لوگ اب بھی لاپتہ ہیں، جن میں ہندوستانی شہری بھی شامل ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق 290 ہندوستانی شہریوں سے فی الحال رابطہ نہیں ہو سکا ہے، جبکہ امدادی ٹیموں نے 84 ہندوستانی شہریوں کو محفوظ نکال لیا ہے۔ ان میں تریشولی-1 منصوبے میں پھنسے 63 کارکن اور تمل ناڈو کے 21 افراد شامل ہیں۔ دریں اثنا، مہاراشٹر کے کم از کم 114 سیاحوں کے بھی نیپال میں پھنسے ہونے کا خدشہ ہے۔ ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ اور اسٹیٹ ایمرجنسی آپریشن سینٹر کے مطابق 53 سیاحوں کے ساگا مانسرور علاقے میں محفوظ ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے۔ تقریباً 61 افراد ایک ٹریول ایجنسی کے ذریعے سفر پر گئے تھے، جبکہ دیگر ذاتی طور پر نیپال پہنچے تھے۔

نیپال۔تبت سیلاب پر دلائی لامہ کا اظہارِ افسوس

دھرم شالہ: تبتی روحانی پیشوا دلائی لامہ نے نیپال کے راسووا علاقے اور تبت کے کیرونگ میں آنے والے تباہ کن سیلاب پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ ان سیلابوں کے نتیجے میں جانی نقصان اور بڑے پیمانے پر عمارتوں اور دیگر ڈھانچوں کو نقصان پہنچا ہے۔ دلائی لامہ نے کہا، مجھے نیپال کے راسووا علاقے اور تبت کے کیرونگ میں آنے والے تباہ کن سیلاب کی خبر سن کر بہت دکھ ہوا ہے، جس کے نتیجے میں قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور بڑے پیمانے پر ڈھانچوں کو نقصان پہنچا۔ میں ان تمام لوگوں کے لیے دعا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی جانیں گنوائیں اور سوگوار خاندانوں اور اس سانحے سے متاثر ہونے والے تمام افراد کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس خطے میں ماضی میں بھی ایسی آفات آتی رہی ہیں اور یہ کسی گہری بنیادی وجہ کی علامات ہو سکتی ہیں، جن میں موسمیاتی تبدیلی اور دیگر عوامل شامل ہیں۔ دلائی لامہ نے کہا، ×× چونکہ اس خطے میں ماضی میں بھی آفات آتی رہی ہیں، اس لیے یہ یقینی طور پر کسی گہری بنیادی وجہ کی علامات ہیں، خواہ وہ موسمیاتی تبدیلی ہو یا دیگر عوامل۔ مجھے امید ہے کہ جہاں ممکن ہو، مناسب اقدامات کیے جائیں گے تاکہ مستقبل میں ایسی آفات کو دوبارہ ہونے سے روکا جا سکے۔ دریں اثنا، جلاوطن تبتی حکومت کے سیاسی سربراہ پینپا تسرنگ نے نیپال-تبت سرحد پر پیش آنے والی اس آفت پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ واقعہ ہمالیائی خطے کے نازک ماحولیاتی نظام کو اجاگر کرتا ہے اور اس کے نشیبی علاقوں میں واقع ممالک پر بھی وسیع اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ جلاوطن تبتی حکومت کے صدر اور سک یونگ پینپا تسرنگ نے اے این آئی کو بتایا کہ یہ آفت کیرونگ کے قریب آئی، جو نیپال اور تبت کے درمیان آمد و رفت کا ایک اہم راستہ ہے۔ اس علاقے میں کسٹم اور پولیس اہلکاروں کے علاوہ سیاح اور ہندوستانی زائرین بھی موجود تھے۔ تسرنگ کے مطابق نیپال کی جانب ایک چھوٹی تبتی برادری بھی اس آفت سے متاثر ہوئی۔ اطلاعات کے مطابق کچھ افراد ہلاک ہو گئے، کچھ لاپتہ ہیں، جبکہ بعض لوگ پہاڑوں پر چڑھ کر اپنی جان بچانے میں کامیاب رہے۔ انہوں نے کہا، ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ان میں سے کچھ کی موت ہو گئی، کچھ لاپتہ ہیں، جبکہ بعض لوگ اپنی جان بچانے کے لیے پہاڑوں پر چڑھنے میں کامیاب رہے۔ تین چھوٹی بستیاں متاثر ہوئی ہیں۔ ہم ابھی صورت حال کا مزید جائزہ لے رہے ہیں تاکہ مزید معلومات حاصل کی جا سکیں۔ ×× تسرنگ نے کہا کہ یہ واقعہ ہمالیائی ماحولیاتی نظام کی کمزوری اور نشیبی ممالک کے لیے اس کے ممکنہ نتائج کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، یہ سب ظاہر کرتا ہے کہ ہمالیائی خطے کا ماحولیاتی نظام انتہائی نازک ہے اور اس کے نشیبی علاقوں میں واقع ممالک کے لیے اس کے بہت سے نتائج ہو سکتے ہیں۔

مکہ دفاعی معاہدہ میں شمولیت بنگلہ دیش کیلئے خطرناک ہو سکتی ہے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کے درمیان قائم مکہ جوائنٹ ڈیفنس ایگریمنٹ (MJDA) میں ممکنہ شمولیت پر بحث تیز ہو گئی ہے، تاہم ایک تجزیے میں خبردار کیا گیا ہے کہ ایسا فیصلہ ڈھاکہ کی 55 سالہ غیر وابستہ خارجہ پالیسی کو تبدیل کر کے اسے مغربی ایشیا کے پیچیدہ تنازعات میں الجھا سکتا ہے۔ یہ بحث سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کی جانب سے وزیر اعظم طارق رحمان کو سعودی عرب کے دورے کی دعوت کے بعد شروع ہوئی۔ اس سے چند روز قبل سعودی عرب، ترکی اور پاکستان نے دفاعی معاہدہ کیا تھا، جس کے تحت کسی ایک رکن پر حملے کو تمام اراکین پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش میں اس اتحاد کی افادیت کو قومی مفادات کے بجائے بڑی حد تک بھارت کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ بعض حلقے پاکستان اور ترکی کے ساتھ دفاعی تعاون کو بھارت کے خلاف توازن پیدا کرنے کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں، لیکن ایسی سوچ بنگلہ دیش کو غیر ضروری علاقائی کشیدگی میں دھکیل سکتی ہے۔ مضمون کے مطابق اگر بنگلہ دیش اس اتحاد میں شامل ہوتا ہے تو اس سے پاکستان کے ساتھ اس کا باقاعدہ فوجی اتحاد قائم ہونے کا تاثر پیدا ہوگا، جسے نئی دہلی اپنی مشرقی سرحد پر نئی اسٹریٹجک پیچیدگی کے طور پر دیکھ سکتا ہے۔ اس کے برعکس بنگلہ دیش کو اس اتحاد سے حاصل ہونے والے ٹھوس سکیورٹی فوائد ابھی واضح نہیں ہیں۔ تجزیے میں سوال اٹھایا گیا ہے کہ ایران، یمن، شام اور کرد مسئلے سمیت مغربی ایشیا کے پیچیدہ تنازعات میں بنگلہ دیش کا حقیقی کردار کیا ہوگا۔ ایسے تنازعات میں شمولیت ڈھاکہ کو ان جنگوں اور سیاسی محاذ آرائیوں میں فریق بنا سکتی ہے جن پر اس کا نہ کوئی کنٹرول ہے اور نہ براہ راست قومی مفاد۔ مضمون میں نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ''بنگلہ دیش فرسٹ'' پالیسی کا تقاضا کسی فوجی اتحاد کے ذریعے بھارت کو گھیرنے کی کوشش نہیں بلکہ تمام پڑوسیوں اور خلیجی ممالک کے ساتھ متوازن تعلقات اور قومی مفاد کو ترجیح دینا ہونا چاہیے۔ مکہ معاہدے میں جلد بازی سے شمولیت بنگلہ دیش کی سفارتی آزادی کو محدود اور بھارت کے ساتھ تعلقات کو مزید پیچیدہ بنا سکتی ہے۔

امریکہ نے ناسا، فیڈ اور سینیٹ کو نشانہ بنانے والے چینی ہیکنگ پلیٹ فارم کو بے نقاب کیا

محکمہ انصاف اور ایف بی آئی نے بدھ کے روز کہا کہ انہوں نے چینی ریاست کے زیر اہتمام دو آن لائن پلیٹ فارمز کو ضبط کر لیا

واشنگٹن ڈی سی: محکمہ انصاف اور ایف بی آئی نے بدھ کے روز کہا کہ انہوں نے چینی ریاست کے زیر اہتمام دو آن لائن پلیٹ فارمز کو ضبط کر لیا جو امریکی اہم انفراسٹرکچر اور دیگر اہم نیٹ ورکس کو نشانہ بناتے تھے جن میں ناسا، فیڈرل ریزرو اور امریکی سینیٹ شامل ہیں۔ عدالتی دستاویزات کے مطابق، قبضوں میں QTFY کے نام سے جانا جانے والا ایک گروپ شامل تھا، جسے چین میں قائم نانجنگ سنکوائی نیٹ ورک ٹکنالوجی کمپنی کے ذریعے چلایا جاتا تھا، جس نے QScan اور QTRouter سائٹس بنائی اور چلائی۔ امریکی اٹارنی جنرل ٹوڈ بلانچ نے ایک بیان میں کہا کہ ریاست کے زیر اہتمام بدنیتی پر مبنی ہیکرز جو امریکہ کے اہم انفراسٹرکچر کا شکار ہیں، انہیں روکا جائے گا اور ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ وفاقی قانون نافذ کرنے والے ادارے نے چین کے بدنیتی پر مبنی سافٹ ویئر کی چھان بین کی اور اسے غیر فعال کر دیا، جو کہ عوامی جمہوریہ چین کے زیر اہتمام اندھا دھند ہیکنگ کی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لیے تکنیکی کارروائیوں کی ایک سیریز میں تازہ ترین ہے۔ کیلیفورنیا کے جنوبی ضلع میں عدالتی دستاویزات کے مطابق، QTFY نے مبینہ طور پر اپنے کلائنٹس کو فیس کے عوض کمپیوٹر ہیکنگ کی خدمات پیش کیں، جن میں چین کی منسٹری آف اسٹیٹ سیکیورٹی اور پیپلز لبریشن آرمی شامل ہیں۔ واشنگٹن میں چینی سفارت خانے نے کہا کہ چینی حکومت ہر قسم کے سائبر حملوں کی مخالفت کرتی ہے اور ان کا مقابلہ کرتی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ''ہم امریکی فریق پر زور دیتے ہیں کہ وہ چین کو بدنام کرنے یا بدنام کرنے کے لیے سائبر سیکیورٹی کے معاملات کو استعمال کرنا بند کرے۔'' QTFY ہیکنگ آپریشنز کے دیگر رپورٹ شدہ متاثرین میں محکمہ توانائی، محکمہ انصاف، محکمہ صحت اور انسانی خدمات اور صحت کے قومی ادارے کے ساتھ ساتھ ہسپتال، ٹیلی کمیونیکیشن فراہم کرنے والے، پاور کمپنیاں، مالیاتی ادارے اور دفاعی ٹھیکیدار شامل ہیں۔ کیلیفورنیا کے جنوبی ضلع کے لیے امریکی اٹارنی ایڈم گورڈن نے کہا، ہم پی آر سی کے زیر اہتمام سائبر کرائمین کے خلاف لڑائی لے جا رہے ہیں تاکہ ان اہم خدمات کی حفاظت کی جا سکے جن پر امریکی ہر روز انحصار کرتے ہیں۔ تجزیہ کاروں نے کہا، تاہم، حقیقت میں، خطرات کی بین الاقوامی نوعیت، اس میں ملوث غیر ملکی افراد کی نسبتی گمنامی اور سائنس بنانے اور منتقل کرنے میں آسانی کے باعث سائبر ہیکنگ کی کارروائیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک اور تشویش: ٹرمپ انتظامیہ نے ان خطرات سے لڑنے کے لیے ذمہ دار امریکی ایجنسیوں کے عملے اور بجٹ میں نمایاں کمی کی ہے، جن میں فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن، نیشنل سیکیورٹی ایجنسی (NSA)، فیڈرل کمیونیکیشن کمیشن اور سائبر سیکیورٹی اینڈ انفراسٹرکچر سیکیورٹی ایجنسی، یا CISA شامل ہیں۔

بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کا سلسلہ جاری، نئی گمشدگیوں کے بعد خاندانوں کا انصاف کا مطالبہ

کوئٹہ: بلوچستان میں مبینہ جبری گمشدگیوں کے واقعات پر تشویش میں اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ حالیہ دنوں میں مزید افراد کے لاپتہ ہونے کے بعد متاثرہ خاندانوں نے اپنے پیاروں کی فوری بازیابی اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق مختلف علاقوں سے لوگوں کو مبینہ طور پر حراست میں لیے جانے کے بعد ان کے اہل خانہ کو ان کے مقام یا قانونی حیثیت کے بارے میں معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ خاندانوں کا کہنا ہے کہ انہیں مسلسل غیر یقینی صورتحال کا سامنا ہے اور کئی افراد طویل عرصے سے اپنے لاپتہ رشتہ داروں کی واپسی کے منتظر ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیاں ایک سنگین اور دیرینہ مسئلہ بن چکی ہیں۔ متاثرہ خاندان احتجاج، مظاہروں اور قانونی کوششوں کے ذریعے جواب دہی کا مطالبہ کرتے رہے ہیں، لیکن ان کے مطابق مسئلے کے مستقل حل کے لیے مؤثر اقدامات نہیں کیے گئے۔ حالیہ واقعات نے ایک مرتبہ پھر بلوچستان میں انسانی حقوق اور ریاستی اداروں کی مبینہ کارروائیوں پر سوالات اٹھائے ہیں۔ متاثرہ خاندانوں نے مطالبہ کیا ہے کہ لاپتہ افراد کو فوری طور پر عدالتوں کے سامنے پیش کیا جائے اور اگر ان پر کوئی الزام ہے تو ان کے خلاف قانون کے مطابق شفاف عدالتی کارروائی کی جائے۔

پاکستان میں مہنگے ایندھن اور ٹیکسوں کے خلاف احتجاج تیز

لاہور: پاکستان میں ایندھن کی بڑھتی قیمتوں اور بھاری ٹیکسوں کے خلاف احتجاج شدت اختیار کر گیا ہے، جبکہ جماعت اسلامی نے حکومت کی جانب سے ریلیف نہ ملنے کی صورت میں ملک گیر ہڑتال، سڑکوں کی بندش اور اسلام آباد کی جانب مارچ کی دھمکی دی ہے۔ لاہور میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی رہائش گاہ کے باہر جاری دھرنے کے دسویں روز جماعت اسلامی کے امیر حافظ نعیم الرحمٰن نے کہا کہ احتجاج اس وقت تک جاری رہے گا جب تک حکومت پیٹرولیم لیوی واپس لے کر عوام کو مہنگائی سے ریلیف نہیں دیتی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ 13 ربیع الاول کو ملک گیر ہڑتال کی تاریخ کا اعلان کیا جائے گا۔ حافظ نعیم نے الزام عائد کیا کہ پاکستان کی مسلسل حکومتوں نے معاشی بحران کا بوجھ عام شہریوں پر منتقل کیا ہے۔ انہوں نے پیٹرولیم لیوی اور دیگر فیول ٹیکس فوری ختم کرنے اور روٹی کی قیمت 10 روپے تک لانے کا مطالبہ کیا۔ جماعت اسلامی کے سربراہ نے انڈیپنڈنٹ پاور پروڈیوسرز کے لیے کوئلے کی درآمدات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے فارنزک آڈٹ کا بھی مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ مہنگے ایندھن اور ناقص توانائی پالیسیوں کی قیمت بالآخر عام صارف کو ادا کرنا پڑ رہی ہے۔ پاکستان میں ایندھن کی قیمتوں کا مسئلہ پہلے ہی عوام اور ٹرانسپورٹ شعبے میں شدید بے چینی پیدا کر چکا ہے۔ 26 اگست کو پیٹرول کی قیمت بڑھ کر 343.10 روپے فی لیٹر جبکہ ہائی اسپیڈ ڈیزل 371.80 روپے فی لیٹر ہو گیا۔ جماعت اسلامی نے خبردار کیا ہے کہ حکومت نے مطالبات تسلیم نہ کیے تو احتجاج کو ملک بھر میں پھیلایا جائے گا، جس سے پاکستان میں پہلے سے موجود معاشی اور سیاسی دباؤ مزید بڑھ سکتا ہے۔

سنکیانگ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر تشویش

بیونس آئرس: ایغور رہنماؤں کے ایک وفد نے ارجنٹائن کے دورے کے دوران امریکی نمائندوں اور مقامی مسلم رہنماؤں سے ملاقاتیں کر کے چین کے سنکیانگ خطے میں ایغور مسلمانوں کے خلاف مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا معاملہ اٹھایا اور عالمی برادری سے اس مسئلے پر توجہ برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ وفد میں ایغور اکیڈمی کے صدر ڈاکٹر رشات عباس، سینٹر فار ایغور اسٹڈیز کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر عبدالحکیم ادریس، ورلڈ ایغور کانگریس کے صدر ترگنجان علاؤالدین اور ایغور سینٹر فار ڈیموکریسی اینڈ ہیومن رائٹس کے صدر دولکن عیسیٰ شامل تھے۔ وفد نے بیونس آئرس میں امریکی سفیر کی رہائش گاہ پر امریکی نمائندوں سے ملاقات کی، جہاں سنکیانگ میں ایغوروں کی صورتحال اور مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو عالمی ایجنڈے پر برقرار رکھنے کی ضرورت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وفد نے اسلامک سینٹر آف ارجنٹائن کے نائب صدر عمر عبود سے بھی ملاقات کی اور دنیا بھر کی مسلم برادریوں سے ایغوروں کے ساتھ یکجہتی کا مطالبہ کیا۔ ملاقاتوں کے دوران ایغور ڈاکٹر گلشن عباس کا معاملہ بھی نمایاں رہا، جو 2018 سے چین میں قید ہیں۔ امریکی رکن کانگریس ٹام سوازی نے ان کی رہائی کے لیے کوششیں جاری رکھنے کی حمایت کرتے ہوئے چین میں ایغوروں کے خلاف کارروائیوں پر تنقید کی ہے۔

چین کے صنعتی منافع کی نمو سات مہینوں میں سست ترین سطح پر آ گئی

بیجنگ: جولائی میں چین کے صنعتی منافع کی نمو اس سال اپنی کمزور ترین رفتار پر آ گئی، جو ایک سال پہلے کے مقابلے میں 2.11 فیصد بڑھ گئی، کیونکہ نرم طلب اور معیشت میں وسیع پیمانے پر پست روی کا اثر مینوفیکچررز پر پڑا۔ جمعرات کو جاری ہونے والے قومی ادارہ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق، اس سال کے پہلے سات مہینوں کے لیے منافع میں ایک سال پہلے کے مقابلے میں 6.17 فیصد کا اضافہ ہوا، جو پہلی ششماہی میں 7.18 فیصد اضافے کے بعد رفتار کھو گیا۔ صنعتی کارپوریٹ منافع میں، تاہم، ایک قابل ذکر تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے، جو پچھلے سال بمشکل مثبت نمو سے اس سال دوہرے ہندسوں کے فوائد کی طرف جھول رہا ہے۔ اس بحالی میں بڑی حد تک عالمی مصنوعی ذہانت کی تیزی سے مدد ملی جس نے کمپیوٹنگ اور الیکٹرانکس آلات کی تیاری کی مانگ کو ہوا دی۔ انٹیگریٹڈ سرکٹ انڈسٹری، جس کی قیادت کمپیوٹنگ اور سٹوریج چپ مینوفیکچررز نے کی، نے ایک سال پہلے کے مقابلے میں جنوری سے جولائی کے عرصے میں منافع میں 18.5 فیصد اضافہ دیکھا، جس نے الیکٹرانکس کے شعبے میں منافع میں 80 فیصد سے زیادہ حصہ ڈالا، سرکاری ریلیز کے مطابق۔ آپٹیکل فائبر مینوفیکچرنگ میں منافع میں پانچ گنا سے زیادہ اضافے نے بھی جدید مینوفیکچرنگ میں مجموعی صنعتی فوائد کو فروغ دیا۔ خام مال کے مینوفیکچررز نے بھی ایک سال پہلے کے مقابلے جولائی کے آخر تک اس سال منافع میں 55.2 فیصد اضافہ دیکھا۔ پیٹرولیم پروسیسنگ انڈسٹری نے سات مہینوں کے دوران منافع میں بدل دیا کیونکہ مشرق وسطیٰ میں سپلائی میں خلل پڑنے سے نچلی سطح کی کیمیائی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ اکانومسٹ انٹیلی جنس یونٹ کے سینئر ماہر معاشیات تیانچین سو نے کہا کہ کمزور ترقی کو بنیادی طور پر پراپرٹی اور انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری میں کمی سے گھسیٹا گیا، جس کا ثبوت اسٹیل اور سیمنٹ کی صنعتوں میں منافع میں کمی ہے۔ زو نے مزید کہا کہ خام مال اور AI سپلائی چین لچکدار رہے جبکہ صارفین کا سامنا کرنے والی صنعتیں جدوجہد کر رہی تھیں۔ فرنیچر مینوفیکچرنگ میں منافع میں کمی سال کے پہلے سات مہینوں میں 58.2 فیصد تک پہنچ گئی، جو جون تک ریکارڈ کی گئی 52.7 فیصد سے بھی بدتر ہے۔ چین کے نیشنل بیورو آف سٹیٹسٹکس (NBS) کے حالیہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، جولائی 2026 میں چین کے صنعتی منافع کی سالانہ شرح نمو گر کر 2.11 فیصد پر آ گئی ہے، جو گزشتہ 7 مہینوں میں اس کی سست ترین سطح ہے۔ معاشی ماہرین کے مطابق ملکی طلب میں کمی، صارفین کے محتاط رویے اور ہاؤسنگ مارکیٹ کی کمزوری نے صنعتی شعبے پر دباؤ بڑھایا ہے۔

چین کے قرضوں کا بوجھ آخر کون اٹھائے گا؟

معاشی بحران کے حل پر نئے سوالات

بیجنگ: چین کو بڑھتے ہوئے قرضوں کے سنگین مسئلے کا سامنا ہے اور ماہرین کے مطابق اس مرتبہ بیجنگ کے لیے ماضی کی طرح اس بحران کی قیمت عام شہریوں پر منتقل کرنا کہیں زیادہ مشکل ہو سکتا ہے۔ گزشتہ 10 سے 15 برسوں میں چین کے قرضوں میں انتہائی تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور بڑی معیشتوں میں اس کا قرض اور جی ڈی پی کا تناسب جاپان کے بعد بلند ترین سطحوں میں شمار ہوتا ہے۔ معاشی ماہر مائیکل پیٹس کے تجزیے کے مطابق 1990 کی دہائی کے اختتام تک چین کے چار بڑے سرکاری بینک بھاری غیر فعال قرضوں کے باعث تکنیکی طور پر دیوالیہ ہونے کی حالت میں پہنچ چکے تھے۔ سرکاری اندازوں کے مطابق تقریباً 25 سے 30 فیصد قرضے غیر فعال تھے جبکہ بعض آزاد تخمینوں میں یہ شرح 40 سے 50 فیصد تک بتائی گئی۔ بیجنگ نے اس بحران سے نمٹنے کے لیے خراب قرضے خصوصی اثاثہ جاتی کمپنیوں کو منتقل کیے اور بینکاری نظام کو دوبارہ سرمایہ فراہم کیا۔ تاہم تجزیے کے مطابق قرضوں کے نقصانات حقیقت میں ختم نہیں ہوئے بلکہ ان کا بڑا حصہ بالواسطہ طور پر چینی گھرانوں پر منتقل کر دیا گیا۔ کم شرح سود اور کئی ادوار میں مہنگائی سے بھی کم حقیقی منافع کے باعث عام چینی شہریوں کی بچت نے عملی طور پر بینکاری نظام کی بحالی کی قیمت ادا کی۔ اس پالیسی کے دور رس نتائج سامنے آئے۔ چین میں مجموعی کھپت کا جی ڈی پی میں حصہ 2000 میں 63.9 فیصد سے گر کر 2010 میں صرف 49.4 فیصد رہ گیا، جبکہ سستی سرمایہ کاری اور قرضوں نے صنعتوں، سرکاری اداروں اور مقامی حکومتوں کو فائدہ پہنچایا۔ اس ماڈل نے چین کی صنعتی طاقت بڑھانے میں مدد دی لیکن گھریلو طلب کو کمزور اور معیشت کو سرمایہ کاری، برآمدات اور بڑھتے قرضوں پر زیادہ منحصر کر دیا۔ اب چین ایک بار پھر بڑے قرضوں کے بوجھ کا سامنا کر رہا ہے، لیکن تجزیے کے مطابق عام گھرانوں پر مزید مالی بوجھ ڈالنے کی گنجائش پہلے کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ ایسی صورت میں نقصانات کا بڑا حصہ حکومت یا کاروباری شعبے کو برداشت کرنا پڑ سکتا ہے، جس کے نتیجے میں معاشی ترقی کی رفتار، سرمایہ کاری اور صنعتی مسابقت متاثر ہونے کا خطرہ ہے۔ تجزیے کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ قرضوں کے بحران کا کوئی بے قیمت حل نہیں ہوتا۔ ماضی میں چین نے اس قیمت کو ختم نہیں کیا تھا بلکہ اسے بڑی حد تک عام شہریوں کی بچت اور آمدنی میں چھپا دیا تھا۔ موجودہ بحران میں یہی حکمت عملی دہرانا کہیں زیادہ مشکل ہو سکتا ہے۔

اسلامی ملک کسی ملک کے خلاف حملوں کیلئے اپنی زمین استعمال نہ ہونے دیں

ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے ایک بیان میں کہا کہ کسی بھی اسلامی ملک کو اپنی سرزمین کو کسی دوسرے اسلامی ملک کے خلاف جارحیت کیلئے لانچ پیڈ کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے

ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے ایک بیان میں کہا کہ کسی بھی اسلامی ملک کو اپنی سرزمین کو کسی دوسرے اسلامی ملک کے خلاف جارحیت کے لیے لانچ پیڈ کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے، انہوں نے مزید کہا کہ ایران کا دفاع کرنے کا مطلب پڑوسی ممالک کے خلاف دشمنی نہیں ہے۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے تہران میں ۴۰ویں بین الاقوامی اسلامی اتحاد کانفرنس کے دوران ایرانی سرکاری ٹیلی ویژن پر نشریاتی خطاب میں کہا کہ مسلم ممالک کو اپنی سرزمینوں کو دوسری مسلم قوموں کے خلاف حملے شروع کرنے کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا: ''ایران کا دفاع کرنے کا مطلب مسلم قوموں یا پڑوسی ممالک کے خلاف دشمنی نہیں ہے۔'' صدر نے امریکہ کے ساتھ تنازع کا حوالہ دیتے ہوئے مزید کہا کہ کسی بھی اسلامی ملک کو اپنے پڑوسیوں کے عدم تحفظ کے ذریعے اپنی سلامتی نہیں تلاش کرنی چاہیے۔ پزشکیان نے کہا کہ تہران اور واشنگٹن کے درمیان اختلافات کو حل کرنے کے لیے سفارتی کوششیں جاری تھیں تب ہی امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر بڑے پیمانے پر فوجی حملے شروع ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ جب حملے شروع ہوئے، جن میں ایرانی کمانڈرز، افسران، سائنسدان، طلباء، اسکول کے بچے اور شہری مارے گئے، نیز شہروں اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا ایران - امریکہ مذاکرات اسی مہینے دوبارہ شروع ہوئے تھے تاکہ سفارتی حل تلاش کیا جا سکے۔ بعد ازاں ایران کی سرکاری نیوز ایجنسی آئی آر این اے کے مطابق، ۴۰ ممالک (جن میں عراق، پاکستان، ترکی، لبنان اور افغانستان شامل ہیں) سے تقریباً ۶۰۰ گھریلو اور بین الاقوامی مہمان اس کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔ یہ کانفرنس اتوار تک جاری رہے گی، جس میں تہران، قم اور مشہد میں پروگرام ہوں گے، نیز مغربی آذربائیجان، کردستان، گلستان اور رضوی خراسان صوبوں میں چار خصوصی اجلاس منعقد ہوں گے۔ واضح رہے کہ ایرانی صدر کا یہ بیان حالیہ امریکہ اور اسرائیل کے ذریعے کئے گئے حملوں کے پس منظر میں تھا، جو خطے میں واقع دیگر اسلامی ممالک میں موجود امریکی فوجی اڈوں سے کئے گئے تھے، جس کے جواب میں ایران نے ان ممالک میں موجود امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا تھا۔ تاہم اس بیان کے ذریعے وہ اسلامی ممالک پر ایران کے ذریعے کئے گئے حملوں کو جواز بھی فراہم کر رہے تھے۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے خطے کے اسلامی ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ کسی بھی ملک کے خلاف حملوں اور جارحیت کے لیے اپنی سرزمین استعمال نہ ہونے دیں اگست 2026 میں دیے گئے اپنے ایک حالیہ بیان میں انہوں نے واضح کیا کہ ایران کا دفاع کرنے کا مقصد پڑوسی ممالک سے دشمنی بالکل نہیں ہے۔ اس حوالے سے اہم ترین نکات درج ذیل ہیں: عدم جارحیت کا معاہدہ: ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے خطے کے تمام اسلامی ممالک کو آپس میں باہمی سلامتی اور عدم جارحیت کے معاہدے کی باقاعدہ تجویز دی ہے۔ تجربے کی بنیاد پر فیصلہ: تہران کا کہنا ہے کہ وہ یہ پیشکش کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ طویل جنگی تجربات اور خطے کے وسیع تر مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے کر رہا ہے۔ عراق کا اعلان: عراقی وزیر اعظم علی الزیدی نے بھی سعودی انٹیلی جنس سربراہ سے گفتگو میں واضح کیا ہے کہ وہ عراق کی سرزمین کسی دوسرے ملک کے خلاف استعمال ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔

اے آئی کے تعلق سے امریکہ اور چین کو تعاون کرنا چاہئے

واشنگٹن ڈی سی: بل گیٹس نے بدھ کے روز شائع ہونے والے ایک نئے مضمون میں لکھا کہ تیزی سے آگے بڑھنے والی مصنوعی ذہانت (AI) ٹیکنالوجی کے بے مثال سماجی اثرات کو سنبھالنے کے لیے امریکہ اور چین کے درمیان تعاون کی ضرورت ہے۔ ایکشن کا مطالبہ اس وقت آیا جب ارب پتی مخیر حضرات اور ٹیک ٹائٹن نے خبردار کیا کہ AI انسانی تاریخ کے سب سے ہنگامہ خیز دور میں سے ایک ''کا آغاز کر رہا ہے، جو یا تو ''اب تک ایجاد کردہ سب سے بڑا برابری، یا ناانصافی کا بدترین ذریعہ بن سکتا ہے۔ وہ ممالک جو سرکردہ AI ڈویلپرز کی میزبانی کرتے ہیں اور سپلائی چین کے اہم حصوں کو کنٹرول کرتے ہیں، انہیں مشترکہ اصولوں کو ترتیب دینے کے لیے ابھی میٹنگ شروع کرنی چاہیے، اس سے پہلے کہ مسابقتی دباؤ ان کے لیے تعاون کرنا مشکل بنا دے۔ انہوں نے لکھا کہ ہمیں جس فریم ورک کی بات کر رہا ہوں اس کی تعمیر میں برسوں لگیں گے، اسی لیے ہمیں ابھی سے شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ 6,000 الفاظ کے مضمون میں، مائیکروسافٹ کے شریک بانی نے کہا کہ عالمی رہنما AI دور میں منتقلی کے لیے مناسب طریقے سے تیاری نہیں کر رہے ہیں، جس کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ AI کی ترقی کی رفتار اور اس کے ممکنہ اثرات کے پیمانے کی وجہ سے ماضی کی تکنیکی تبدیلیوں سے مختلف ہے۔ یہ وقت واقعی مختلف ہے۔ حالیہ برسوں میں، خدشات کہ تیز رفتار AI ترقی معاشروں کی اس کے اثرات کو سنبھالنے کی صلاحیت کو پیچھے چھوڑ رہی ہے، ماہرین نے AI کی دو سرکردہ سپر پاورز، امریکہ اور چین سے تحقیق اور ترقی کو سست کرنے کے لیے کہا ہے۔ دونوں ممالک اگلے ماہ چینی صدر شی جن پنگ کے دورہ امریکہ کے دوران اے آئی گورننس پر بات چیت کرنے والے ہیں، حالانکہ یہ واضح نہیں ہے کہ کیا بات چیت ہوگی۔ گیٹس نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ، وہ نظریہ میں AI کی ترقی میں عالمی سست روی کی حمایت کرتے ہیں، لیکن انہیں یقین نہیں ہے کہ مکمل رفتار سے آگے بڑھنے کے لیے موجودہ جیو پولیٹیکل اور معاشی مراعات کی وجہ سے ایسا ہونے کا امکان ہے۔ اس کے بجائے، عالمی رہنماؤں کو ادارہ جاتی تیاری میں خلاء کی نشاندہی کرنے کے لیے ماہرین کو بلانا شروع کرنا چاہیے، انہوں نے لکھا، تین اہم شعبوں پر روشنی ڈالتے ہوئے جہاں AI کے خطرات انتہائی ضروری ہیں: مزدوروں کی نقل مکانی، AI سے چلنے والے جرائم اور نگرانی، اور بچوں اور انسانی تعلقات پر اثرات۔ گیٹس نے نوٹ کیا کہ چین AI کا استعمال کرنے والے بچوں کے لیے حفاظتی اقدامات کو نافذ کرنے کے لیے اب تک سب سے آگے چلا گیا ہے، بیجنگ کی AI ساتھی ایپس پر حالیہ پابندیوں کا حوالہ دیتے ہوئے جو نابالغوں میں جذباتی انحصار کو فروغ دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ملک کی معیشت شدید بحران کا شکار!

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

آج ملک میں ہر طرف بے چینی اور مایوسی ہے، کسی بھی ملک کی اصل طاقت ایک مضبوط، مستحکم اور خودکفیل معیشت ہوتی ہے۔ معاشی استحکام کے ذریعے ہی قومی ترقی، سیاسی خودمختاری، سماجی خوش حالی اور عالمی وقار کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ جس قوم کی معیشت مضبوط ہوتی ہے وہ اپنے فیصلے آزادی اور خود اعتمادی کے ساتھ کرسکتی ہے، ترقی یافتہ ممالک مسلسل نئی ٹیکنالوجی، صنعت، تجارت، تحقیق اور انسانی وسائل پر سرمایہ کاری کررہے ہیں۔ دوسری جانب ترقی پذیر ممالک کے سامنے بے روزگاری، مہنگائی، غربت، قرضوں اور آمدنی میں عدم مساوات جیسے سنگین مسائل موجود ہیں۔ ان حالات میں صرف معاشی ترقی کے بڑے بڑے دعوے کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ ترقی کے ثمرات عام شہری تک پہنچیں۔ مضبوط معیشت کا پہلا ستون، پیداواری کی صلاحیت ہے۔ جو ملک زیادہ پیدا کرتا ہے، بہتر مصنوعات تیار کرتا ہے اور عالمی منڈی میں اپنی جگہ بناتا ہے وہی معاشی طور پر زیادہ مستحکم ہوتا ہے۔ ایک ملک کی سب سے بڑی طاقت اس کی نوجوان آبادی ہوتی ہے، لیکن اگر یہی نوجوان تعلیم مکمل کرنے کے باوجود روزگار سے محروم رہیں تو یہ طاقت قومی مسئلہ بن سکتی ہے۔ اس لیے ایسی تعلیمی پالیسی کی ضرورت ہے جو صرف ڈگریاں تقسیم کرنے کے بجائے نوجوانوں کو ہنر، ٹیکنالوجی، تحقیق اور عملی میدان کے لیے تیار کرے۔ اسی طرح مہنگائی عام شہری کی زندگی کو سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے۔ جب ضروری اشیاء کی قیمتیں مسلسل بڑھتی رہیں اور آمدنی اس رفتار سے نہ بڑھے تو متوسط اور غریب طبقہ شدید مشکلات کا شکار ہوجاتا ہے۔ مضبوط معیشت کا مطلب صرف یہ نہیں کہ ملکی خزانے کے اعداد وشمار بہتر دکھائی دیں، بلکہ اس کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ وہاں کے ایک عام آدمی کو مناسب روزگار، بہتر تعلیم، علاج اور باعزت زندگی کے مواقع میسر ہوں، بدعنوانی، وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم اور چند ہاتھوں میں دولت کا ارتکاز معاشی ترقی کے راستے کی بڑی رکاوٹیں ہیں۔ اگر ترقی کا فائدہ صرف مخصوص طبقوں تک محدود رہے اور عام شہری مہنگائی و بے روزگاری کے بوجھ تلے دبتا رہے تو ایسی ترقی کو معاشی کامیابی نہیں کہا جاسکتا۔ حقیقی ترقی وہی ہے جس میں معاشرے کے کمزور طبقات بھی شریک ہوں۔ اصل معیشت یہ ہے کہ گھر کا چولہا کتنی آسانی سے جل رہا ہے، بچوں کی تعلیم کا خرچ کہاں سے پورا ہوگا؟ علاج کے لیے کتنی رقم درکار ہے؟ بجلی، ایندھن اور اشیائے ضروریہ کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے بعد ماہانہ آمدنی میں کیا باقی بچتا ہے؟ یہی وہ مقام ہے جہاں کاغذی معیشت اور زمینی معیشت کا فرق واضح ہوجاتا ہے۔ بھارت میں ان دنوں ایک طرف معاشی ترقی کے دعوے ہیں اور دوسری طرف مہنگائی عام آدمی کی قوتِ خرید کو مسلسل کمزور کررہی ہے۔ آمدنی کی رفتار اگر اخراجات کی رفتار سے پیچھے رہ جائے تو ترقی کے تمام دعوے عام شہری کے لیے بے معنی ہوجاتے ہیں۔ مزدور، کسان، متوسط طبقہ اور چھوٹے چھوٹے تاجرین وہ طبقے ہیں جو معیشت کے اصل بوجھ کو محسوس کرتے ہیں، کیونکہ ان کے پاس بڑھتی ہوئی قیمتوں کو برداشت کرنے کے لیے نہ بڑے ذخائر ہوتے ہیں اور نہ ہی آمدنی کے متعدد ذرائع، ہمارے معاشی نظام کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ دولت کی گردش محدود ہوتی جارہی ہے۔ سرمایہ چند ہاتھوں میں سمٹتا جارہا ہے جبکہ ایک بڑی آبادی بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لیے جدوجہد کرتی ہے، دولت کی منصفانہ تقسیم، معاشی ترقی کا اصل مقصد ہونا چاہیے، بڑھتی بے روزگاری معیشت کا وہ زخم ہے جسے محض اعداد وشمار سے چھپایا نہیں جاسکتا۔ ایک نوجوان برسوں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اگر مناسب روزگار سے محروم رہے تو اس کے اثرات صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتے بلکہ پورا خاندان اور بالآخر پورا معاشرہ متاثر ہوتا

ہے، بے روزگاری معاشی مسئلہ ہونے کے ساتھ ساتھ سماجی بے چینی، مایوسی اور مستقبل کے عدم تحفظ کا بھی سبب بنتی ہے، معیشت کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم چھوٹے کاروبار، کسان، مزدور، نوجوان اور متوسط طبقے کی حالت کا جائزہ لیں۔ ایک صحت مند معیشت وہی ہوتی ہے جس میں ترقی کا فائدہ معاشرے کے نچلے طبقوں تک پہنچے، روزگار کے مواقع پیدا ہوں، چھوٹے کاروبار محفوظ ہوں اور بنیادی ضروریات عام شہری کی پہنچ سے باہر نہ ہوں۔

جمہوری نظام میں عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حکومت سے سوال کرے کہ اگر معیشت ترقی کررہی ہے تو ہماری زندگی کیوں مشکل ہورہی ہے؟ اگر ملک آگے بڑھ رہا ہے تو نوجوانوں کے مستقبل میں بے یقینی کیوں ہے؟ نوجوان طبقہ مایوسی کا شکار کیوں ہے؟ اگر سرمایہ کاری بڑھ رہی ہے تو چھوٹے کاروبار کیوں دباؤ میں ہیں؟ اور اگر ترقی کے ثمرات موجود ہیں تو عام آدمی پریشان کیوں ہے؟ اس ترقی کے ثمرات ان تک کب پہنچیں گے؟ معیشت کی اصل تصویر ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں تیار ہونے والی رپورٹوں سے زیادہ بازاروں، کھیتوں، کارخانوں اور متوسط طبقے کے گھروں میں نظر آتی ہے۔ حکومتوں اور پالیسی سازوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ معاشی کامیابی کا اصل پیمانہ صرف اعداد وشمار نہیں بلکہ عوام کا معیارِ زندگی ہے، جب تک عام آدمی کو مہنگائی سے حقیقی راحت، نوجوانوں کو باعزت روزگار، کسانوں کو مناسب قیمت، مزدوروں کو محفوظ اجرت اور متوسط طبقے کو معاشی استحکام حاصل نہیں ہوتا، اس وقت تک ترقی کے بلند بانگ دعوؤں اور معیشت کی زمینی حقیقت کے درمیان ایک بڑا خلا باقی رہے گا۔ کیونکہ معیشت کی اصل حقیقت یہ نہیں کہ ملک کے خزانے میں کتنا اضافہ ہوا؟ بلکہ یہ دیکھنا اہم ہے کہ عام آدمی کے گھر میں زندگی کتنی آسان ہوئی؟ شکر سمیت روزمرہ کی قیمتوں میں ماہ اگست کے دوران اچانک زبردست اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ صرف 17 دن میں شکر کی قیمت تقریباً 19 روپے فی کلو تک بڑھ گئے۔ تھوک بازار میں قیمت 44 روپے سے بڑھ کر تقریباً 65 روپے اور کئی جگہ خوردہ قیمت 80 روپے فی کلو تک پہنچ گئی ہے، تاجروں کے مطابق کم اسٹاک، تہواروں سے پہلے بڑھتی مانگ اور بازار میں ذخیرہ کیے جانے کو قیمت بڑھنے کی بڑی وجوہات میں شمار کیا جارہا ہے۔ اتر پردیش کے کچھ بازاروں میں تاجروں نے ایجنٹوں کی جانب سے مسلسل زیادہ نرخ پر شکر فروخت کیے جانے کی بھی بات کہی ہے، قیمتوں میں اضافے کا اثر صرف گھریلو بجٹ پر نہیں پڑ رہا بلکہ چائے، مٹھائی اور دیگر کھانے پینے کی کئی اشیا بھی مہنگی ہونے لگی ہے۔ فی الحال قیمتوں میں تیزی برقرار ہے، عوام مہنگائی اور بے روزگاری سے پریشان ہیں لیکن وزیروں کے سرکاری بنگلوں کی مرمت پر 10 سال میں خرچ 3 گنا بڑھ گیا، ایک سال میں 92 کروڑ روپے خرچ ہوئے، نئی دہلی کے لٹینس زون میں مرکزی وزیروں کے سرکاری بنگلوں کی مرمت، دیکھ بھال، تزئین وآرائش اور اپ گریڈیشن پر ہونے والے اخراجات میں گزشتہ برسوں کے دوران بڑا اضافہ ہوا ہے، آر ٹی آئی سے حاصل معلومات کے مطابق 2014-15 میں ان کاموں پر 27.47 کروڑ روپے خرچ ہوئے تھے، جبکہ 2025-26 میں یہ رقم بڑھ کر 35.92 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ یعنی سالانہ خرچ تین گنا سے بھی زیادہ ہو گیا۔ رپورٹ کے مطابق 2014-15 سے 2025-26 تک 12 برس میں مجموعی طور پر 547.68 کروڑ روپے مرکزی وزیروں کی سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت اور دیکھ بھال پر خرچ کیے گئے، یہ کام مرکزی تعمیرات عامہ محکمہ (CPWD) کے ذریعے کرائے جاتے ہیں، اعداد وشمار کے مطابق 2019-20 میں خرچ 37.26 کروڑ روپے تھا، جو 2020-21 میں بڑھ کر 53.87 کروڑ، 2022-23 میں 73.86 کروڑ اور 2025-26 میں 92.35 کروڑ روپے تک پہنچ گیا، حکام کے مطابق ان میں سے بیشتر بنگلے 80 سے 100 سال پرانے ہیں، جہاں سیلن، دیمک، پرانے بجلی کے نظام، پائپ لائن اور دیگر مرمت کے مسائل سامنے آتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے دیکھ بھال کا خرچ بڑھنے کی ایک وجہ عمارتوں کی پرانی ساخت اور بڑھتی ہوئی تعمیراتی لاگت کو بتایا گیا ہے، لیکن اس انکشاف کے بعد سیاسی حلقوں میں سوال بھی اٹھ رہے ہیں کہ جب عام لوگ مہنگائی اور روزمرہ اخراجات سے پریشان ہیں تو وزیروں کے سرکاری بنگلوں کی مرمت اور تزئین وآرائش پر ہر سال کروڑوں روپے خرچ کرنے کی ضرورت اور اس کی نگرانی کا نظام کیا ہے؟ اپوزیشن جماعتوں نے بھی اس معاملے کو لے کر حکومت پر شدید تنقید کی ہے۔

ایک ایسے وقت میں جب حکمران بی جے پی ملک میں سیاسی طور پر انتہائی مضبوط پوزیشن میں دکھائی دے رہی ہے اور مسلسل انتخابی فتوحات نے وزیراعظم مودی کے عوامی امیج کو مزید مستحکم کیا ہے، وہیں ملک کی معیشت کے حوالے سے ایک بالکل مختلف اور تشویش ناک تصویر سامنے آرہی ہے، ہندوستان کے تین ایسے نامور معاشی اور سیاسی ماہرین، جن کا تعلق نہ تو کانگریس سمیت کسی سیاسی پارٹی سے ہے اور نہ ہی وہ بائیں بازو کے نظریات سے وابستہ ہیں، جنہوں نے ملک کی موجودہ معاشی صورتحال اور مستقبل کی سمت کے بارے میں غیر معمولی اور شدید انتباہ جاری کیے ہیں، ان تینوں ماہرین کے مشترکہ بیانات نے اس وقت پورے ملک میں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے، جس کا مرکزی نقطہ نظر یہ ہے کہ بی جے پی انتخابات تو جیت رہی ہے لیکن ملک معیشت کے محاذ پر پچھڑتا جارہا ہے، ملک کی معیشت پر یہ سنگین سوالات اٹھانے والی شخصیات عالمی سطح پر انتہائی معتبر مانی جاتی ہیں اور ماضی میں سرکاری پالیسیوں اور اہم اداروں کے ساتھ قریبی طور پر منسلک رہی ہیں، ان میں پہلا نام اروند سبرامنیم کا ہے جو 2014 سے 2018 تک مودی حکومت کے چیف اکنامک ایڈوائزر رہ چکے ہیں اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سمیت پیٹرسن انسٹیٹیوٹ جیسے عالمی اداروں میں کام کرنے کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں، دوسری اہم شخصیت سرجیت بھلا کی ہے جو مارکیٹ اصلاحات کے کٹر حامی مانے جاتے ہیں اور جنہیں خود مودی حکومت نے (آئی ایم ایف) میں ایگزیکٹو ڈائریکٹر کے طور پر نامزد کر کے بھیجا تھا، تیسری اہم شخصیت اور ماہر معاشیات سنجے بارو ہیں جو سابق وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے میڈیا ایڈوائزر اور مشہور کتاب دی ایکس ڈنٹل پرائم منسٹر کے مصنف ہیں، جن کی تحریروں کا حوالہ ماضی میں بی جے پی کے حامی اکثر منموہن سنگھ اور نریندر مودی کی قیادت کا موازنہ کرنے کے لیے دیتے رہے ہیں، اب یہی تینوں معتبر آواز، ہندوستانی معیشت کے اندرونی نظام پر سنگین سوالات اٹھا رہے ہیں اور مودی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کر رہے ہیں، کیا یہ سوچنے کا وقت نہیں ہے کہ ملک کی معیشت کو بحران سے نکالنے کے لئے سنجیدگی سے غور وفکر کیا جائے؟ ادھر ملک پر قرضوں کا بوجھ مسلسل بڑھتا جارہا ہے، بھارت کے غیر ملکی قرض میں ایک بار پھر اضافہ ہوا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۲۸/اگست۔۲۰۲۶

بی جے پی کو شکست کا خوف

آر ایس ایس اور اس کی بغل بچہ تنظیمیں، ہندوستان اور اس کے دستوری جمہوری، قانونی اداروں کو اپنی مرضی کے مطابق کرنے کے لیے ہتھکنڈے اختیار کررہی ہیں۔ اب تازہ ہتھکنڈہ یا بابری مسجد کی اراضی اور اس کیس سے مربوط اراضی کو ہڑپنے کا ہے۔ مرکز کی بی جے پی حکومت کو اس کام پر لگادیا گیا ہے کہ وہ اپنی سرکاری طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کے لیے راہ ہموار کرے۔ سپریم کورٹ کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ مودی حکومت نے سپریم کورٹ میں درخواست داخل کی کہ ایودھیا میں 67 ایکڑ زمین حکومت کی ہے۔ اس اراضی کا کچھ حصہ رام جنم بھومی اراضی نیاس کو دیا جائے۔ مرکزی حکومت کی درخواست میں صراحت کردہ اس جملہ یعنی ''ایودھیا اراضی کا کچھ حصہ رام جنم بھومی نیاس کو دیا جائے'' سے یہ چال سامنے آجاتی ہے کہ رام مندر بنانے کا انتظام کرتے ہوئے 2019 کے عام انتخابات میں ووٹ حاصل کرلیے جائیں۔ حکومت کا ادعا کہ ایودھیا میں صرف 2.77 اراضی متنازعہ ہے ما باقی اراضی اس کے مالکین کے حوالے کرنے کی اجازت دی جائے۔ 1992 میں بابری مسجد شہادت کے بعد جو تنازعات پیدا کئے تھے اس کے پیش نظر سپریم کورٹ نے ایودھیا میں صورتحال کو جوں کا توں برقرار رکھنے کا حکم دیا تھا۔ اس کے علاوہ سپریم کورٹ نے متنازعہ زمین کے اطراف واکناف کسی بھی قسم کی تعمیراتی سرگرمیوں پر سخت پابندی عائد کی تھی۔ اب مرکز نے ایسی چال کیوں چلی اور سپریم کورٹ کو اس کے ہی حکمنا نے سے گمراہ کرنے کی کوشش کیوں کی۔ اس کا عدالت کو جائزہ لینا ہوگا۔ اگر مرکزی حکومت کو ایودھیا کی فاضل اراضی سے دلچسپی تھی تو اس نے عین انتخابات کے وقت اس مسئلہ کو کیوں اٹھایا۔ گذشتہ چار سال کے دوران اس نے خاموشی کیوں اختیار کی تھی۔ اب حکومت اپنی ناقص سوچ کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کررہی ہے کہ وہ رام مندر کے لیے ہر طرح کی کوشش کررہی ہے۔ بی جے پی کے رائے دہندوں کو یہ دکھایا جارہا ہے کہ رام مندر کی تعمیر کا معاملہ اس کے لیے عزیز ہے اور وہ سپریم کورٹ کی وجہ سے بے بس ہے۔ یہ حکومت کی سطح پر ہونے والی بدترین حرکت ہے۔ اس کوشش کی ہر انصاف پسند شہری مخالفت کرے گا۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کی موجودگی اور اس کیس کے دیگر فریقین کو نظر انداز کر کے آیا سپریم کورٹ مرکز کی درخواست عمل کر سکے گا۔ یہ قائدین اور انصاف کے لیے امتحان اور آزمائش والی سیاست ہوگی۔ جیسا کہ بابری مسجد اراضی تنازعہ کیس میں ایک درخواست گذار حاجی محبوب کا یہ ردعمل درست وقت پر سامنے آیا ہے کہ اگر مرکز کی بی جے پی حکومت سیاسی مقصد سے سپریم کورٹ کو استعمال کرے گی تو اس سے سارے ملک میں صورتحال بھیانک ہوجائے گی۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ اس وقت بی جے پی کا سیاسی موقف کیا ہے وہ ہر سطح پر نا کام ہوچکی ہے۔ عوام کے دلوں سے اتر چکی ہے اس لیے ایسے بہانے تلاش کررہی ہے کہ اس کے رائے دہندے اس سے دور نہ ہونے پائیں۔ بی جے پی کے اس اقدام سے ایودھیا کیس سے وابستہ دیگر فریقین کو خاص کر رام مندر کے پجاریوں کو اطمینان حاصل نہیں ہوگا۔ کیوں کہ یہ لوگ شروع سے ہی یہ زور دیتے آرہے ہیں کہ جب تک بابری مسجد جس اراضی پر قائم تھی یعنی 2.77 ایکڑ زمین کو رام جنم بھومی نیاس کے حوالے نہیں کیا جائے رام مندر کی تعمیر نہیں کی جاسکتی۔ کیا حکومت اس 2.77 اراضی کے اطراف کی زمین حاصل کر کے وہاں رام مندر تعمیر کر سکے گی۔ کیوں کہ ہندوؤں کا ماننا ہے کہ بابری مسجد کی اصل اراضی ان کی ملکیت کی ہے۔ جب کہ اس اراضی کو چھوڑ کر دیگر زمین دینے مرکزی حکومت کی درخواست سراسر ایک ایسی مجہول کوشش ہے جو عوام کو تاریکی میں رکھ کر 2019 کے عام انتخابات تک ایک موافق بی جے پی ماحول کو گرم کیا جائے۔ اب یہ تو بی جے پی کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی حرکتوں سے قومی پارٹی کے طاقتور موقف کو کھودے گی۔ اس نے ترقیات کے نام پر اور ہندوستانی عوام کو سب کا ساتھ سب کا وکاس کا نعرہ دے کر ووٹ حاصل کرتے ہوئے عوام کے دلوں میں جو مقام بنایا تھا اب اس مقام سے خود ہی اترنے والی حرکتیں کرنی شروع کی ہے۔ بی جے پی کی تازہ حرکتیں انتخابات سے قبل ہی شکست قبول کرنے کی مترادف ہیں۔۔

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

طلاق وخلع کے اسباب اوران کا حل

نکاح انسانی زندگی کا ایک نہایت اہم اور پاکیزہ رشتہ ہے۔ اسلام نے اسے محض دو افراد کے باہمی تعلق کا نام نہیں دیا، بلکہ خاندان، نسل، اخلاق اور معاشرتی استحکام کی بنیاد قرار دیا ہے۔ قرآن مجید نے ازدواجی زندگی کا مقصد سکون، محبت اور رحمت بیان کیا ہے۔ ایک کامیاب گھر وہ ہے جہاں میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے سکون کا ذریعہ بنیں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں، مشکلات میں ساتھ دیں اور اولاد کی اچھی تربیت کریں؛ لیکن جب یہی رشتہ اختلاف، بداعتمادی، ظلم، غصے اور مسلسل کشمکش کا شکار ہوجائے تو گھر کا سکون ختم ہوجاتا ہے اور بالآخر طلاق یا خلع کی نوبت آجاتی ہے۔ طلاق اور خلع اگرچہ اسلام میں جائز ہیں، لیکن انھیں معمولی اختلافات کا فوری حل سمجھنا درست نہیں۔ ہمیں ان کے اسباب پر باریک بینی اور سنجیدگی سے غور کر کے حل تلاش کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ عام طور پر لوگ طلاق کے اسباب میں مرد کی جہالت اور عدم برداشت کو بیان کرتے ہیں، لیکن مشاہدہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں طلاق سے زیادہ خلع ہوتے ہیں، یعنی عورت کے مطالبہ پر علیحدگی ہوتی ہے۔ بہرحال طلاق ہو یا خلع ذیل میں دس اسباب بیان کئے جاتے ہیں جو ذاتی مشاہدہ پر مبنی ہیں۔ طلاق وخلع کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ ہم شادی کے لئے مادی تیاری تو کرتے ہیں، لیکن ازدواجی زندگی کیسے گزاری جائے اس کی تیاری نہیں کرتے ہیں۔ شادی کے لیے لباس، زیورات، دعوت، ہال، کھانے اور دیگر انتظامات پر بہت وقت اور پیسہ صرف کیا جاتا ہے، مگر لڑکے اور لڑکی کو یہ نہیں بتایا جاتا کہ شادی کے بعد عملی زندگی کس طرح چلائی ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے نصابِ تعلیم میں یہ مضمون بھی نہیں ہے اور نہ ہی لیکچر کا کوئی نظم کیا جاتا ہے؛ حالاں کہ انسان اپنی زندگی کا دو تہائی حصہ شوہر یا بیوی کی صورت میں گزارتا ہے۔ نوجوانوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ شادی صرف محبت اور جذبات کا نام نہیں، شادی کوئی عارضی لطف اندوزی (منورنجن) کا نام نہیں ؛ بلکہ اس میں ذمہ داری، قربانی، برداشت، مالی تعاون، باہمی احترام اور مشکلات میں ثابت قدمی ضروری ہے۔ ایک انسان جب دوسرے کو اپنا شریکِ حیات بناتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے قبول کیا تو گویا کہ انھوں نے بہت ساری چیزوں کو بھی ساتھ میں قبول کیا، اگر مرد ہے تو بیوی کے ناز ونخرے کو بھی قبول کیا اور اگر عورت ہے تو شوہر کی نگہبانی میں اپنی زندگی گزارنے کو بھی قبول کیا۔ ایک دوسرے کی اچھی صفات کو قبول کیا اور بری صفات وعادات کو بھی نظر انداز کرنا قبول کیا۔ اس لیے نکاح سے پہلے نوجوانوں کے لیے باقاعدہ تربیتی نشستیں ہونی چاہئیں، جن میں شوہر اور بیوی کے حقوق، مالی معاملات، نفقہ اور زچگی کے اخراجات، شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کے حدود، اختلافات کو حل کرنے کے طریقے، بچوں کی تربیت اور خاندان کے ساتھ تعلقات جیسے موضوعات پر شرعی اور قانونی طور پر گفتگو ہو۔ ازدواجی زندگی میں بہت سے مسائل اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب میاں یا بیوی اپنے شریکِ حیات سے حد سے زیادہ توقعات وابستہ کر لیتے ہیں۔ عورت کو ایسا شوہر چاہیے جو ہر وقت رومانوی ہو، بہت زیادہ کمائے، ہر خواہش پوری کرے، زیادہ سے زیادہ شاپنگ کرائے، دنیا بھر میں ان کو لیکر گھومتا رہے اور کبھی اختلاف بھی نہ کرے اور نہ کوئی پوچھ تاچھ، دوسری طرف شوہر کو توقع ہوتی ہے کہ اس کی بیوی ہر معاملے میں اس کی مرضی کے مطابق چلے، اس کی خدمت میں لگا رہے، سارے گھریلو کام کاج کرے، اسے اچھا کھانا بنا بنا کر کھلاتا رہے، شوہر کے ماں باپ اور اس کے بھائی بہنوں کی بھی خوب خوب خدمت کرے، کبھی اختلاف نہ کرے اور ہر ذمہ داری خاموشی سے ادا کرتی رہے۔ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ہر ایک کی اپنی خواہش ہوتی ہے، اور کوئی ضروری نہیں کہ ہر خواہش پوری ہوجائے، یہ بھی ضروری نہیں کہ دوسرا آپ کی ہر خواہش پوری کرے، شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم بھی ایک حد تک ہے، بیوی کے اخراجات شوہر پر لازم ہیں، لیکن وہ بھی ایک حد تک ہے، سارے حقوق اور ذمہ داریوں کی حد بندی ہے۔ جب آدمی اپنے حدود سے آگے کی سوچتا ہے، خواہش رکھتا ہے، دوسرے سے امید رکھتا ہے، تو پریشانیاں شروع ہونے لگتی ہیں۔ اسلام نے حقوق اور فرائض کو باہم مربوط کیا ہے۔ ایک کامیاب گھر وہ ہے جہاں ہر فرد صرف یہ نہ سوچے کہ مجھے میرا حق مل رہا ہے یا نہیں بلکہ یہ سوچے کہ میں نے اپنی شرعی اور قانونی نیز اخلاقی ذمہ داری نبھائی یا نہیں۔

ہمالیہ میں ایک گلیشیئر کا بڑا حصہ ٹوٹ کر الگ ہوا اور چند ہی گھنٹوں کے اندر اس کے نتیجے میں آنے والے سیلاب نے امیگریشن چیک پوسٹوں، تیرہ بجلی کے منصوبوں اور ہمالیہ کی ایک درجن سے زائد بستیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ نیپال اور تبت میں تقریباً 190 افراد ہلاک، جب کہ تقریباً دو ہزار افراد لاپتا ہیں۔ کیلاش مانسرور کے راستے پر موجود کئی بھارتی یاتریوں کا بھی تاحال کوئی پتا نہیں چل سکا۔ بھارت کے بالائی علاقوں میں 47 خطرناک گلیشیائی جھیلیں موجود ہیں، جن میں سے 25 چین کے اندر واقع ہیں۔ یہ صورتِ حال ایک نہایت اہم سوال ہمارے سامنے رکھتی ہے: آخر اس خطے کو مزید کتنی وارننگز درکار ہیں، اس سے پہلے کہ ایسا مؤثر اور فوری نظام قائم کیا جائے جو گھنٹوں نہیں بلکہ چند منٹوں میں خطرے کی نشاندہی کر کے لوگوں کو بروقت خبردار کر سکے؟۔

انسان اور فطرت کا المیہ (پگھلتے گلیشیئر، اسباب اور تدارک کی راہ)

مسعود محبوب خان (ممبئی)

ہمالیہ میں ایک گلیشیئر کا بڑا حصہ ٹوٹ کر الگ ہوا اور چند ہی گھنٹوں کے اندر اس کے نتیجے میں آنے والے سیلاب نے امیگریشن چیک پوسٹوں، تیرہ بجلی کے منصوبوں اور ہمالیہ کی ایک درجن سے زائد بستیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ نیپال اور تبت میں تقریباً 190 افراد ہلاک، جب کہ تقریباً دو ہزار افراد لاپتا ہیں۔ کیلاش مانسرور کے راستے پر موجود کئی بھارتی یاتریوں کا بھی تاحال کوئی پتا نہیں چل سکا۔ بھارت کے بالائی علاقوں میں 47 خطرناک گلیشیائی جھیلیں موجود ہیں، جن میں سے 25 چین کے اندر واقع ہیں۔ یہ صورتِ حال ایک نہایت اہم سوال ہمارے سامنے رکھتی ہے: آخر اس خطے کو مزید کتنی وارننگز درکار ہیں، اس سے پہلے کہ ایسا مؤثر اور فوری نظام قائم کیا جائے جو گھنٹوں نہیں بلکہ چند منٹوں میں خطرے کی نشاندہی کر کے لوگوں کو بروقت خبردار کر سکے؟۔ یہ واقعہ محض ایک قدرتی آفت نہیں؛ یہ ہمیں انسان اور فطرت کے درمیان بگڑتے ہوئے تعلق کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے۔ قدرت نے انسان اور فطرت کے درمیان ایک نہایت متوازن رشتہ قائم کیا ہے۔ پہاڑ، جنگلات، دریا، سمندر، بارش، برفانی ذخائر اور گلیشیئر بھی یہ سب زمین کے اس عظیم قدرتی نظام کا حصہ ہیں جس پر انسانی زندگی کا انحصار ہے۔ لیکن جب انسان اپنی ضرورت کو لالچ، ترقی کو بے لگام دوڑ اور سہولت کو فطرت پر غلبے کا ذریعہ بنا لیتا ہے تو یہ نازک توازن رفتہ رفتہ بگڑنے لگتا ہے۔ آج پگھلتے اور سکڑتے ہوئے گلیشیئر اسی بگڑتے ہوئے توازن کی ایک خطرناک علامت ہیں۔ گلیشیئرز کا پگھلنا ایک قدرتی عمل ہے، لیکن موجودہ دور میں عالمی درجۂ حرارت میں مسلسل اضافہ اس قدرتی عمل کو غیر معمولی رفتار دے رہا ہے۔ صنعتی سرگرمیاں، کوئلے، تیل اور گیس کا بڑے پیمانے پر استعمال، گاڑیوں اور کارخانوں سے خارج ہونے والی گرین ہاؤس گیسیں، جنگلات کی کٹائی اور بے ہنگم شہری و صنعتی توسیع بھی یہ سب عوامل زمین کے ماحولیاتی نظام پر گہرے اثرات مرتب کر رہے ہیں۔

انسان نے اپنی ترقی کے لیے فطرت سے بے شمار وسائل حاصل کیے، مگر ان وسائل کے تحفظ اور تجدید کی ذمّہ داری کو اسی تناسب سے محسوس نہیں کیا۔ نتیجتاً فضا میں گرمی کو روکنے والی گیسوں کی مقدار میں اضافہ ہوا، عالمی درجۂ حرارت بڑھا اور اس کے اثرات برفانی خطوں تک نمایاں طور پر پہنچنے لگے۔ گلیشیئر محض برف کے پہاڑ نہیں ہوتے؛ یہ قدرت کے عظیم آبی ذخائر ہیں۔ ان سے پگھلنے والا پانی دریاؤں کو زندگی فراہم کرتا، زراعت کو سہارا دیتا اور کروڑوں انسانوں سمیت بے شمار حیوانات کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ پہاڑوں پر جمع یہ برف دراصل آنے والے موسموں اور نسلوں کے لیے پانی کا ایک قدرتی ذخیرہ ہے۔ جب یہ ذخائر تیزی سے سکڑنے لگتے ہیں تو اس کے اثرات صرف برفانی علاقوں تک محدود نہیں رہتے، بلکہ دریاؤں کے بہاؤ، زراعت، آبادیوں اور پورے ماحولیاتی نظام کو متاثر کرتے ہیں۔ اس صورتِ حال کا ایک خطرناک پہلو یہ بھی ہے کہ گلیشیئر کے پگھلنے سے بننے والی یا پھیلنے والی گلیشیائی جھیلیں اچانک پھٹ سکتی ہیں، جن سے آنے والا شدید سیلاب چند ہی گھنٹوں میں وادیوں، پلوں، سڑکوں، بجلی کے منصوبوں اور انسانی آبادیوں کو تباہ کر سکتا ہے۔ یوں جو برف صدیوں تک پانی کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ تھی، وہ بعض حالات میں چند لمحوں کے اندر تباہ کن سیلاب کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پگھلتے ہوئے گلیشیئر کو محض ایک ماحولیاتی تبدیلی سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ پانی، خوراک، زراعت، انسانی آبادی، حیاتیاتی تنوع اور آنے والی نسلوں کے مستقبل سے جڑا ہوا مسئلہ ہے۔ اور شاید سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ کیا ہم فطرت کے ان مسلسل ملنے والے اشاروں کو محض خبروں کی سرخی سمجھ کر نظر انداز کرتے رہیں گے، یا وقت رہتے اپنے طرزِ زندگی، ترقی کے تصور اور زمین کے ساتھ اپنے تعلق پر نظرِ ثانی کریں گے؟

گلیشیئر کے پگھلنے میں انسان کا کتنا ہاتھ ہے؟ یہ سوال محض سائنسی نہیں، اخلاقی بھی ہے۔ انسان نے براہِ راست ہر گلیشیئر کو نہیں پگھلایا، لیکن اس کی صنعتی، معاشی اور طرزِ زندگی کی سرگرمیوں نے اس عالمی ماحولیاتی تبدیلی کو ضرور تیز کیا ہے جس کا اثر برفانی علاقوں تک پہنچ رہا ہے۔

یہ دراصل انسان اور فطرت کے درمیان تعلق کے بحران کی داستان ہے۔ ہم نے فطرت کو ایک امانت سمجھنے کے بجائے ایک بے انتہا وسیلہ سمجھ لیا۔ درخت کاٹا تو دوبارہ لگانے کی فکر کم کی، زمین سے وسائل نکالے تو اس کی تجدید کا خیال نہ رکھا، توانائی استعمال کی تو اس کے ماحولیاتی اثرات کو نظر انداز کیا، اور ترقی کی رفتار بڑھاتے ہوئے یہ بھول گئے کہ زمین کی برداشت کی بھی ایک حد ہے۔

پگھلتے گلیشیئر ہمیں ایک بڑے المیے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ صرف برف کے پگھلنے کا نہیں بلکہ پانی، زراعت، خوراک، انسانی آبادی، حیاتیاتی تنوع اور آنے والی نسلوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ ایک گلیشیئر کا سکڑنا بظاہر کسی دور افتادہ پہاڑی علاقے کا واقعہ محسوس ہو سکتا ہے، لیکن اس کے اثرات بہت دور تک پہنچ سکتے ہیں۔ پانی کے نظام میں تبدیلی سے کسان متاثر ہو سکتے ہیں، دریاؤں کا بہاؤ بدل سکتا ہے، سیلاب اور خشک سالی کے خطرات بڑھ سکتے ہیں اور بالآخر انسان ہی اس ماحولیاتی عدم توازن کی قیمت ادا کرتا ہے۔ اس بحران کا حل صرف حکومتوں یا سائنس دانوں کی ذمّہ داری نہیں۔ حکومت، صنعت، معاشرہ اور فرد بھی سب کو اپنی اپنی سطح پر کردار ادا کرنا ہوگا۔

سب سے پہلے توانائی کے ایسے ذرائع کو فروغ دینا ہوگا جو ماحول پر کم سے کم اثر ڈالیں۔ شمسی اور ہوائی توانائی جیسے صاف ذرائع کی طرف منتقلی، ایندھن کے غیر ضروری استعمال میں کمی اور توانائی کی بچت اس سلسلے میں اہم اقدامات ہیں۔ دوسرا اہم قدم جنگلات کا تحفظ اور بڑے پیمانے پر شجر کاری ہے۔ درخت صرف سایہ اور خوبصورتی نہیں دیتے بلکہ ماحول کے توازن، مٹی کے تحفظ، پانی کے چکر اور حیاتیاتی تنوع میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ تیسرا، شہروں اور صنعتوں کی منصوبہ بندی اس انداز میں ہونی چاہیے کہ ترقی اور ماحول ایک دوسرے کی دشمن نہ بنیں۔ پبلک ٹرانسپورٹ کا فروغ، آلودگی میں کمی، پانی کا محتاط استعمال، فضلے کی مناسب تلفی اور پائیدار تعمیرات اس سمت میں مؤثر قدم ہو سکتے ہیں۔ چوتھا، سب سے اہم کام طرزِ زندگی کی اصلاح ہے۔ ہمیں یہ سوال اپنے آپ سے کرنا ہوگا کہ ہماری ہر ضرورت واقعی ضرورت ہے یا محض خواہش؟ کیا ہم وسائل کو استعمال کرتے ہوئے ان کے ضیاع سے بچ رہے ہیں؟ کیا ہم پانی، بجلی، خوراک اور دیگر نعمتوں کو ذمّہ داری کے ساتھ استعمال کرتے ہیں؟

اسلامی تصورِ حیات میں زمین محض انسان کے استعمال کی چیز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور امانت ہے۔ قرآن انسان کو زمین میں فساد برپا کرنے سے روکتا ہے اور اس کے اندر ایک ذمّہ دارانہ کردار پیدا کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں بھی پانی، درختوں، جانوروں اور ماحول کے ساتھ حسنِ سلوک کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ اس لیے ماحولیاتی بحران کا مقابلہ صرف جدید ٹیکنالوجی سے نہیں بلکہ اخلاقی شعور سے بھی کرنا ہوگا۔ سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ گلیشیئر کیوں پگھل رہے ہیں، لیکن اخلاق ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ انہیں بچانا کیوں ضروری ہے۔ آج پگھلتا ہوا گلیشیئر گویا انسان سے ایک خاموش سوال کر رہا ہے: کیا ترقی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے ہی مستقبل کی بنیادیں کمزور کر دے؟

اگر ہم نے وقت رہتے اپنے طرزِ زندگی، توانائی کے استعمال، صنعتی پالیسیوں اور فطرت کے ساتھ اپنے تعلق پر نظرِ ثانی نہ کی تو آنے والی نسلیں ہمیں اس زمین کے ایسے وارث کے طور پر یاد کریں گی جنہوں نے اپنے آرام کے لیے قدرت کا توازن قربان کر دیا۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم فطرت سے جنگ ختم کریں، زمین کو امانت سمجھیں، وسائل کے استعمال میں اعتدال اختیار کریں اور ترقی کا ایسا راستہ تلاش کریں جس میں انسان بھی محفوظ رہے اور فطرت بھی۔ گلیشیئر کا پگھلنا صرف برف کا پگھلنا نہیں؛ یہ انسان کے اپنے مستقبل کے پگھلنے کی وارننگ ہے۔ ماحولیاتی بحران کے بارے میں اسلام کی رہنمائی نہایت بنیادی اور جامع ہے۔ اسلام نے ماحولیات کو محض ایک سائنسی یا معاشی مسئلہ نہیں سمجھا بلکہ اسے انسان کے اخلاقی اور روحانی رویے سے جوڑا ہے۔ قرآن مجید انسان کو زمین پر ذمّہ دار مخلوق کی حیثیت سے دیکھتا ہے اور اسے اس بات سے روکتا ہے کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت کے نظام میں فساد پیدا کرے۔

قرآن مجید انسان کو زمین کا مالکِ مطلق قرار نہیں دیتا بلکہ اسے اس میں ذمّہ داری کے ساتھ زندگی گزارنے والا قرار دیتا ہے "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں" (البقرۃ: 30)۔ خلافت کا یہ تصور انسان کو اختیار کے ساتھ ذمّہ داری بھی عطا کرتا ہے۔ انسان زمین کے وسائل سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، مگر اسے تباہ کرنے، ضائع کرنے یا آنے والی نسلوں کے حق کو پامال کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن انسان کو متنبہ کرتا ہے "اور زمین کی اصلاح کے بعد اس میں فساد برپا نہ کرو" (الأعراف: 56)۔ آج جنگلات کی بے دریغ کٹائی، دریاؤں اور سمندروں کی آلودگی، فضائی آلودگی اور عالمی حدت جیسے مسائل کو اسی وسیع قرآنی اصول کی روشنی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید ایک نہایت معنی خیز حقیقت بیان کرتا ہے "خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہو گیا، لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سبب" (الروم: 41)۔ یہ آیت موجودہ ماحولیاتی بحران کے لیے ایک گہری اخلاقی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ انسان کے اعمال کے نتائج صرف انسان تک محدود نہیں رہتے؛ ان کے اثرات زمین، پانی، ہوا، حیوانات اور پورے ماحولیاتی نظام تک پہنچتے ہیں۔ پگھلتے ہوئے گلیشیئر بھی ہمیں اسی حقیقت کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ انسانی سرگرمیوں کے اثرات بسا اوقات وہاں بھی پہنچ جاتے ہیں جہاں انسان کی براہِ راست موجودگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اعتدال بنیادی اصول ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے "کھاؤ اور پیو، مگر اسراف نہ کرو" (الأعراف: 31)۔ اسراف صرف کھانے پینے تک محدود نہیں۔ اسلامی اخلاق کا یہ اصول زندگی کے ہر شعبے پر لاگو ہوتا ہے۔ پانی، بجلی، ایندھن، خوراک اور قدرتی وسائل کا بے جا استعمال بھی اسی عمومی اخلاقی اصول کے خلاف ہے۔ آج جب دنیا وسائل کے بے تحاشا استعمال، ضرورت سے زیادہ پیداوار اور صارفیت کے بحران سے دوچار ہے، اسلام کا اعتدال اور عدمِ اسراف کا تصور ایک اہم ماحولیاتی اصول بن کر سامنے آتا ہے۔

پانی انسانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے۔ قرآن مجید پانی کو زندگی کی بنیاد قرار دیتا ہے "اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے زندہ کیا" (الأنبیاء: 30)۔ گلیشیئرز کا ایک اہم کردار دنیا کے آبی نظام سے وابستہ ہے۔ ان کا پگھلنا ہمیں پانی کی قدر اور اس کے محتاط استعمال کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی کے استعمال میں بھی اسراف سے منع فرمایا۔ احادیث میں وضو کے دوران پانی کے غیر ضروری استعمال سے بچنے کی تعلیم ملتی ہے، یہاں تک کہ بہتے ہوئے پانی کے قریب بھی اسراف سے منع کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے نزدیک پانی کا احترام صرف ضرورت کے وقت نہیں بلکہ ہر حال میں مطلوب ہے۔ اسلام نے شجر کاری کو بھی محض معاشی یا ماحولیاتی سرگرمی نہیں سمجھا بلکہ اسے اجر و ثواب کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی بوتا ہے اور اس سے انسان، پرندہ یا جانور کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ (صحیح البخاری، صحیح مسلم)۔ یہ تعلیم انسان کو فطرت کے ساتھ دینے والے تعلق کی طرف لے جاتی ہے۔ ہم زمین سے مسلسل لیتے رہیں اور کچھ واپس نہ کریں، یہ اسلامی مزاج نہیں۔ ایک درخت لگانا بظاہر معمولی عمل ہے، لیکن اس میں انسان، حیوان اور آنے والی نسلوں کے لیے خیر کا پہلو موجود ہے۔ اسلامی ماحولیاتی تصور صرف انسانوں تک محدود نہیں۔ قرآن مجید جانوروں کو بھی باقاعدہ امتیں قرار دیتا ہے "زمین میں چلنے والا کوئی جانور اور اپنے پروں سے اڑنے والا کوئی پرندہ ایسا نہیں جو تمہاری ہی طرح کی امتیں نہ ہوں" (الأنعام: 38)۔ اس تصور کے نتیجے میں حیوانات، پرندوں اور دیگر جانداروں کے ساتھ رحم و شفقت اور ان کے مسکن کے تحفظ کی ذمّہ داری پیدا ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا بنیادی وصف ہی رحمت ہے "اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے" (الأنبیاء: 107)۔ یہ رحمت صرف انسانوں کے لیے نہیں بلکہ تمام عالم کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب دی، انہیں بلاوجہ تکلیف پہنچانے سے روکا اور درختوں کو نقصان پہنچانے سے متعلق بھی ہدایات دیں۔ چنانچہ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ماحول کے تحفظ کو رحمتِ عالم ﷺ کے وسیع تر پیغام کا حصہ سمجھا جا سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آج ہماری ماحولیاتی ذمّہ داری چند بنیادی اصولوں میں سمٹ سکتی ہے: زمین کو امانت سمجھیں، بے لگام ملکیت نہیں۔ پانی، بجلی، خوراک اور قدرتی وسائل کے استعمال میں اسراف سے بچیں۔ شجر کاری اور جنگلات کے تحفظ کو اجتماعی ذمّہ داری سمجھیں۔ فضائی، آبی اور زمینی آلودگی کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ جانوروں اور دیگر جانداروں کے ساتھ رحم کا معاملہ کریں۔ ایسی ترقی کی حمایت کریں جو ماحول اور آنے والی نسلوں کے حقوق کو پامال نہ کرے۔ اپنی ضرورت اور خواہش کے درمیان فرق سمجھیں اور صارفیت کی اندھی دوڑ سے بچیں۔ ماحولیاتی شعور کو دینی تربیت، تعلیم اور معاشرتی زندگی کا حصہ بنائیں۔

پگھلتے ہوئے گلیشیئر دراصل ہمارے سامنے ایک ایسا آئینہ ہیں جس میں انسان اپنی تہذیبی ترجیحات دیکھ سکتا ہے۔ سوال صرف یہ نہیں کہ برف کیوں پگھل رہی ہے؛ اصل سوال یہ ہے کہ ہماری زندگی کا وہ کون سا انداز ہے جس نے زمین کے قدرتی توازن کو اس مقام تک پہنچا دیا ہے؟ اسلام انسان کو ترقی سے نہیں روکتا، بلکہ ایسی ترقی چاہتا ہے جو عدل، اعتدال اور ذمّہ داری کے ساتھ ہو۔ اسلام وسائل کے استعمال سے منع نہیں کرتا، بلکہ اسراف اور فساد سے روکتا ہے۔ اسلام زمین سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے، مگر زمین کو تباہ کرنے کی نہیں۔ لہٰذا آج ماحولیاتی بحران کے مقابلے میں ہمیں صرف نئی ٹیکنالوجی نہیں، بلکہ نیا اخلاقی شعور بھی درکار ہے۔ سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ گلیشیئر کیوں پگھل رہے ہیں؛ اسلام ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ زمین کی حفاظت ہماری ذمّہ داری کیوں ہے۔ اگر زمین امانت ہے تو اس کی حفاظت عبادت کا اخلاقی تقاضا ہے، اگر پانی نعمت ہے تو اس کا ضیاع ناشکری ہے، اگر درخت اللہ کی مخلوق ہیں تو ان کی حفاظت رحمت ہے، اور اگر آنے والی نسلوں کا بھی اس زمین پر حق ہے تو آج کا بے اعتدال طرزِ زندگی ان کے حق میں ناانصافی ہے۔ زمین ہماری جاگیر نہیں؛ اللہ کی امانت ہے۔ اور امانت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے اپنے بعد پہلے سے بہتر حالت میں چھوڑا جائے۔

شریعت کی روشنی میں وراثت کے تنازع کا عادلانہ تصفیہ

مفتی اشفاق قاضی

انسان اپنی پوری زندگی جس مال و متاع کو اپنے لیے باعثِ اطمینان سمجھ کر جمع کرتا ہے، اکثر اس کی وفات کے بعد وہی مال اس کے وارثوں کے لیے اختلاف، کشمکش اور آزمائش کا سبب بن جاتا ہے، ایسے موقع پر انسان کی نیت، اس کا انصاف، اس کا ایثار اور اس کا خوفِ خدا سب کا امتحان ہوتا ہے، تاریخ کے اوراق ایسے المیوں سے بھرے پڑے ہیں جہاں کل تک ایک ہی آنگن میں پلنے والے بہن بھائی، وراثت کی ایک لکیر کھنچتے ہی ایک دوسرے کے لیے اجنبی بن گئے، لوگ اکثر یہ بھول جاتے ہیں کہ اینٹ، پتھر، دکان اور مکان انسان کے ساتھ قبر کی تاریکی میں نہیں جاتے، مگر جائیداد کی ہوس میں کیے گئے ظلم اور قطع رحمی کے گناہ آخرت تک اس کا تعاقب کرتے ہیں، ربِ کریم نے اسی لیے میراث کے احکام کلامِ پاک میں خود متعین فرمائے تاکہ بندہ اپنے جذبات اور دنیاوی مفادات کے بجائے اپنے خالق کے فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے، لیکن جب ان احکام سے ناواقفیت یا اپنی بات پر اصرار، ضد اور انا کی روش اپنائی جاتی ہے تو وہی گھر جو کبھی الفت کا گہوارہ تھا، بدگمانی اور ذہنی اذیت کا مرکز بن جاتا ہے، ممبئی کے تاریخی علاقے ناگپاڑہ میں پیش آنے والا یہ سچا واقعہ اس حقیقت کا روشن ثبوت ہے کہ جب پیچیدہ ترین خاندانی معاملات میں شریعتِ اسلامیہ کی رہنمائی اختیار کی جائے تو بگڑتے ہوئے حالات بھی سنور سکتے ہیں، خاندان کے ایک نوجوان، محمد مجتبیٰ (فرضی نام)، ایک دیندار، خداترس اور ذمہ دار نوجوان ہیں، وہ اپنی اہلیہ، تین بچوں اور والد و والدہ کے ساتھ ایک ہی مکان میں سکونت پذیر تھے، مجتبیٰ نے اپنی جوانی کے ایام یعنی ۲۵ سال کی عمر سے ہی والد صاحب کے ساتھ دکان کے پورے نظام کو سنبھال رکھا تھا اور پچھلے ۱۰-۸ سالوں سے وہ تنِ تنہا کاروبار کو کامیابی سے چلا رہے تھے، ۱۷ اکتوبر ۲۰۲۰ء کو اچانک والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا، چونکہ والد صاحب کو کوئی طویل اور شدید بیماری لاحق نہیں تھی، اس لیے اس ناگہانی صدمے نے پورے گھر کو ہلا کر رکھ دیا، والد کی وفات کے بعد جب ترکے کی تقسیم کا مرحلہ آیا تو معلوم ہوا کہ

مرحوم اپنے پیچھے متفرق قسم کی جائیدادیں چھوڑ گئے ہیں، ورثاء میں بیوہ والدہ، اکلوتا بیٹا (مجتبیٰ) اور تین شادی شدہ بہنیں شامل تھیں، بعض فطری جذبات، مختلف آراء اور اپنے اپنے حقوق کے تصور کی وجہ سے خاندان میں ذہنی خلجان اور کشیدگی پیدا ہونے لگی، خاندانی معاملات میں بعض اوقات جذباتی وابستگیاں اور باہمی غلط فہمیاں ایسی صورت اختیار کر لیتی ہیں کہ معمولی اختلاف بھی بڑا مسئلہ بن جاتا ہے، ایسے حالات میں تحمل، وسعتِ ظرفی اور شریعت کی رہنمائی ہی خاندانوں کو ٹوٹنے سے بچاتی ہے، جب اس صورتِ حال کو سلجھانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو محمد مجتبیٰ نے جامع مسجد بمبئی کا رخ کیا، ۲۹ جنوری ۲۰۲۱ء کو وہ جامع مسجد تشریف لائے اور اپنے خاندانی حالات اور جائیداد کی مکمل تفصیلات پیش کرتے ہوئے شریعت کے مطابق حل کے طالب ہوئے، ان کے والد صاحب کے ترکے کی تفصیلات کا جائزہ لیا گیا تو (۱) بلڈنگ کی ری ڈیولپمنٹ میں ملنے والے دو مشترکہ فلیٹس (فلیٹ نمبر ۵۰۱ اور ۵۰۲ ون بیڈروم کچن) جنہیں جوڑ کر ایک بڑا مکان بنایا گیا تھا اور اسی میں پورا خاندان رہائش پذیر تھا، مارکیٹ کے اعتبار سے ان دونوں کی کل قیمت تقریباً ڈیڑھ کروڑ (۷۵-۷۵ لاکھ روپے فی فلیٹ) تھی (۲) کرافورڈ مارکیٹ کی ایک اہم تجارتی دکان، جس کی قیمت تقریباً ایک کروڑ روپے تھی، (۳) دو چھوٹی چھوٹی کھولیاں ایک ۱۸ لاکھ اور دوسری ۲۰ لاکھ روپے مالیت کی جائیدادیں سامنے آئیں، اس طرح تمام جائیدادوں کا مجموعی تخمینہ تقریباً تین سے سوا تین کروڑ روپے بنتا تھا، لیکن جائیدادوں کے کاغذات پر درج ناموں میں کچھ انتشار تھا، تجارتی دکان والد اور والدہ دونوں کے نام پر تھی؛ فلیٹس میں سے ایک فلیٹ والدہ کے نام اور دوسرا والد کے نام تھا؛ جبکہ دونوں کھولیوں میں سے ایک ایک بہن کے نام اور دوسری کھولی والدہ و دوسری بہن کے نام درج تھی، جبکہ تیسری بہن کے نام پر بظاہر کچھ نہ تھا، دارالافتاء والارشاد میں اس تصفیے کے لیے چار تفصیلی مجالس منعقد ہوئیں، پہلی مجلس ۲۹ جنوری ۲۰۲۱ء، دوسری مجلس ۱۸ جون ۲۰۲۱ء (بعد نمازِ عصر)، تیسری مجلس ۷ جولائی ۲۰۲۱ء (بروز بدھ) اور چوتھی و آخری مجلس ۱۱ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو ہوئی، پہلی نشست میں فریقین کو شرعی تناسب واضح کیا گیا کہ قرآنی اصولِ میراث کے مطابق کہ بیوہ (والدہ) کا حصہ: کل ترکے کا ۱/۸ (ساڑھے بارہ فیصد تقریباً ۴۰ لاکھ)، بقیہ ۸۷.۵ فیصد حصہ اولاد کا 'لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ' کے مطابق تقسیم ہوگا، بیٹا مجتبیٰ ۳۵ فیصد (تقریباً ۱ کروڑ روپے سے زائد) اور تینوں بہنیں: ۱۷.۵ فیصد فی کس (تقریباً ۶۰-۷۰ لاکھ روپے فی کس) کی حقدار ہوں گی، وارثین کو یہ سمجھایا کہ اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ صلہ رحمی اور باہمی رضامندی اصل روح ہے، چنانچہ چاروں مجالس کی مسلسل محنت کے بعد درج ذیل عادلانہ اور حکیمانہ حل پر سب کا اتفاق ہوا کہ مجتبیٰ ۲۵ سال کی عمر سے اس دکان پر محنت کر رہے تھے اور وہی کاروبار کے سنبھالنے والے تھے، اس لیے تجارتی دکان مکمل طور پر ان کے اختیار اور ملکیت میں دے دی گئی، دونوں فلیٹس میں سے ایک فلیٹ دو بہنوں کو مشترکہ طور پر دے دیا گیا، چونکہ اس فلیٹ کی قیمت ان کے متعین شرعی حصے سے کچھ بڑھ رہی تھی، اس لیے انہوں نے خوش دلی سے اضافی رقم اپنی تیسری بہن کو نقد صورت میں دی، ساتھ ہی چھوٹے کمروں (کھولیوں) کی ترتیب اس طرح بنائی گئی کہ تیسری بہن کو ایک کھولی بھی دی گئی، یوں تینوں بہنوں کا بالترتیب ۶۰-۷۰ لاکھ کا حصہ بلا نزاع مکمل ہو گیا، دوسرا فلیٹ (مالیت ۷۵ لاکھ) آدھا بیٹے (مجتبیٰ) اور آدھا والدہ کے حصے میں آیا۔

غزل

ابتدائے عشق ہے لطف شباب آنے کو ہے
صبر رخصت ہو رہا ہے اضطراب آنے کو ہے
قبر پر کس شان سے وہ بے نقاب آنے کو ہے
آفتاب صبح محشر ہم رکاب آنے کو ہے
مجھ تک اس محفل میں پھر جام شراب آنے کو ہے
عمر رفتہ پلٹی آتی ہے شباب آنے کو ہے
ہائے کیسی کشمکش ہے یاس بھی ہے آس بھی
دم نکل جانے کو ہے خط کا جواب آنے کو ہے
خط کے پرزے نامہ بر کی لاش کے ہم راہ ہیں
کس ڈھٹائی سے مرے خط کا جواب آنے کو ہے
ناامیدی موت سے کہتی ہے اپنا کام کر
آس کہتی ہے ٹھہر خط کا جواب آنے کو ہے
روح گھبرائی ہوئی پھرتی ہے میری لاش پر
کیا جنازے پر میرے خط کا جواب آنے کو ہے
بھر کے ساقی جام مے اک اور لا اور جلد لا
ان نشیلی انکھڑیوں میں پھر حجاب آنے کو ہے
خانۂ تصویر میں آنے کو ہے تصویر یار
آئنے میں قد آدم آفتاب آنے کو ہے

فانی بدایونی

حجاب: ایک لفظ، کئی معنی

مولانا قاری اسحاق گورا

حجاب! بظاہر ایک مختصر سا لفظ، مگر اپنے اندر معانی کی ایک پوری دنیا سمیٹے ہوئے ہے۔ حجاب کہا جائے تو صرف ایک کپڑا ذہن میں نہیں آتا، بلکہ حیا، وقار، عزت، حرمت، حفاظت، شناخت اور اطاعت جیسے کئی مفاہیم ایک ساتھ سامنے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حجاب کو محض لباس کا مسئلہ سمجھ لینا اس کے حقیقی مفہوم کو محدود کر دینا ہے۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ کے حالیہ فیصلے کے بعد اسکول میں حجاب پہننے کا مسئلہ ایک مرتبہ پھر زیرِ بحث ہے۔ ایک مسلمان طالبہ نے اسکول یونیفارم کے ساتھ سر پر اسکارف پہننے کی اجازت طلب کی، تاہم عدالت نے اسکول کے مقررہ ڈریس کوڈ، یکسانیت، نظم و ضبط اور تعلیمی ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے درخواست مسترد کر دی۔ عدالت کے فیصلے کے قانونی پہلو اپنی جگہ ہیں، لیکن اس موقع پر ایک بنیادی سوال بہرحال اہم ہے کہ اسلام میں عورت اور پردے کا تعلق کیا ہے؟ اس سوال کا جواب عدالت کے فیصلے سے نہیں بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں تلاش کیا جانا چاہیے۔ اسلام نے عورت کو محض ایک جسم یا ایک ظاہری وجود کی حیثیت سے نہیں دیکھا، بلکہ اسے ایک مکمل انسان، ایک باوقار شخصیت اور ایک ذمہ دار فرد کی حیثیت عطا کی۔ بیٹی کو رحمت، بہن کو عزت، بیوی کو سکون اور ماں کو ایسا مقام دیا جس کی مثال دنیا کے کسی دوسرے تصور میں آسانی سے نہیں ملتی۔ ایک ہی عورت، مگر رشتے بدلتے گئے اور اس کے احترام کے عنوان بدلتے گئے۔ بیٹی ہوئی تو رحمت، بہن ہوئی تو عزت، بیوی ہوئی تو سکون، ماں ہوئی تو جنت۔ یہی اسلام کا وہ زاویۂ نگاہ ہے جس میں عورت کی قدر صرف اس کے ظاہری حسن سے نہیں، بلکہ اس کی انسانیت، شخصیت، کردار اور رشتوں سے متعین ہوتی ہے۔ جب اسلام نے عورت کو اتنی عزت اور حرمت عطا کی تو اس کی عصمت و عفت، اس کے لباس اور اس کی زینت کے بارے میں بھی حدود مقرر کیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حجاب کا تصور سامنے آتا ہے۔ دنیا کا ایک معروف اصول ہے کہ جس چیز کی قدر زیادہ ہو، اس کی حفاظت بھی زیادہ کی جاتی ہے۔ قیمتی چیز کو بے احتیاطی سے نہیں رکھا جاتا۔ موتی کو سیپ میں، سونے کو تجوری میں اور امانت کو حفاظت کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ یہ مثال عورت کو کسی شے یا سامان سے تشبیہ دینے کے لیے نہیں، بلکہ قدر اور حفاظت کے باہمی تعلق کو سمجھانے کے لیے ہے۔ عورت ایک باعزت انسان ہے، کوئی چیز نہیں؛ لیکن اسلام نے اس کی حرمت کی حفاظت کے لیے جو اصول دیے، ان میں پردہ بھی ایک اہم اصول ہے۔ اس لیے پردے کو صرف یہ کہہ کر نہیں سمجھا جا سکتا کہ یہ عورت کو چھپانے کا نام ہے۔ پردہ چھپانا نہیں، بچانا ہے۔ پردہ روکنا نہیں، حد بتانا ہے۔ پردہ کمزوری نہیں، وقار ہے۔ پردہ محرومی نہیں، حرمت ہے۔ حجاب کا یہ مفہوم اس وقت مزید واضح ہوتا ہے جب قرآن مجید کی ان آیات کو سامنے رکھا جائے جن میں مومن مردوں اور عورتوں دونوں کو حیا اور پاک دامنی کی تعلیم دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے مومن مردوں کو حکم دیا: "مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔" (سورۃ النور: 30) اس کے بعد مومن عورتوں کو بھی نگاہیں نیچی رکھنے، پاک دامنی کی حفاظت کرنے اور اپنی زینت کے اظہار سے احتیاط کرنے کی ہدایت دی گئی۔ (سورۃ النور: 31) اس ترتیب میں بھی ایک سبق پوشیدہ ہے۔ اسلام نے عورت کے لباس کی بات کرنے سے پہلے مرد کی نگاہ کی بات کی۔ گویا اسلامی معاشرے میں حیا کی ذمہ داری یک طرفہ نہیں۔ عورت کے لیے حجاب ہے تو مرد کے لیے نگاہ کا حجاب ہے۔ عورت کے لیے لباس کی حدود ہیں تو مرد کے لیے نظر کی حدود ہیں۔ عورت سے پاکیزگی مطلوب ہے تو مرد سے بھی پاکیزگی مطلوب ہے۔ حجاب کا سب سے بڑا مفہوم شاید یہی ہے کہ اسے صرف لباس نہ سمجھا جائے۔ حجاب لباس بھی ہے اور حیا بھی۔ حجاب پردہ بھی ہے اور حد بھی۔ حجاب شناخت بھی ہے اور اطاعت بھی۔ حجاب جسم کی حفاظت بھی ہے اور کردار کی تربیت بھی۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حیا ایمان کا حصہ ہے۔" حیا وہ کیفیت ہے جو انسان کو صرف لوگوں سے نہیں بلکہ اپنے رب سے بھی باخبر رکھتی ہے۔ حیا یہ ہے کہ انسان تنہائی میں بھی اپنی حدود نہ بھولے۔ حیا یہ ہے کہ نگاہ کے سامنے سب کچھ موجود ہو، مگر نگاہ اپنی جگہ رک جائے۔ حیا یہ ہے کہ زبان میں قدرت ہو، مگر الفاظ میں شائستگی باقی رہے۔ یہی حیا جب لباس میں ظاہر ہوتی ہے تو حجاب بن جاتی ہے، اور جب کردار میں اترتی ہے تو وقار بن جاتی ہے۔ حجاب کے بارے میں ایک عام اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ پردہ عورت کو تعلیم اور ترقی سے دور کر دیتا ہے۔ اسلام کی تاریخ اس تصور کی تائید نہیں کرتی۔ اسلام نے عورت کو علم سے محروم نہیں کیا۔ مسلمان خواتین نے حدیث، فقہ، تعلیم اور مختلف علمی شعبوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اسلام نے عورت کی صلاحیت کو ختم نہیں کیا، بلکہ اسے حیا اور وقار کے ساتھ استعمال کرنے کی تعلیم دی۔ لہٰذا حجاب اور تعلیم کو ایک دوسرے کا مخالف بنانا درست نہیں۔ تعلیم بھی ہو اور حجاب بھی۔ ترقی بھی ہو اور حیا بھی۔ اعتماد بھی ہو اور وقار بھی۔ صلاحیت بھی ہو اور شریعت کی پاسداری بھی۔ ایک مسلمان عورت ڈاکٹر، استاد، وکیل، محقق یا کسی بھی جائز شعبے میں اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر سکتی ہے، اور ساتھ ہی اپنے دینی اصولوں کی پابندی بھی کر سکتی ہے۔ تعلیمی اداروں کے اپنے اصول اور ضابطے ہوتے ہیں۔ نظم و ضبط اور ادارے کی شناخت کے لیے یونیفارم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ایک متنوع معاشرے میں یہ سوال بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ کیا ادارہ جاتی نظم کے ساتھ مذہبی حساسیت کے لیے مناسب گنجائش پیدا نہیں کی جا سکتی؟ یکسانیت ضروری ہو سکتی ہے، لیکن یک رنگی ضروری نہیں۔ نظم ضروری ہے، مگر گنجائش بھی تہذیب کا حصہ ہے۔ قانون ضروری ہے، مگر احترام بھی معاشرے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی طالبہ اسکول کی بنیادی یونیفارم کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق سر ڈھانپنا چاہتی ہے تو ممکن ہو تو ایسا راستہ تلاش کیا جانا چاہیے جس میں ادارے کا نظم بھی برقرار رہے اور طالبہ کے مذہبی احساسات بھی غیر ضروری طور پر مجروح نہ ہوں۔ یہ معاملہ صرف ایک طالبہ کا نہیں، بلکہ ایک ایسے معاشرے کے مزاج کا بھی ہے جہاں مختلف مذاہب، تہذیبوں اور عقائد رکھنے والے لوگ ایک ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ یہاں ایک بنیادی فرق کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ عدالت کسی معاملے کا فیصلہ ملک کے نافذ قوانین اور اپنے سامنے پیش کیے گئے شواہد کی بنیاد پر کرتی ہے۔ جبکہ ایک مسلمان اپنے دینی احکام کا بنیادی ماخذ قرآن و سنت کو سمجھتا ہے۔ اس لیے کسی عدالتی فیصلے سے اسلام میں حجاب کی دینی حیثیت ختم نہیں ہو جاتی - اسی طرح عدالت کے فیصلے سے اختلاف کا مطلب یہ بھی نہیں کہ مسلمان اشتعال، نفرت یا تصادم کا راستہ اختیار کریں۔ دینی موقف کو دلیل، علم، قانون، حکمت اور شائستگی کے ساتھ پیش کیا جانا چاہیے۔ حجاب کے اس پورے مباحثے میں شاید سب سے اہم سوال عدالت یا اسکول سے پہلے ہمارے اپنے گھروں سے ہونا چاہیے۔ ہم اپنی بیٹیوں کو حجاب کیوں سکھاتے ہیں؟ اگر صرف اس لیے کہ معاشرہ کیا کہے گا، تو ہم نے حجاب کی روح نہیں سمجھی۔ اگر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، تو یہ اطاعت ہے۔ اگر اس کے ساتھ یہ شعور بھی ہو کہ حجاب میری حیا، میرے وقار اور میری دینی شناخت کا حصہ ہے، تو یہ شعور ہے۔ اور اگر حجاب کے ساتھ زبان میں پاکیزگی، نگاہ میں حیا، معاملات میں دیانت اور کردار میں شرافت بھی پیدا ہو جائے تو یہی حجاب کی روح ہے۔ ہمیں اپنی بیٹیوں کو صرف پردہ نہیں سکھانا؛ پردے کا مقصد بھی سمجھانا ہے۔ صرف دوپٹہ نہیں دینا؛ دین کا شعور بھی دینا ہے۔ صرف لباس نہیں دینا؛ کردار بھی دینا ہے۔ اور بیٹوں کو صرف یہ نہیں کہنا کہ لڑکیاں پردہ کریں؛ انہیں یہ بھی سکھانا ہے کہ تم اپنی نگاہ کا پردہ کرو۔ کیونکہ جس معاشرے میں عورت سے حیا مانگی جائے اور مرد کو نگاہ کی آزادی دے دی جائے، وہاں حیا کا تصور ادھورا رہ جاتا ہے۔ حجاب کی حقیقت کپڑے سے شروع ہو سکتی ہے، مگر کپڑے پر ختم نہیں ہوتی۔ یہ نگاہ تک جاتی ہے۔ یہ گفتگو تک جاتی ہے۔ یہ کردار تک جاتی ہے۔ یہ نیت تک جاتی ہے۔ اور بالآخر یہ انسان کے دل تک پہنچتی ہے۔ اسی لیے حجاب کو صرف ایک ظاہری علامت سمجھنا بھی درست نہیں اور اسے صرف ایک ظاہری پابندی سمجھنا بھی۔ حجاب اس احساس کا نام ہے کہ میں آزاد ضرور ہوں، مگر بے حد نہیں؛ میں بااختیار ضرور ہوں، مگر بے جواب دہ نہیں؛ میں دنیا میں رہتی ہوں، مگر اپنے رب کی حدود سے باہر نہیں۔ عورت کے لیے حجاب دراصل اس بات کا اعلان بھی ہو سکتا ہے کہ میری شناخت صرف میری ظاہری شکل نہیں۔ میری پہچان میرا ایمان ہے۔ میرا کردار ہے۔ میری حیا ہے۔ میرا وقار ہے۔ میری شخصیت ہے۔ اور میرے رب کے ساتھ میرا تعلق ہے۔ آخر میں حجاب کو اگر ایک جملے میں سمجھنا ہو تو شاید یوں کہا جا سکتا ہے۔

حدبندی پر کانگریس صدر نے پھر وزیراعظم مودی کو لکھا خط

آل پارٹی میٹنگ بلانے کا مطالبہ، کھڑگے نے خط میں لکھا کہ آئندہ ۲۵ سال تک لوک سبھا کی موجودہ رکن کی تعداد ۵۴۳ برقرار رکھی جائے۔ ۲۰۲۹ کے لوک سبھا انتخاب سے خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن نافذ کیا جائے۔"

کھڑگے نے خط میں لکھا کہ آئندہ 25 سال تک لوک سبھا کی موجودہ رکن کی تعداد 543 برقرار رکھی جائے۔ 2029 کے لوک سبھا انتخاب سے خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن نافذ کیا جائے۔'' کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے حد بندی کے معاملے کو لے کر وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک بار پھر خط لکھا ہے۔ کانگریس صدر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر خط کی کاپی شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ''میں نے وزیر اعظم مودی کو حد بندی، پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے اختتام میں تاخیر، اور گزشتہ شام مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کی جانب سے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں بتائے گئے ممکنہ خصوصی اجلاس کے بارے میں خط لکھا ہے۔'' کھڑگے نے خط میں لکھا کہ ''میں نے گزشتہ بار آپ کو 16 جولائی کو خط لکھ کر درخواست کی تھی کہ حد بندی کے لیے حکومت کی تجاویز پر تبادلۂ خیال کرنے کے لیے آل پارٹی میٹنگ بلائی جائے۔ میں نے یہ بھی درخواست کی تھی کہ پارلیمنٹ کے کسی خصوصی اجلاس میں ان تجاویز کو پیش کرنے سے پہلے، تمام سیاسی پارٹیوں کو ان کا تفصیل سے مطالعہ کرنے کے لیے کافی وقت دیا جائے۔ میں اب اس درخواست کو دوہرانے کے لیے لکھ رہا ہوں کیونکہ مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور نے کل رات ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں عوامی طور پر کہا ہے کہ پارلیمنٹ کا ایسا خصوصی اجلاس بلایا جاسکتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے مانسون اجلاس کے اختتام میں مسلسل تاخیر ہورہی ہے۔" وزیر اعظم نریندر مودی کو لکھے گئے خط میں ملکارجن کھڑگے نے کانگریس کا موقف واضح کرتے ہوئے 3 مطالبات رکھے۔ پہلا مطالبہ یہ ہے کہ آئندہ 25 سال تک لوک سبھا کی موجودہ رکن کی تعداد 543 برقرار رکھی جائے۔ دوسرا یہ کہ آئندہ 25 سال تک لوک سبھا میں ریاستوں کے مطابق موجودہ نمائندگی یعنی سیٹوں کی تعداد برقرار رکھی جائے۔ تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ 2029 کے لوک سبھا انتخاب سے خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن نافذ کیا جائے۔ ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم نریندر مودی سے اپیل کی کہ مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کے اشارے کے مطابق آگے بڑھنے سے پہلے میں آپ سے اپنی سابقہ درخواست ایک بار پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ ''حد بندی سے متعلق حکومت کے ذہن میں موجود تمام تجاویز پر بات چیت کے لیے تمام پارٹیوں کا ایک اجلاس بلایا جائے۔ تمام سیاسی پارٹیوں اور ریاستی حکومتوں کو ایسی تجاویز کا مطالعہ کرنے کے لیے کافی وقت دیا جائے۔'' خط کے آخر میں کانگریس صدر نے لکھا کہ ''یہ ملک کے لیے بہت اہم معاملہ ہے۔ براہ کرم 16 اور 17 اپریل 2026 کو کی گئی کوشش کی طرح اسے دوبارہ زبردستی مسلط کرنے کی کوشش نہ کریں۔'' قابل ذکر ہے کہ حد بندی کا معاملہ جنوبی ریاستوں میں کافی حساس مانا جا رہا ہے۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ آبادی کی بنیاد پر حد بندی ہونے سے جنوبی ریاستوں کی نمائندگی کم ہو جائے گی، جنہوں نے آبادی پر قابو پانے کے معاملے میں بہتر کام کیا ہے۔ کانگریس مسلسل آل پارٹی میٹنگ بلانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔

سبھاش چندرا قرض معاملہ: راہل گاندھی کا مودی حکومت پر حملہ

کہا۔'چنندہ متروں کے لیے بینک کا پیسہ نجی ملکیت

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی نے زی گروپ کے بانی سبھاش چندرا کے ذاتی دیوالیہ پن کے معاملے میں نیشنل کمپنی لاٹریبونل یعنی این سی ایل ٹی کی جانب سے منظور کیے گئے ادائیگی منصوبے کو لے کر مودی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ملک میں عام لوگوں اور چند ارب پتیوں کے لیے الگ الگ نظام قائم کیے گئے ہیں۔ راہل گاندھی نے جمعرات کو ایکس پر کی گئی اپنی پوسٹ میں این سی ایل ٹی کو طنزیہ انداز میں 'نیتا۔کمپنی لوٹ ٹریبونل' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی کسان 50 ہزار روپے ادا نہ کر پائے تو اس کی زمین نیلام ہوجاتی ہے، جبکہ کوئی تنخواہ دار شخص ایک قسط ادا نہ کر سکے تو بینک کے اہلکار اس کے گھر پہنچ جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غریب طلبہ کو تعلیم کے لیے قرض تک نہیں ملتا۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ چنندہ متروں (منتخب دوستوں) کے لیے بینک کا پیسہ نجی ملکیت کی طرح ہے، کتنا بھی نکالو اور جو مرضی چکاؤ۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مودی حکومت نے ملک میں دو نظام بنا رکھے ہیں، ایک چند ارب پتیوں کے لیے اور دوسرا باقی سب کے لیے۔ راہل گاندھی کا یہ حملہ این سی ایل ٹی کی جانب سے سبھاش چندرا کے ذاتی دیوالیہ پن کے معاملے میں پیش کیے گئے ادائیگی منصوبے کو منظوری دیے جانے کے بعد سامنے آیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت قرض دہندگان کے تقریباً 22 ہزار 6 کروڑ روپے کے تسلیم شدہ دعووں کے مقابلے میں صرف 5.6 کروڑ روپے ادا کیے جائیں گے۔ اس طرح قرض دہندگان کو تقریباً 99.97 فیصد رقم سے محروم ہونا پڑے گا۔ این سی ایل ٹی نے یہ منصوبہ قرض دہندگان کی 81.80 فیصد ووٹنگ حمایت کے بعد منظور کیا۔ ٹریبونل کے تیسرے رکن نیلیش شرما نے اختلافی فیصلے کو ختم کرتے ہوئے منصوبے کی منظوری دی۔ اس سے قبل این سی ایل ٹی کے دو رکنی بینچ میں اس معاملے پر اختلاف رائے سامنے آیا تھا، جس کے بعد تیسرے رکن کو فیصلہ کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ کئی بڑے قرض دہندگان نے منصوبے کی مخالفت کی تھی۔ ایل آئی سی ہاؤسنگ فنانس کی قیادت میں قرض دہندگان نے موقف اختیار کیا تھا کہ اتنی کم رقم کی وصولی والا منصوبہ ناقابل عمل اور قانون کے خلاف ہے۔ تاہم ٹریبونل نے ان اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ منصوبے کو مسترد کرنے کی صورت میں قرض دہندگان کے لیے زیادہ رقم کی وصولی کے امکانات موجود نہیں تھے۔ ٹریبونل نے سبھاش چندرا کے ذاتی اثاثوں کی قدر پیمائی کو بھی مدنظر رکھا اور کہا کہ ان کی موجودہ جائیداد اور اثاثوں کی مالیت پیش کردہ رقم سے زیادہ وصولی کی ضمانت نہیں دیتی۔ سبھاش چندرا نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ تقریباً 22 ہزار کروڑ روپے کے دعوے ان قرضوں سے متعلق ہیں جن کے لیے انہوں نے ذاتی ضمانت دی تھی، نہ کہ وہ خود ان تمام قرضوں کے براہ راست قرض دار تھے۔ ان کے مطابق جن اداروں کے قرض کی انہوں نے ضمانت دی تھی، وہ تقریباً 45 ہزار کروڑ روپے کی واجب الادا رقم میں سے تقریباً 43 ہزار کروڑ روپے پہلے ہی ادا کر چکے ہیں اور باقی رقم بھی ادا کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

پولیس کی مبینہ بربریت کے خلاف طلبہ کا غصہ پھوٹ پڑا

طلبہ نے سمتا مہاوِدیالیہ کے قریب طلبہ۔نوجوان جدوجہد کے بینر تلے یومِ سیاہ مناتے ہوئے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کا پتلا نذرِ آتش کیا

حاجی پور رجنداہا: پٹنہ میں طلبہ پر مبینہ پولیس بربریت اور اے آئی ایس ایف کے ریاستی صدر سدھیر کمار، این ایس یو آئی کی ریاستی نائب صدر بھاگیہ بھارتی اور سوشل جسٹس آرمی کے رہنما گوتم آنند پر مبینہ جان لیوا حملے کے خلاف بدھ کے روز طلبہ کا غصہ ایک بار پھر پھوٹ پڑا۔ طلبہ نے سمتا مہاوِدیالیہ کے قریب طلبہ۔نوجوان جدوجہد کے بینر تلے یوم سیاہ مناتے ہوئے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کا پتلا نذر آتش کیا۔ اس احتجاجی پروگرام میں این ایس یو آئی اور اے آئی ایس ایف سے وابستہ طلبہ نے شرکت کی۔ پتلا نذر آتش کرنے کے پروگرام کی صدارت اے آئی ایس ایف کے بلاک نائب صدر چندر پرکاش کمار نے کی، جبکہ نظامت ضلع خزانچی وکاس کشواہا نے انجام دی۔ پتلا نذرِ آتش کرنے کے بعد منعقدہ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انتہائی پسماندہ کانگریس کے ضلع صدر اتم ٹھاکر اور اے آئی ایس ایف کے ضلع صدر سنگم کمار نے کہا کہ طلبہ روزگار کا مطالبہ کر رہے ہیں، جبکہ پولیس ان پر لاٹھیاں برسا رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ منگل کے روز پٹنہ میں نہتے طلبہ پر لاٹھی چارج کیا گیا اور پولیس نے اس معاملے میں انگریز حکومت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ مقررین نے بتایا کہ این ایس یو آئی کی ریاستی نائب صدر بھاگیہ بھارتی اور سوشل جسٹس آرمی کے رہنما گوتم آنند تا حال پی ایم سی ایچ میں زیر علاج ہیں اور ان کے سر میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ ان کے مطابق احتجاج کے دوران بھاگیہ بھارتی بے ہوش ہوگئی تھیں اور سر پر چوٹ لگنے کے بعد ان کی طبیعت کئی مرتبہ بگڑی۔ مقررین نے الزام لگایا کہ اس کے باوجود انہیں ایمرجنسی وارڈ سے نکال کر جنرل وارڈ میں منتقل کر دیا گیا اور بعد میں ان کا نام کاٹ کر اسپتال سے باہر کرنے کی مبینہ سازش جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیر کے روز ضلع انتظامیہ کے ساتھ ہوئی بات چیت کے دوران طلبہ نے واضح کر دیا تھا کہ ان کا مارچ ڈاک بنگلہ چوراہے تک جائے گا۔ اس کے باوجود اہم طلبہ رہنماؤں کو مبینہ طور پر سازش کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ اسی کے خلاف طلبہ اور نوجوان رہنماؤں نے آج وزیر اعلیٰ کا پتلا نذر آتش کر کے یوم سیاہ منایا۔ مقررین کے مطابق امن اور جہانوی کا انشن تا حال جاری ہے۔ ضلع خزانچی وکاس کشواہا نے کہا کہ اگر بہار حکومت اس کے باوجود نہیں سنبھلتی ہے تو آئندہ بھی تحریک جاری رکھی جائے گی۔ اس موقع پر انتہائی پسماندہ کانگریس کے ضلع صدر اتم ٹھاکر، کانگریس رہنما پردیپ کمار، ریتیش کمار، جتیندر کمار، چندن کمار، کندن کمار، چندن شرما، آدرش کمار سمیت درجنوں طلبہ موجود تھے۔

تہواروں سے پہلے چینی کی قیمتوں میں اضافہ

کانگریس نے اسے چینی گھوٹالہ اور مودی حکومت کا ماسٹر اسٹروک قرار دیا

نئی دہلی: کانگریس نے چینی کی قیمتوں میں اضافے پر مودی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے اسے 'چینی گھوٹالہ' قرار دیا۔ سرجے والا نے کہا کہ تہواروں کے دوران مہنگی چینی سے صارفین پر 36 ہزار کروڑ کا اضافی بوجھ پڑ سکتا ہے۔ کانگریس نے تہواروں کے موسم سے قبل چینی کی قیمتوں میں مبینہ اضافے کو لے کر مرکز کی نریندر مودی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری رندیپ سنگھ سرجے والا نے چینی کی بڑھتی قیمت کو 'چینی گھوٹالہ' قرار دیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ حکومت کی پالیسیوں کا خمیازہ عام صارفین کو مہنگائی کی صورت میں بھگتنا پڑ رہا ہے۔ سرجے والا نے جمعرات کو صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ چینی کی قیمت تقریباً 45 روپے فی کلوگرام سے بڑھ کر اگست میں 70 سے 75 روپے فی کلوگرام تک پہنچ گئی ہے۔ ان کے مطابق اگر قیمتوں میں یہ اضافہ برقرار رہا تو تہواروں کے چار ماہ کے دوران ملک کے صارفین پر تقریباً 36 ہزار کروڑ روپے کا اضافی بوجھ پڑ سکتا ہے۔ کانگریس رہنما نے الزام لگایا کہ چینی کی قیمتوں میں اضافے کا فائدہ ذخیرہ اندوزوں اور کالا بازاری کرنے والوں کو پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے حکومت پر طنز کرتے ہوئے اسے مودی حکومت کا نیا 'ماسٹر اسٹروک' قرار دیا اور کہا کہ گزشتہ 12 برس سے حکومت کی پالیسیوں کے نتیجے میں مہنگائی کا بوجھ عام لوگوں پر بڑھتا جا رہا ہے۔ سرجے والا نے چینی کے ذخائر اور پیداوار میں مبینہ کمی کو بھی قیمتوں میں اضافے کی ایک اہم وجہ قرار دیا۔ ان کے مطابق 2025-26 سیزن کے آغاز میں ملک میں چینی کا ذخیرہ تقریباً 50 لاکھ ٹن تھا، جبکہ گزشتہ سیزن کے آغاز میں یہ تقریباً 80 لاکھ ٹن تھا۔ انہوں نے انڈین شوگر ملز ایسوسی ایشن کے 30 اپریل 2026 کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ رواں سیزن میں چینی کی پیداوار تقریباً 275 لاکھ ٹن رہی، جبکہ حکومت کی جانب سے پہلے 343 لاکھ ٹن پیداوار کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے کہا کہ اگست سے نومبر کے دوران تہواروں کے سبب ملک میں چینی کی ماہانہ کھپت معمول کے تقریباً 24 لاکھ ٹن سے بڑھ کر 30 لاکھ ٹن تک پہنچ جاتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے 20 اگست کو 10 لاکھ ٹن خام چینی کے ڈیوٹی فری درآمد کی اجازت دی، لیکن بیرون ملک سے چینی کی آمد اور اسے ریفائن کرنے میں وقت لگنے کے باعث تہواروں کے موسم میں صارفین کو اس فیصلے کا فوری فائدہ ملنے کا امکان نہیں ہے۔ سرجے والا نے ایتھنول پالیسی کو بھی چینی کی دستیابی متاثر ہونے کی ایک وجہ قرار دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ نومبر 2025 سے جولائی 2026 کے درمیان گنے اور اس سے حاصل ہونے والی مصنوعات کا بڑے پیمانے پر ایتھنول کی پیداوار میں استعمال ہوا، جس سے گھریلو مارکیٹ میں چینی کی دستیابی متاثر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ای 20 ایندھن کی پالیسی کی وجہ سے گنے سے متعلق وسائل کا ایک بڑا حصہ ایندھن کی پیداوار میں استعمال ہوا اور اس کا اثر صارفین کو مہنگی چینی کی صورت میں برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ کانگریس رہنما نے 2017 میں راشن کی دکانوں کے ذریعے رعایتی نرخ پر چینی فراہم کرنے کی اسکیم ختم کیے جانے کا معاملہ بھی اٹھایا۔ ان کے مطابق اس اسکیم کے تحت تقریباً 40 کروڑ افراد کو ہر ماہ فی فرد 500 گرام چینی 13.50 روپے فی کلوگرام کی شرح سے فراہم کی جاتی تھی اور حکومت فی کلوگرام 18.50 روپے سبسڈی دیتی تھی۔

آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ نے

جے پور میں سپتا شکتی کمانڈ میں آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لیا

نئی دہلی: چیف آف آرمی اسٹاف (سی او اے ایس) (جنرل دھیرج سیٹھ نے جمعرات کو جے پور میں ہیڈ کوارٹر سپتا شکتی کمانڈ کا دورہ کیا تاکہ کمانڈ کی آپریشنل تیاریوں اور جاری صلاحیتوں کو بڑھانے کے اقدامات کا جائزہ لیا جاسکے۔ سی او اے ایس کو سپتا شکتی کمانڈ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف لیفٹیننٹ جنرل موہت ملہوترا نے موجودہ آپریشنل ماحول، فورس کی تیاری، تربیتی اقدامات اور جنگی تاثیر اور مشن کی تیاری کو مزید بڑھانے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے بارے میں بریفنگ دی۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ دورے کے دوران، سیٹھ نے" VIJAY میں بیان کردہ زور والے علاقوں کا اعادہ کیا، اسٹریٹجک پانچ نکاتی گائیڈنگ فریم ورک جس کا مقصد ہندوستانی فوج کو ٹیکنالوجی سے چلنے والی اور مستقبل کے لیے تیار فورس میں تبدیل کرنا ہے۔ انہوں نے حفاظتی چیلنجوں کا موثر جواب دینے کے لیے ہندوستانی فوج کو چست، موافق اور تکنیکی طور پر بااختیار رہنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کو باضابطہ طور پر مربوط کرنے کی متحرک تربیت کی اہمیت پر زور دیا تاکہ تنازعات کے دائرہ کار میں فیصلہ کن برتری کو برقرار رکھا جا سکے۔ سی او اے ایس نے سپتا شکتی کمانڈ کے تمام رینکوں کی طرف سے آپریشنل تیاری اور عزم کے اعلیٰ معیار کی تعریف کی۔ ریلیز میں کہا گیا کہ انہوں نے فوجیوں کو قوم کی خدمت میں مسلسل چوکسی، پیشہ ورانہ مہارت اور غیر متزلزل عزم کو برقرار رکھنے کی تلقین کی۔ اپنے دورے کے دوران، سی او اے ایس نے راجستھان کے گورنر ہری بھاؤ باگڈے اور وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما سے ملاقات کی۔ بات چیت میں سول ملٹری ہم آہنگی اور تعاون پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس سے قبل جنرل دھیرج سیٹھ نے 16 سے 19 اگست 2026 تک نیپال کا سرکاری دورہ کیا۔ کھٹمنڈو پہنچنے پر، جنرل سیٹھ کا کھٹمنڈو میں نیپالی فوج کے اعلیٰ عہدیداروں اور ہندوستانی سفارت خانے کے نمائندوں نے استقبال کیا۔

عدالتیں جبر کا مرکز بن گئیں تو عوام کا انصاف پر اعتماد ختم ہو جائیگا

جسٹس مرلی دھر نے عدالتی زیرالتوا مقدمات کے مسئلے کو صرف ججوں کی تعداد بڑھانے سے حل کرنے کے خیال کو بھی مسترد کیا۔

سینئر ایڈووکیٹ اور اُدیشہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس ایس مرلی دھر نے ہندوستان کے عدالتی نظام میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر عدالتیں اور ان کے طریقۂ کار خود جبر کا ذریعہ بن گئے تو عوام کا انصاف کے نظام پر اعتماد متاثر ہوگا۔ نئی دہلی میں ڈی ایس بورکر میموریل لیکچر سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عدلیہ کا ریاستی طاقت کے مقابل شہریوں کے حقوق کے تحفظ کا ریکارڈ غیر مستقل اور کئی مواقع پر مایوس کن رہا ہے۔ سینئر ایڈووکیٹ اور اُدیشہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس ایس مرلی دھر نے عدلیہ کے کردار اور ہندوستان کے قانونی نظام میں اصلاحات پر اہم سوالات اٹھاتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ عدالتیں خود جبر کا مرکز بن گئیں تو انصاف کے نظام پر عوام کا اعتماد کمزور ہوجائے گا۔ نئی دہلی کے انڈیا انٹرنیشنل سینٹر میں ڈی ایس بورکر میموریل لیکچر سے خطاب کرتے ہوئے جسٹس مرلی دھر نے کہا کہ ''اگر عدالتیں اور ان کے طریقۂ کار خود جبر کے مراکز بن گئے تو اس سے عوام کا انصاف کے نظام اور اس کی منصفانہ اور مساوی انصاف فراہم کرنے کی صلاحیت پر اعتماد متاثر ہوگا۔'' انہوں نے عدلیہ کے آئینی کردار کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ ریاستی طاقت اور شہریوں کے درمیان مضبوط حفاظتی دیوار کے طور پر عدلیہ کا ریکارڈ ''غیر مستقل اور اکثر مایوس کن'' رہا ہے۔ ان کے مطابق حکومتوں کے من مانے فیصلے، فیصلے نہ کرنا، پرامن احتجاج کو جرم بنانا اور غیر ضروری گرفتاریاں لوگوں کو عدالتوں سے رجوع کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ جسٹس مرلی دھر نے عدالتی زیر التوا مقدمات کے مسئلے کو صرف ججوں کی تعداد بڑھانے سے حل کرنے کے خیال کو بھی مسترد کیا۔ انہوں نے کہا کہ عدالتوں کا موازنہ کارخانوں کی اسمبلی لائن سے نہیں کیا جاسکتا اور مقدمات نمٹانا گاڑیاں تیار کرنے کے مترادف نہیں۔ ان کے مطابق محض مزید جج مقرر کردینے سے زیر التوا مقدمات کا مسئلہ مؤثر طور پر حل نہیں ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ ضلعی عدالتوں میں ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ مقدمات زیر التوا ہیں، جبکہ ہائی کورٹس میں یہ تعداد تقریباً ۶۵ رلاکھ اور سپریم کورٹ میں تقریباً ۹۳ رہزار ہے۔ ان کے مطابق تاخیر کی ذمہ داری صرف ججوں پر عائد نہیں کی جاسکتی بلکہ پورے قانونی نظام میں موجود ساختی کمزوریاں اس کی بڑی وجہ ہیں۔ سابق چیف جسٹس نے عدالتی انتظامیہ کے اندر موجود بعض نوآبادیاتی اور جاگیردارانہ روایات پر بھی تنقید کی۔ ان کے مطابق عدالتی نظام میں عہدوں اور رسمی پروٹوکول کے حوالے سے بعض فرسودہ روایات اب بھی موجود ہیں، جنہیں تسلیم کرکے ان پر نظرثانی اور انہیں ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے قانونی نظام کو سائل مرکز بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ ان کے مطابق موجودہ نظام میں وکلا، ججوں اور ریاست کی سہولت کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

ہنگولی میں جشن میلاد النبیؐ کے موقع پر اجتماعی شادی کی تقریب

جشن میلاد النبیؐ کے پُرمسرت موقع پر میلاد کمیٹی بسمت کی جانب سے اجتماعی شادیوں کی تقریب کا انعقاد کیا گیا

• ۴۰ رجوڑے رشتہ ازدواج سے منسلک ہوئے جنہیں نئی زندگی کے آغاز کیلئے ضروری اشیا کے تحائف بھی دیئے گئے۔ جشن میلاد النبیؐ کے پُرمسرت موقع پر میلاد کمیٹی بسمت کی جانب سے اجتماعی شادیوں کی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں ۴۰ رجوڑے رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوئے۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں دلہا دلہن کے رشتہ داروں، سماجی وسیاسی شخصیات اور شہر کے معززین نے شرکت کرتے ہوئے نو بیاہتا جوڑوں کو مبارکباد پیش کی۔ تقریب کا مقصد معاشرے میں سادگی کے ساتھ شادیوں کو فروغ دینا اور ضرورت مند خاندانوں کیلئے شادی کے اخراجات کا بوجھ کم کرنا تھا۔ اجتماعی شادی کی اس تقریب میں نو بیاہتا جوڑوں کو ضروریاتِ زندگی کی بنیادی اشیا بھی تحفے کے طور پر فراہم کی گئیں، تاکہ نئی زندگی کے آغاز میں انہیں سہولت حاصل ہو سکے۔ تقریب میں دلہا دلہن کے رشتہ داروں اور عزیز و اقارب کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ اس موقع پر مختلف سماجی و سیاسی جماعتوں کے سرکردہ قائدین اور نمائندوں نے بھی شرکت کی اور نو بیاہتا جوڑوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے خوشحال ازدواجی مستقبل کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بتایا گیا کہ میلاد کمیٹی بسمت کی جانب سے منعقد کی جانے والی یہ اجتماعی شادیوں کی تقریب اپنی نوعیت کی ایک منفرد کوشش ہے، جو گزشتہ تین برسوں سے جشن میلاد النبیؐ کے موقع پر منعقد کی جا رہی ہے۔ اس اقدام کو علاقے میں سماجی خدمت اور ضرورت مند خاندانوں کی معاونت کی ایک مؤثر مثال قرار دیا جا رہا ہے۔ تقریب کی کامیابی میں بسمت کے سرکردہ لیڈر عبدالحفیظ بھائی اور ان کی ٹیم کے علاوہ شہر کے نوجوانوں نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ اس موقع پر مقررین نے اجتماعی شادیوں کے اس اقدام کی ستائش کی اور معاشرے میں شادی بیاہ کو آسان اور سادہ بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے پروگرام نہ صرف ضرورت مند خاندانوں کی مدد کرتے ہیں بلکہ معاشرے میں باہمی تعاون، اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ تقریب کے اختتام پر تمام نو بیاہتا جوڑوں کیلئے خوشحال ازدواجی زندگی، باہمی محبت، اتفاق اور کامیابی کی خصوصی دعائیں کی گئیں۔

ہندوستان۔نیپال کو مشترکہ ماحولیاتی خطرے کے درمیان تعلقات کی ازسرنو وضاحت کرنی چاہیے۔نیپالی وزیر خارجہ

کھٹمنڈو: نیپال کے وزیر خارجہ شیسر کھنال نے جمعرات کو دونوں پڑوسیوں کے درمیان گہرے ثقافتی اور مذہبی رشتوں کو مضبوط کرتے ہوئے، ماحولیاتی لحاظ سے ہندوستان اور نیپال کے درمیان تعلقات کی نئی تعریف کرنے پر زور دیا۔ کھٹمنڈو میں این ڈی ٹی وی ورلڈ انوکشا سمٹ میں خطاب کرتے ہوئے، کھنال نے ہمالیائی ماحولیاتی نظام کی کمزوری کی وجہ سے نیپال اور ہندوستان کو درپیش مشترکہ ماحولیاتی چیلنجوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا،" ہمالیہ میں جو کچھ بھی پگھلتا ہے وہ سمندر میں اٹھتا ہے۔ نیپال اور ہندوستان نے ہمیشہ ہمارے تعلقات کے بارے میں بات کی ہے، تہذیبی اور تہذیبی ربط کے حوالے سے ہمیشہ ایک دوسرے کا کردار ادا کیا ہے۔ ہمارے تعلقات میں بہت بڑا کردار ہے لیکن ہمالیہ میں جو کچھ سمندر میں پگھلتا ہے اسے ہم نے نیپال کے سرحدی علاقے میں براہ راست دیکھا۔ نیپال پولیس نے جمعرات کو تصدیق کی کہ بدھ کے المناک بھوٹے کوشی سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد تقریباً 300 تک پہنچ گئی ہے، لاشیں اب بھی کئی نیچے دھارے والے اضلاع سے برآمد کی جا رہی ہیں۔ چین کے تبت کے علاقے سے شروع ہونے والا زبردست سیلاب نیپال میں تباہی کا راستہ چھوڑ کر سرحد پار سے گزرنے والے دریائے بھوٹے کوشی میں بہہ گیا۔ نیپال کے وزیر خارجہ نے گہرے ماحولیاتی تعاون پر زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اگرچہ تازہ ترین سیلاب نے بہاو بھارت کو متاثر نہیں کیا ہے، لیکن اس طرح کے واقعات ماضی میں پیش آئے ہیں اور دوبارہ ہو سکتے ہیں۔"خوش قسمتی سے، اس بار سیلاب نیپال کی سرحد سے متصل ہندوستانی علاقوں کو متاثر کرنے کے لیے مزید نیچے کی طرف نہیں گیا ہے۔ لیکن ایسا ماضی میں ہوا ہے۔

میسورو میں قبائلی زبانوں اور عجائب گھروں کے قومی کنکلیو میں قبائلی عجائب گھروں کے موضوع پر غوروخوض

نئی دہلی: قبائلی زبانوں اور عجائب گھروں کے قومی کنکلیو میں ماہرین، حکام اور برادری کے نمائندوں نے شرکت کی اور قبائلی زبانوں اور ورثے کے تحفظ اور فروغ کے لیے مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ قبائلی عجائب گھروں اور قبائلی مجاہدین آزادی کے عجائب گھروں (ٹی ایف ایف ایمز) سے متعلق مباحث میں مستند اندازِ بیان، برادری کی شمولیت اور جدید عجائب گھر کے طریقۂ کار کے ذریعے قبائلی تاریخ، شناخت اور ثقافتی ورثے کے تحفظ پر توجہ مرکوز کی گئی۔ قبائلی مجاہدین آزادی کے عجائب گھروں (ٹی ایف ایف ایمز) سے متعلق اجلاس کا آغاز قبائلی امور کی وزارت کے ٹی ایف ایف ایم کے جوائنٹ سکریٹری جناب ٹی روموان پائٹے کے خطاب سے ہوا۔ انہوں نے تاریخ کے محفوظ مراکز کے طور پر عجائب گھروں کے کردار کو اجاگر کیا، جہاں دستاویزات، اشیا، تصاویر اور دیگر تاریخی شواہد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ صرف اشیا ہی نہیں بلکہ ان سے وابستہ کہانیوں، پس منظر اور معنویت کو بھی محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

دہلی کی آلودگی کا ۸۸ ر روزہ سلسلہ ٹوٹا، آنند وہار میں اے کیو آئی ۳۷۵ ر ریکارڈ: اجے ماکن

اجے ماکن کے مطابق موسم کا اثر نکالنے کے بعد دہلی کی پی ایم 10 آلودگی کا 88 روزہ سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔

نئی دہلی: اجے ماکن کے مطابق موسم کا اثر نکالنے کے بعد دہلی کی پی ایم 10 آلودگی کا 88 روزہ سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔ تاہم 2026 کے 239 دنوں میں 164 دن آلودگی گزشتہ سال سے زیادہ رہی، آنند وہار کا اے کیو آئی 375 رہا۔ کانگریس کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن اجے ماکن کی جانب سے دہلی کی فضائی آلودگی سے متعلق جاری 'سانس' سیریز میں 88 دن سے جاری پی ایم 10 آلودگی کا سلسلہ ٹوٹنے کی اطلاع دی گئی ہے۔ ماکن کے مطابق موسم کے اثرات کو اعداد و شمار سے الگ کرنے کے بعد دہلی کی پی ایم 10 ہوا اب گزشتہ سال کے اسی دن کے مقابلے میں بدتر نہیں رہی۔ یہ سلسلہ 30 مئی سے مسلسل جاری تھا۔ اجے ماکن نے اپنی تازہ پوسٹ میں 'سانس، دن 108' کے تحت بتایا کہ دہلی میں آلودگی کا مسلسل 88 روزہ سلسلہ اب ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس رجحان کو روزانہ ریکارڈ کیا گیا اور عوام کے سامنے رکھا گیا، اس کے ختم ہونے کی اطلاع بھی اسی شفافیت کے ساتھ دی جا رہی ہے۔ ماکن کے مطابق رواں سال اب تک 239 دنوں کے اعداد و شمار کی پیمائش کی گئی، جن میں 164 دن ایسے رہے جب دہلی کی پی ایم 10 آلودگی گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ تھی۔ اس طرح اگرچہ مسلسل 88 دن تک جاری رہنے والا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے، لیکن مجموعی طور پر رواں سال کے پیمائش شدہ دنوں کی بڑی تعداد میں آلودگی گزشتہ سال سے زیادہ ریکارڈ ہوئی ہے۔ تازہ اعداد و شمار میں آنند وہار کی صورت حال بھی نمایاں کی گئی ہے۔ ماکن کے مطابق آنند وہار میں آج صبح اے کیو آئی 375 ریکارڈ کیا گیا، جو سینٹرل پولیوشن کنٹرول بورڈ کے پیمانے پر 'بہت خراب' زمرے میں آتا ہے۔ سینٹرل پولیوشن کنٹرول بورڈ کے مطابق اس سطح کی ہوا میں طویل عرصے تک رہنے سے لوگوں کو سانس سے متعلق بیماری لاحق ہونے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق آنند وہار کے متعلقہ مانیٹر کے چار کلومیٹر کے دائرے میں تقریباً 13.6 لاکھ افراد رہتے ہیں۔ تاہم ماکن نے اس حوالے سے ایک اہم وضاحت بھی کی ہے کہ کسی مانیٹر کے چار کلومیٹر کے دائرے میں رہنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہاں موجود ہر شخص عین اسی مانیٹر پر ریکارڈ ہونے والی ہوا میں سانس لے رہا ہے۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق پوری دہلی میں تقریباً 3.16 لاکھ افراد ایسے مانیٹروں کے چار کلومیٹر کے دائرے میں رہتے ہیں جہاں آج اے کیو آئی 'خراب' یا اس سے بدتر سطح پر ریکارڈ کیا گیا۔ یہ تعداد تقریباً تین مانیٹروں کے آس پاس کی آبادی کے حساب سے سامنے آتی ہے۔ اجے ماکن مسلسل اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ روزانہ ریکارڈ ہونے والے فضائی آلودگی کے اعداد و شمار کو عوام کے سامنے رکھا جانا چاہیے۔ ان کی 'سانس' سیریز میں موسم کے اثرات کو الگ کر کے گزشتہ سال کے متعلقہ دنوں سے پی ایم 10 کی سطح کا موازنہ کیا جاتا ہے، تاکہ بارش، ہوا اور درجہ حرارت جیسے عوامل کے باعث پیدا ہونے والے عارضی فرق کو الگ دیکھا جا سکے۔ اجے ماکن نے کہا ہے کہ جو اعداد و شمار روزانہ دیکھے جاتے ہیں، انہیں خاموشی سے دبایا نہیں جاسکتا۔ ان کی رپورٹ میں فضائی آلودگی کی مسلسل نگرانی، شفاف اعداد و شمار اور جواب دہی کو دہلی کی ہوا کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے اہم قرار دیا گیا ہے۔

جیل میں قید رکن پارلیمنٹ الراشد کی ساتھی اراکین سے پی ایف آئی چیف کی رہائی کیلئے کوشش کی اپیل

جیل میں قید رکن پارلیمنٹ ارراشد نے سابق پی ایف آئی چیئرمین ای ابوبکر کی بگڑتی ہوئی صحت اور معمر عمر کا حوالہ دیتے ہوئے ساتھی اراکین سے اپیل کی کہ وہ ان کی رہائی کے لیے کوشش کریں۔

جیل میں قید رکن پارلیمنٹ ارراشد نے سابق پی ایف آئی چیئرمین ای ابوبکر کی بگڑتی ہوئی صحت اور معمر عمر کا حوالہ دیتے ہوئے ساتھی اراکین سے اپیل کی کہ وہ ان کی رہائی کے لیے کوشش کریں۔ بارہمولہ سے آزاد رکن پارلیمنٹ انجینئر راشد، جو اس وقت تہاڑ جیل میں قید ہیں، نے اپنے ساتھی اراکین پارلیمنٹ سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ ممنوعہ تنظیم پاپولر فرنٹ آف انڈیا (پی ایف آئی) کے سابق چیئرمین ای ابوبکر کی غیر مشروط رہائی کو یقینی بنائیں۔ مکتب کو موصول ۲۱/اگست کی ایک ہاتھ سے لکھے گئے خط میں راشد نے ۷۵/سالہ ابوبکر کو متعدد دائمی بیماریوں میں مبتلا قرار دیا، جن میں پارکنسن کی بیماری شامل ہے، اور کہا کہ ان کا کینسر کا آپریشن بھی ہوا ہے۔ راشد نے اپنے خط میں لکھا،"میری خود تہاڑ جیل میں تکلیف دہ قید کے ۸/ویں سال میں داخل ہوتے ہوئے، میں نے بہت سے قیدیوں کو دیکھا ہے جن کی حالت نے ہر شخص کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ تاہم، ۱۳/اگست ۲۰۲۶ء کی شام، جب میں نے ایک ۸۰/سالہ بوڑھے شخص کو وہیل چیئر پر لے جاتے دیکھا، تو میں چونک گیا، چاہے ان پر کچھ بھی الزام ہو یا ان کے سیاسی نظریات کچھ بھی ہوں۔" خط کے مطابق، ابوبکر ٹھیک سے کھا، بول، سن یا لکھ نہیں سکتے اور پارکنسنز کی بیماری کی وجہ سے شدید کمزور ہو چکے ہیں۔ راشد نے کہا، "یہ بزرگ متعدد دائمی امراض میں مبتلا ہیں اور ان کا کینسر کا آپریشن بھی ہوا ہے۔ وہ نہ ٹھیک سے کھا سکتے ہیں، نہ بول سکتے ہیں، نہ سن سکتے ہیں، اور پارکنسنز کی وجہ سے لکھ بھی نہیں سکتے۔" راشد نے کہا کہ اس بیمار سابق پی ایف آئی چیئرمین کو دیکھ کر انہیں اور دیگر قیدیوں کو فادر اسٹین سوامی کی یاد آ گئی، جو ۸۴/سالہ جیسوئٹ پادری اور قبائلی حقوق کے کارکن تھے، جو جولائی ۲۰۲۱ء میں بھیما کوریگاؤں ایلگار پریشد کیس میں حراست کے دوران انتقال کر گئے تھے۔" ان کے چہرے میں، نہ صرف مجھے، بلکہ ہر باشعور قیدی کو، فادر اسٹین سوامی کا چہرہ صاف نظر آتا ہے، جو ۸۰/سال کی عمر میں جیل کے قابل رحم حالات میں مر گئے تھے۔" مزید برآں انہوں نے لکھا، "اس میں کوئی شک نہیں کہ سپریم کورٹ اور ہر کسی نے بعد میں اعتراف کیا کہ وہ ایک قیمتی جان نہ بچا سکے، لیکن الفاظ انسانی جانوں کو واپس نہیں لاتے۔" راشد نے براہ راست اپنے ساتھی اراکین پارلیمنٹ سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ ای ابوبکر کی رہائی کے لیے آواز بلند کریں، اور دلیل دی کہ ایک شدید بیمار اور بے حرکت بزرگ قیدی کو جیل میں رکھنا کسی مقصد کی تکمیل نہیں کرتا۔ انہوں نے لکھا، "براہ کرم ان کی غیر مشروط رہائی کے لیے بات کریں، کیونکہ ایک ایسے شخص کو جو موت کے بستر پر ہے، جو حرکت، بول، سن یا لکھ نہیں سکتا، بدنام زمانہ تہاڑ جیل میں قید رکھنے کا کوئی مطلب نہیں۔" راشد نے مزید اراکین پارلیمنٹ سے اپیل کی کہ وہ مشترکہ طور پر چیف جسٹس آف انڈیا، وزیراعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ سے انسانی بنیادوں پر ابوبکر کی رہائی پر غور کرنے کی درخواست کریں۔ بعدازاں خط میں کہا گیا، اس بات کو ثابت کرنے کا موقع ہے کہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں انسانی زندگی اہمیت رکھتی ہے، چاہے ذات، مذہب، کلچر اور عقیدہ کچھ بھی ہو؛ حتیٰ کہ قید افراد سے سنگین سیاسی اختلافات کی صورت میں بھی۔" راشد نے نتیجہ اخذ کیا کہ "سیاست ہمیں اس خالص انسانی معاملے پر تقسیم نہ کرے۔" واضح رہے کہ راشد ۲۰۱۹ء سے ایک مالی معاونت کیس میں قید ہیں۔ یہ خط قانونی مشیر کے ذریعے لکھا گیا تھا اور اس پر سرکاری نوٹیفکیشن ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے ان کے مشیر کو بھیجنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جبکہ ای ابوبکر کو ستمبر ۲۰۲۲ء میں غیر قانونی سرگرمیوں (روک تھام) ایکٹ کے تحت ایک معاملے میں گرفتار کیا گیا تھا، جس کے بعد پاپولر فرنٹ آف انڈیا کے خلاف ملک گیر مہم شروع کی گئی۔ مرکزی حکومت نے بعد میں اس تنظیم کو پانچ سال کے لیے ممنوع قرار دیا، اس پر غیر قانونی سرگرمیوں اور دہشت گردی سے تعلق رکھنے کا الزام لگایا۔ جولائی میں نئی دہلی کی ایک خصوصی این آئی اے عدالت نے ای ابوبکر کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ دریں اثناء خاندان نے اس حکم کو چیلنج کرنے کے لیے دہلی ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی ہے۔

ہندوستان اور یورپی یونین کے تعلقات پہلے سے زیادہ مضبوط ہیں

نئی دہلی: جب وہ ہندوستان میں اپنے دور کو ختم کرنے کی تیاری کر رہے ہیں، ہندوستان میں یورپی یونین کے سفیر، ہیروڈیلفن نے، ہندوستان-یورپی یونین کے تعلقات کو برسوں سے زیادہ مضبوط قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ گہرے ہوتے ہوئے شراکت داری کو دونوں فریقوں کے درمیان زیادہ اسٹریٹجک سمجھ" اور سٹریٹجک راحت" قرار دیا ہے۔ ایک انٹرویو میں بات کرتے ہوئے، سفیر نے کہا کہ ان کا دور ہندوستان کے بارے میں ایک جامع تفہیم کو فروغ دینے اور مختلف شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے پر مرکوز تھا۔ انہوں نے کہا،"ایک سفارت کار کا کردار سب سے پہلے اپنے ملک کے خیالات کو پیش کرنا اور اس کی نمائندگی کرنا اور دلچسپی کو فروغ دینا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ، ہمارا کام سننے، مشاہدہ کرنے اور پوسٹنگ کے ملک میں موجود مواقع اور چیلنجوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ سمجھ پیدا کرنا بھی ہے۔"سفیر نے کہا کہ ہندوستان-یورپی یونین تعلقات صرف ایک خاص علاقے تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں وسیع شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے، جس کی شناخت انہوں نے اپنے دور کی اہم کامیابیوں میں سے ایک کے طور پر کی۔ ہندوستان۔یورپی یونین کے آزاد تجارتی معاہدے کے بارے میں، جس کو مکمل ہونے میں تقریباً دو دہائیاں لگیں، سفیر نے کہا کہ ضروری نہیں کہ تازہ ترین مذاکرات کو پہلے کی بات چیت کے تسلسل کے طور پر دیکھا جائے۔ یہ ایک اور ایک ہی ایف ٹی اے ہے جس پر 20 سالوں سے بات چیت ہوئی ہے۔ میرے خیال میں ہم گزشتہ تین سالوں میں جو بات چیت کر رہے ہیں وہ FTA-2 تھا۔ تو اس کا پچھلے والے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جو کچھ رہا ہے، واقعی، میں، میں کہوں گا، محرک قوت، میرے خیال میں، حقیقت پسندی جس طرح سے دونوں فریقوں نے تیزی سے شناخت کی تھی۔

بھارت کی ٹیکسٹائل صنعت میں بحالی مضبوط، کپاس کی قیمتوں کا دباؤ اہم چیلنج

نئی دہلی: بھارت کی ٹیکسٹائل صنعت میں بحالی کے آثار مزید مضبوط ہو رہے ہیں، تاہم کپاس کی بڑھتی قیمتوں کا بوجھ مصنوعات کی قیمتوں میں منتقل کرنے کی صلاحیت اس بحالی کو برقرار رکھنے کے لیے اہم ثابت ہوگی۔ ایک تازہ رپورٹ کے مطابق ٹیکسٹائل شعبے میں طلب اور کاروباری سرگرمیوں میں بہتری دیکھی جا رہی ہے، جس سے صنعت کی مجموعی صورتحال نسبتاً مستحکم ہوئی ہے۔ تاہم خام کپاس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور پیداواری لاگت میں اضافہ کمپنیوں کے منافع پر دباؤ ڈال سکتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر ٹیکسٹائل کمپنیاں خام مال کی اضافی لاگت کو مناسب انداز میں صارفین تک منتقل کرنے میں کامیاب رہتی ہیں تو شعبے کی آمدنی اور منافع میں بحالی کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ اس کے برعکس کپاس مہنگی ہونے کے باوجود تیار مصنوعات کی قیمتیں نہ بڑھنے کی صورت میں کمپنیوں کے مارجن متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ بھارت عالمی سطح پر کپاس اور ٹیکسٹائل مصنوعات کے بڑے پیداکنندگان میں شامل ہے، اس لیے کپاس کی قیمتوں، ملکی طلب اور برآمدی آرڈرز میں تبدیلیاں اس صنعت کی کارکردگی پر براہ راست اثر ڈالتی ہیں۔ موجودہ بحالی کے باوجود آنے والے مہینوں میں خام مال کی قیمتوں کا انتظام صنعت کے لیے اہم امتحان ہوگا۔

پی ایم جن دھن یوجنا کے 12 سال مکمل

پردھان منتری جن دھن یوجنا کے تحت 09.59 کروڑ کھاتے کھولے گئے

نئی دہلی: وزیراعظم جناب نریندر مودی کی جانب سے 28 اگست 2014 کو ان کی حکومت کے ابتدائی پروگراموں میں سے ایک کے طور پر شروع کی گئی پردھان منتری جن دھن یوجنا (پی ایم جے ڈی وائی) نے 12 سال مکمل کر لیے ہیں۔ پی ایم جے ڈی وائی کے یہ 12 سال بھارت کے مالیاتی منظرنامے میں ایک بڑی تبدیلی کے گواہ رہے ہیں اور یہ اسکیم دنیا بھر میں مالی شمولیت کے لیے ایک مشعل راہ بن چکی ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے مالی شمولیت کے پروگرام کے طور پر پی ایم جے ڈی وائی تمام بھارتی شہریوں کے لیے بینکاری خدمات تک رسائی کے تصور کو مسلسل نئی شکل دے رہی ہے۔ وزارتِ خزانہ مضبوط مالی شمولیت کی اسکیموں اور عوامی رسائی کے ذریعے معاشرے کے پسماندہ اور معاشی طور پر کمزور طبقات کی مدد کے لیے پرعزم ہے۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہر ایسے بالغ فرد کو بنیادی بینک کھاتے تک رسائی حاصل ہو جس کا ابھی تک کوئی بینک کھاتہ نہیں ہے۔ اس کھاتے میں کم از کم بیلنس رکھنے کی کوئی شرط نہیں ہے اور نہ ہی اس کی دیکھ بھال کے لیے کوئی فیس وصول کی جاتی ہے۔ ہر کھاتے کے ساتھ مفت روپے ڈیبٹ کارڈ فراہم کیا جاتا ہے، جس کے تحت 2 لاکھ روپے تک کا حادثاتی بیمہ کور حاصل ہوتا ہے۔ اس سے ڈیجیٹل لین دین اور مالی تحفظ کو فروغ ملتا ہے۔ کھاتہ دار 10 ہزار روپے تک اوور ڈرافٹ کی سہولت کے بھی اہل ہیں، جو ہنگامی حالات میں مالی تحفظ فراہم کرتی ہے۔ پی ایم جے ڈی وائی کھاتوں نے غیر منظم شعبے میں کام کرنے والے لاکھوں افراد تک زندگی اور حادثاتی بیمے کی سہولت پہنچانے میں بھی اہم رول ادا کیا ہے۔ یہ سہولت جن سُرکشا اسکیموں، یعنی پردھان منتری جیون جیوتی بیمہ یوجنا اور پردھان منتری سرکشا بیمہ یوجنا کے ذریعے فراہم کی گئی ہے۔ اس موقع پر مرکزی وزیرِ مملکت برائے خزانہ جناب پنکج چودھری نے کہا،" 28 اگست 2014 کو معزز وزیر اعظم نے مالی شمولیت کے قومی مشن کا افتتاح کیا تھا، جسے عام طور پر پردھان منتری جن دھن یوجنا (پی ایم جے ڈی وائی) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آج مجھے خوشی ہے کہ پردھان منتری جن دھن یوجنا اپنی 12 ویں سالگرہ منا رہی ہے۔ ہمیں پی ایم جے ڈی وائی کو صرف 59 کروڑ سے زائد کھاتے کھولے جانے، 3.17 لاکھ کروڑ روپے کے جمع شدہ بیلنس یا 29.41 کروڑ مفت روپے کارڈ جاری کیے جانے کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے، بلکہ اسے ملک کے بینکاری اور مالیاتی منظرنامے میں آنے والی اس تبدیلی کے تناظر میں دیکھنا چاہیے، جس کے ذریعے معاشرے کے بنیادی سطح کے فرد، یعنی انتہائی غریب افراد تک مالی خدمات کی بروقت فراہمی بغیر کسی تاخیر اور بچولیوں کی مداخلت کے ممکن ہوئی ہے۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا کے تحت 78 فیصد کھاتے دیہی یا نیم شہری علاقوں میں کھولے گئے ہیں، جبکہ تقریباً 56 فیصد کھاتے خواتین کے نام ہیں۔ یہ اس اسکیم کی اس ترجیح کو ظاہر کرتا ہے جس کا مقصد ملک کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے محروم اور پسماندہ افراد کو باقاعدہ مالیاتی نظام میں شامل کرنا تھا۔ پی ایم جے ڈی وائی کی 12 ویں سالگرہ کے موقع پر میں ملک بھر میں تعینات بینکروں اور بینکاری خدمات کے نمائندوں کی کوششوں کو سراہتا ہوں، جنہوں نے پی ایم جے ڈی وائی اسکیم کو عام لوگوں تک پہنچانے اور اسے شاندار کامیابی سے ہمکنار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔"

وزیر تجارت پیوش گوئل کا جاپان دورہ ختم پذیر

ہند کے ساتھ عظیم تر جاپانی سرمایہ کاری اور مضبوط صنعتی شراکت داری کا مطالبہ کیا

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے ٹوکیو، ناگویا اور اوساکا میں اعلیٰ سطحی مصروفیات کے سلسلے کے بعد بدھ کو جاپان کے اپنے سرکاری دورے کا اختتام کیا جس کا مقصد ہندوستان میں جاپانی سرمایہ کاری کو تیز کرنا، صنعتی شراکت داری کو مضبوط کرنا اور ابھرتے ہوئے اور اسٹریٹجک شعبوں میں دو طرفہ اقتصادی تعاون کو بڑھانا ہے۔ دورے کے دوران، جناب گوئل نے جاپانی حکومت کے سینئر رہنماؤں، مالیاتی اداروں اور کاروباری عہدیداروں کے ساتھ وسیع بات چیت کی، بشمول 30 سے زیادہ بڑی جاپانی کمپنیوں اور مالیاتی اداروں کی قیادت جن میں ہندوستان میں اہم یا بڑھتے ہوئے مفادات ہیں۔ مصروفیات سرمایہ کاری کو بڑھانے، لچکدار سپلائی چینز کو مضبوط بنانے، ٹیکنالوجی پارٹنرشپ کو آگے بڑھانے اور دونوں ممالک کے درمیان کاروبار سے کاروباری تعاون کے لیے نئی راہیں پیدا کرنے پر مرکوز تھیں۔ اس دورے کا ایک اہم مرکز ہندوستان کے لیے طویل مدتی جاپانی ادارہ جاتی سرمائے کو متحرک کرنا تھا۔ جناب گوئل نے جاپان کے سرکردہ مالیاتی اداروں کے علاوہ دیگر بڑے سرمایہ کاری اور مالیاتی اداروں کے ساتھ مصروفیت کی۔ بات چیت میں ہندوستان میں سرمائے کے بہاؤ کو گہرا کرنے اور ملک کے بڑھتے ہوئے بنیادی ڈھانچے، مینو فیکچر نگ، ٹیکنالوجی اور مالیاتی ماحولیاتی نظام کی حمایت کرنے کے مواقع تلاش کیے گئے۔ وزیر نے کیپٹل گڈز، مشینری اور آٹوموٹیو پر سیکٹر کے لیے مخصوص گول میزوں کی صدارت بھی کی۔ سیمی کنڈکٹرز اور مصنوعی ذہانت؛ اسٹارٹ اپس؛ اور غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کار۔ تعاملات نے جاپانی اور ہندوستانی کاروباروں کے ایک وسیع حصے کو اکٹھا کیا اور ٹھوس سرمایہ کاری، ٹکنالوجی اور تجارتی شراکت داریوں کی شناخت کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا، خاص طور پر ہندوستان کے ٹائر-II اور Tier-III سپلائر ماحولیاتی نظام اور ایم ایس ایم ایز کو شامل کیا۔ بھارت کے وفاقی وزیر برائے تجارت وصنعت، جناب پیوش گوئل نے 24 سے 27 اگست 2026 تک جاپان کا اپنا چار روزہ کامیاب سرکاری دورہ مکمل کرلیا ہے۔ اس اہم دورے کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانا اور بھارت میں جاپانی سرمایہ کاری کو تیز کرنا تھا۔

بھوکر: وقف اراضی پر تنازع، سابق کارپوریٹر نے متولیوں پر سوال اٹھائے

اس سے قبل انعام داروں اور متولیوں کی جانب سے سابق کارپوریٹر شیخ مقصود گوندوالے پر الزامات عائد کیے گئے تھے

وقف اراضی پر پلاٹنگ، زمین کے لین دین اور مبینہ تجاوزات کے معاملے پر بھوکر میں جاری تنازع نے ایک نیا رخ اختیار کرلیا ہے۔ اس سے قبل انعام داروں اور متولیوں کی جانب سے کی گئی پریس کانفرنس میں سابق کارپوریٹر شیخ مقصود گوندوالے پر الزامات عائد کیے گئے تھے۔ ان الزامات کے جواب میں گوندوالے نے پریس کانفرنس کرکے اپنا موقف پیش کیا اور متعلقہ انعام داروں اور متولیوں کے کردار پر براہِ راست سوالات اٹھائے۔ گوندوالے نے الزام عائد کیا کہ وقف کی جو زمینیں مخصوص مقاصد کے لیے دی گئی ہیں، بعض مقامات پر ان کے اصل مقصد کو نظرانداز کیے جانے کا معاملہ سامنے آرہا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ بعض انعام داروں اور متولیوں کی جانب سے وقف اراضی کی مبینہ فروخت، پلاٹنگ اور زمین کے لین دین کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ وقف یا انعام کی شکل میں دی گئی زمین آخر کس مقصد کے لیے مختص کی گئی ہے، اس کا استعمال کن قوانین کے تحت ہونا چاہئے اور ان زمینوں کے اصل مستحقین کون ہیں، یہ سب سے پہلے واضح کیا جانا ضروری ہے۔ گوندوالے نے براہِ راست سوال اٹھایا کہ زمین وقف کے مقصد کے لیے ہے یا پلاٹنگ اور فروخت کیلئے؟ انہوں نے متعلقہ زمینوں کے پرانے ریکارڈ، منتقلی، لین دین اور پلاٹنگ سے متعلق دستاویزات کی مکمل جانچ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ بعض انعام داروں اور متولیوں کی جانب سے مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف آواز اٹھانے والے شہریوں کو ہی نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ گوندوالے کے مطابق، وقف اراضی پر پلاٹنگ کے خلاف آواز اٹھانے والے افراد کو مبینہ طور پر دھمکایا جاتا ہے اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کرنے کی دھمکی بھی دی جاتی ہے۔ گوندوالے نے مزید دعویٰ کیا کہ متعلقہ زمینوں پر گزشتہ ۴۰/سے ۵۰/برس سے رہائش پذیر بعض مکینوں پر بھی دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق، زمین خالی کرنے یا زمین سے متعلق لین دین کرنے کے لیے مبینہ طور پر دباؤ بنایا جا رہا ہے۔ سابق کارپوریٹر نے وقف بورڈ کے طریقۂ کار پر بھی سوالات اٹھائے۔ انہوں نے وقف بورڈ کے چیئرمین سمیر قاضی اور بعض وقف افسران پر کچھ انعام داروں اور متولیوں کے ساتھ ملی بھگت کے الزامات عائد کیے۔ گوندوالے نے کہا کہ لین دین اور پلاٹنگ کے معاملے میں وقف حکام کی جانب سے کارروائی کیوں نہیں کی جا رہی ہے۔ گوندوالے نے اس سے قبل منعقدہ پریس کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ متعلقہ انعام داروں اور متولیوں نے وقف اراضی پر پلاٹنگ کے معاملے میں واضح معلومات فراہم کرنے کے بجائے سوالوں کے تسلی بخش جواب نہیں دیئے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ الزام تراشی کے بجائے وقف اراضی سے متعلق تمام دستاویزات اور لین دین کی مکمل جانچ کی جائے۔

بھارت نے ماسکو گول میز اجلاس

برفانی چیتے کے تحفظ کیلئے پیش رفت کو اجاگر کیا

ماسکو: بھارت نے برفانی چیتے کے مطالعے اور تحفظ سے متعلق روس-بھارت گول میز اجلاس میں شرکت کی، جو 26 اگست 2026 کو روس کے دارالحکومت ماسکو میں واقع روسی اکیڈمی آف سائنسز کے اے این سیورٹسوف انسٹی ٹیوٹ آف ایکولوجی اینڈ ایوولوشن میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس دسمبر 2025 میں بین علاقائی ایسوسی ایشن' آئی آر بی آئی ایس' اور انٹرنیشنل بگ کیٹ الائنس (آئی بی سی اے) کے درمیان طے پانے والے شراکت داری معاہدے کے تحت منعقد کیا گیا۔ اس کا مقصد برفانی چیتے کی تحقیق اور تحفظ کے شعبے میں بین الاقوامی تعاون کو مزید مضبوط بنانا تھا۔ حکومتِ ہند کی وزارتِ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے وفد نے سائنسی بنیادوں پر تیار کیے جانے والے اقدامات کے ذریعے برفانی چیتے کے تحفظ کے شعبے میں ملک کی پیش رفت کو اجاگر کیا۔ بھارتی وائلڈ لائف انسٹی ٹیوٹ کے حکام نے برفانی چیتے کی آبادی کے تناسب، ریڈیو ٹیلی میٹری اور جینیاتی تجزیے کے شعبوں میں ہونے والی پیش رفت کی تفصیلات پیش کیں اور اس بات پر زور دیا کہ تحفظ کی کوششوں کو مزید مؤثر بنانے میں سائنسی ذرائع کا کردار مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اس اجلاس میں روسی وفاق کی وزارتِ قدرتی وسائل و ماحولیات، روسی اکیڈمی آف سائنسز کے اے این سیورٹسوف انسٹی ٹیوٹ آف ایکولوجی اینڈ ایوولوشن، ماسکو چڑیا گھر، روس پرائز ودنا دز ور اور برفانی چیتے کی تحقیق و تحفظ کے شعبے سے وابستہ ممتاز ماہرین اور دیگر نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ بھارتی وفد نے گول میز اجلاس اور موضوعاتی مباحثوں میں حصہ لیا، جن میں برفانی چیتے کے تحفظ اور سائنسی مطالعے کے لیے باہمی تعاون پر مبنی طریقۂ کار کو مزید فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ یہ گول میز اجلاس بھارت اور بین الاقوامی شراکت داروں کو علم اور تجربات کے تبادلے اور برفانی چیتے کی تحقیق، نگرانی اور تحفظ کے شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ثابت ہوا۔

ظفرالاسلام خان کی جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر سے اپیل
تحقیقات کا دائرہ کشمیری پنڈتوں سے آگے بڑھائیں

نئی دہلی: دہلی اقلیتی کمیشن کے سابق چیئرمین اور آل انڈیا مسلم مجلسِ مشاورت کے صدر ڈاکٹر ظفرالاسلام خان نے جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کے نام ایک خط لکھ کر کشمیری شہریوں کے خلاف فوج، سکیورٹی فورسز، پولیس اور حکومت کی پشت پناہی یافتہ مسلح عناصر کی جانب سے کی گئی تاریخی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی جامع اور غیر جانب دارانہ تحقیقات کی اپیل کی ہے۔ جموں و کشمیر کی ریاستی تحقیقاتی ایجنسی کے کشمیری پنڈتوں کے خلاف ماضی کے مظالم کی تحقیقات کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اور اسے "درست سمت میں ایک قدم" قرار دیتے ہوئے ڈاکٹر خان نے زور دیا کہ حقیقی مفاہمت کے لیے کئی دہائیوں پر محیط تنازع کے تمام متاثرین کے لیے یکساں احتساب اور اختتامی انصاف ضروری ہے۔ اپنے خط میں انسانی حقوق کے ممتاز کارکن نے انسانی حقوق سے متعلق متعدد ایسے مسائل کی جانب توجہ دلائی جواب بھی حل کے طالب ہیں جیسے: لاپتا افراد اور بے نام قبریں: ڈاکٹر خان نے جموں و کشمیر میں اندازاً دس ہزار لاپتا نوجوانوں کے بارے میں سرکاری تحقیقات، سیکڑوں "نیم بیواؤں" کے ان شوہروں کے انجام کے بارے میں حتمی جواب، جن کی تلاش وہ اب بھی کر رہی ہیں، اور خطے بھر میں پھیلی سیکڑوں بے نام قبروں کی شفاف جانچ۔ اہم تاریخی واقعات: انہوں نے ماضی کے بڑے سانحات، مثلاً ۱۹۹۱ کے کونن پوشپورہ اجتماعی عصمت دری اور ۲۰۰۰ کے چھتی سنگھ پورہ اجتماعی قتل کے واقعات کی دیانت دارانہ تحقیقات پر زور دیا۔ پیلیٹ گن کے متاثرین: ڈاکٹر خان نے ۲۰۱۰ کے احتجاجات کے دوران پیلیٹ بندوقوں سے نابینا اور زخمی ہونے والے افراد کے لیے جامع طبی امداد، منصفانہ معاوضے اور ریاست کی جانب سے باضابطہ معذرت کا مطالبہ کیا۔ یدیوں کے لیے انسانی بنیادوں پر راحت: طویل عرصے سے سیاسی حراست میں موجود افراد کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر خان نے انتظامیہ سے انسانی بنیادوں پر اپیل کی کہ شبیر شاہ اور ڈاکٹر قاسم فکتو جیسے عمر رسیدہ قیدیوں کو اپنی باقی زندگی اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ گزارنے کی اجازت دی جائے۔ اپنی اپیل کے اختتام پر ڈاکٹر خان نے امید ظاہر کی کہ لیفٹیننٹ گورنر سنہا ریاستی تحقیقات کا دائرہ ہمدردانہ انداز میں وسیع کریں گے تاکہ جموں و کشمیر میں تمام متاثرہ لوگوں کے لیے ہمہ گیر انصاف اور طویل عرصے سے منتظر دادرسی یقینی بنائی جاسکے۔

بھارت 12 ستمبر سے دہلی میں دوروزہ برکس سمٹ کی میزبانی کرے گا

نئی دہلی: بھارت 12-13 ستمبر کو نئی دہلی میں بھارت منڈپم میں 18 ویں برکس سربراہی اجلاس کی میزبانی کرے گا، جس میں برکس کے اراکین اور شراکت دار ممالک کے رہنماؤں کے ساتھ ساتھ آؤٹ ریچ کے مدعو افراد کو بھی اکٹھا کیا جائے گا۔ وزارت خارجہ کے جاری کردہ بیان کے مطابق، ہندوستان کی برکس چیئرشپ تھیم سے رہنمائی کرتی ہے: تعمیر برائے لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری، وزیراعظم نریندر مودی کے انسانیت پہلے کے جذبے سے جڑے لوگوں پر مرکوز نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔ ان شعبوں کے علاوہ، رہنما مشترکہ ترجیحات پر برکس کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانے اور باہمی اہمیت کے عالمی اور علاقائی معاملات پر نقطہ نظر کا اشتراک کرنے پر تبادلہ خیال کریں گے۔ اس سال ہندوستان کی صدارت کے تحت، ہندوستان کے 25 سے زیادہ شہروں میں 350 سے زیادہ میٹنگز اور اعلیٰ سطحی مصروفیات منعقد کی گئی ہیں تاکہ تین بنیادی ستونوں میں برکس اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط کیا جاسکے: سیاسی اور سیکورٹی، اقتصادی اور مالی، اور ثقافتی اور عوام سے عوام کے تبادلے۔ ان میٹنگوں اور کاروبار سے کاروبار اور لوگوں سے لوگوں کے اقدامات کے ذریعے، ہندوستان کی برکس چیئرشپ نے عملی اور ترقی پر مبنی نتائج کے ذریعے برکس تعاون کو آگے بڑھانے میں تعاون کیا ہے۔ وزارت خارجہ امور کے ایک بیان کے مطابق ہندوستان برکس کا ایک بانی رکن ہے اور اس سے پہلے 2012، 2016 اور 2021 میں تین بار اس کی صدارت کر چکا ہے۔ ہندوستان نے 1 جنوری 2026 کو اپنی چوتھی برکس چیئرشپ سنبھالی۔ سال 2026 بھی ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ برکس نے اپنے قیام کے بیس سال مکمل کیے ہیں۔ شی جن پنگ کے بھی ایک بڑے وفد (تقریباً 400 حکام) کے ساتھ دہلی آنے کے قوی امکانات ہیں، جو 2019 کے بعد ان کا پہلا دورۂ بھارت ہوگا۔

حقوق نسواں کی کارکن اور PARI کی شریک بانی سونیا گل کا ۷۰/برس کی عمر میں انتقال

خواتین کے حقوق کی سرگرم کارکن، آل انڈیا ڈیموکریٹک ویمنز ایسوسی ایشن (AIDWA) کی مہاراشٹر یونٹ کی سابق سکریٹری اور پیپلز آرکائیو آف رورل انڈیا (PARI) کی شریک بانی سونیا گل طویل علالت کے بعد ۷۰/برس کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ انہوں نے اپنے شوہر اور معروف صحافی پی سائی ناتھ کے ساتھ دسمبر ۲۰۱۴ء میں PARI کی بنیاد رکھی تھی اور خواتین کی تحریک ومحنت کش طبقے کی جدوجہد کے لیے طویل عرصے تک سرگرم کردار ادا کیا۔ خواتین کے حقوق کے لیے سرگرم کارکن اور ڈیجیٹل نیوز پلیٹ فارم' پیپلز آرکائیو آف رورل انڈیا' (PARI) کی شریک بانی سونیا گل طویل علالت کے بعد منگل کو انتقال کر گئیں۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۷۰/برس تھی۔ سونیا گل آل انڈیا ڈیموکریٹک ویمنز ایسوسی ایشن (AIDWA) کی مہاراشٹر یونٹ کی سابق سکریٹری بھی رہ چکی تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر اور معروف صحافی پی سائی ناتھ کے ساتھ دسمبر ۲۰۱۴ء میں PARI کی بنیاد رکھی تھی اور بعد میں ادارے کی ٹرسٹی کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیتی رہیں۔ آل انڈیا ڈیموکریٹک ویمنز ایسوسی ایشن نے سونیا گل کے انتقال کو خواتین کی تحریک کے لیے "بہت بڑا اور ناقابل تلافی نقصان" قرار دیا۔ تنظیم نے اپنے بیان میں کہا کہ سونیا ایک مخلص منتظم، خواتین کے حقوق کی پُرعزم جدوجہد کرنے والی کارکن اور ایسی ساتھی تھیں جن کی گرم جوشی، شائستگی اور عزم نے ان کے ساتھ کام کرنے والے ہر فرد کو متاثر کیا۔ ایسوسی ایشن کے مطابق سونیا گل نے تنظیم کو نچلی سطح سے مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ خواتین کے لیے ان کی عملی جدوجہد کا آغاز ممبئی کی چالیوں میں رہنے والی خواتین کی مدد کے کام سے ہوا تھا۔ تنظیم نے انہیں ایک بہادر جدوجہد کرنے والی کارکن قرار دیتے ہوئے کہا کہ طویل عرصے سے بیماری کا سامنا کرنے کے باوجود وہ اپنی زندگی کے آخری وقت تک AIDWA کی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہیں۔ انہوں نے بیماری کا مقابلہ غیر معمولی حوصلے اور وقار کے ساتھ کیا اور اپنی ذاتی مشکلات کو کبھی بھی تحریک کے لیے اپنی وابستگی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ انسانی حقوق کی کارکن تیستا سیتلواڑ نے بھی سونیا گل کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ سونیا گل کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) سے وابستہ سیکڑوں کارکنوں کی رہنما اور سرپرست تھیں۔ سیتلواڑ نے 'دی وائر' میں اپنے تعزیتی مضمون میں لکھا کہ سونیا گل کا خاموش مگر انقلابی سفر ان کے شوہر سائی ناتھ، خاندان، خواتین ساتھیوں اور پارٹی کی جانب سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ سی پی آئی (ایم) کے جنرل سکریٹری ایم اے بے بی نے بھی سونیا گل کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک کی ترقی پسند خواتین کی تحریک کے لیے بہت بڑا نقصان قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سونیا گل کو ہمیشہ ایک پُرعزم کمیونسٹ، مضبوط نظریات رکھنے والی نسائی کارکن اور انتھک منتظم کے طور پر یاد رکھا جائے گا، جنہوں نے ملک میں محنت کش طبقے کی تحریک کو آگے بڑھانے کے لیے پوری لگن سے کام کیا، خصوصاً مہاراشٹر میں ان کی خدمات نمایاں رہیں۔ ایم اے بے بی نے سونیا گل کے شوہر پی سائی ناتھ اور ان کے تمام اہلِ خانہ سے تعزیت کا اظہار بھی کیا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

اولمپکس میں شرکت بڑھانا ہدف، ہم ان کھیلوں سے واقف نہیں جن میں دوسرے ممالک تمغے جیتتے ہیں: نریندر مودی

نئی دہلی: پی ایم مودی نے کہا کہ بھارت کے سمندری ساحل، پہاڑ اور مختلف نوعیت کے جغرافیائی علاقے ملک کو واٹر

اسپورٹس، پہاڑی کھیلوں اور ونٹر اسپورٹس سے متعلق صلاحیتوں کی شناخت اور انہیں آگے بڑھانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو ورچوئل طریقے سے 'کھیلو انڈیا ڈائیلاگ کھیل کی بات، وزیر اعظم مودی کے ساتھ' پروگرام کے تحت ملک بھر کے نوجوان ایتھلیٹس سے خطاب کیا۔ اس دوران وزیر اعظم نے ایتھلیٹس سے اولمپکس میں بھارت کی شرکت بڑھانے کی اپیل کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ملک کو 2036 اولمپکس کی تیاریوں کے تحت ان کھیلوں میں ایتھلیٹس تیار کرنے چاہئیں جن میں روایتی طور پر بھارت کی نمائندگی بہت کم یا بالکل نہیں رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مقصد کے لیے 5 سے 15 سال کی عمر کے بچوں کی صلاحیتوں کی شناخت اور ان کی استعداد کے مطابق تربیت دینے کے لیے ایک مہم چلائی جائے گی۔ وزیر اعظم نے کہا، ''اس بار لال قلعے سے میں نے ملک کی توجہ کھیلوں سے جڑے ایک بڑے چیلنج کی جانب مبذول کرائی۔ یہ چیلنج اولمپکس سے متعلق ہے۔ تلخ حقیقت یہ ہے کہ بھارت کی ٹیمیں اولمپکس میں شامل ہونے والے نصف کھیلوں میں بھی حصہ نہیں لیتیں۔ بھارت کی محدود شرکت طویل عرصے سے تشویش کا موضوع رہی ہے۔ اس کا براہ راست اثر مجموعی تمغوں کی تعداد پر پڑتا ہے۔ ہم میڈل ٹیبل کے ایک بڑے حصے کے لیے مقابلہ ہی نہیں کرتے۔ یہ صورتحال کافی عرصے سے چلی آرہی ہے۔ 2012 کے اولمپکس میں بھارت نے صرف 13 کھیلوں میں حصہ لیا تھا، جبکہ 20 سے زائد کھیلوں میں ہماری شرکت نہیں تھی۔'' وزیر اعظم نے سرفنگ اور اسپورٹس کلائمبنگ جیسے کھیلوں کا ذکر ایسے شعبوں کے طور پر کیا جہاں بھارت ملک کے مختلف جغرافیائی علاقوں کو دیکھتے ہوئے مضبوط موجودگی قائم کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا، ''ایسے بہت سے کھیل ہیں جن کے نام شاید ملک کے لوگوں نے سنے بھی نہ ہوں۔ دوسرے ممالک ان کھیلوں میں تمغے جیتتے ہیں، لیکن ہم ان کھیلوں میں حصہ نہیں لیتے۔ ہمیں ان کھیلوں میں بھی اپنی میڈل ٹیلی بڑھانے کے لیے مہارت حاصل کرنا ہوگی۔ مثال کے طور پر سرفنگ اور اسپورٹس کلائمبنگ میں ہم ایسا کر سکتے ہیں۔

کولمبو ٹیسٹ: سونل دنوشا نے ہندوستان سے چھینی جیت، دوسرا ٹیسٹ ڈرا

ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان کولمبو میں کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ 'ڈرا' پر ختم ہوا، ٹیم انڈیا نے ۲ میچوں کی سیریز 1-0 سے اپنے نام کرلی، پہلا میچ ہندوستان نے اپنے نام کیا تھا۔

ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان کولمبو میں کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ 'ڈرا' پر ختم ہوا۔ ٹیم انڈیا نے 2 میچوں کی سیریز 1-0 سے اپنے نام کرلی، سیریز کا پہلا میچ ہندوستان نے 165 رنز سے اپنے نام کیا تھا۔ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان کولمبو میں کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ 'ڈرا' پر ختم ہوا۔ اسی کے ساتھ ہندوستانی ٹیم نے 2 میچوں کی سیریز 1-0 سے اپنے نام کرلی۔ جمعرات کو میچ کے پانچویں دن میزبان ملک نے اپنی دوسری انگ میں 9 وکٹ کے نقصان پر 429 رنز بنا لیے تھے، جس کے بعد دونوں ممالک نے ڈرا پر رضامندی ظاہر کی۔ ہندوستانی ٹیم چاہتی تھی کہ وہ میچ کے پانچویں دن سری لنکائی ٹیم کے آخری 4 وکٹ جلد حاصل کرکے آسان ہدف حاصل کرتے ہوئے جیت درج کرے، لیکن سونل دنوشا نے میچ کی مسلسل دوسری انگ میں سنچری بنا کر مہمان ٹیم کے ارادوں پر پانی پھیر دیا۔ سونل دنوشا کو پلیئر آف دی میچ اور دیودت پڈیکل کو پلیئر آف دی سیریز کا ایوارڈ دیا گیا۔ ٹاس جیت کر بلے بازی کرنے اتری ہندوستانی ٹیم نے پہلی انگ 9/ 503 کے اسکور پر ڈکلیئر کردی۔ اس انگ میں دیودت پڈیکل اور شبھمن گل کے درمیان 120 رنز کی شراکت داری ہوئی جبکہ رشبھ پنت نے دھروجوریل کے ساتھ 112 رنز جوڑے۔ پڈیکل نے 12 چوکوں کی مدد سے 117 رنز کی انگ کھیلی جبکہ جوریل 115 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ پنت 63 رنز اور کپتان گل 50 رنز بنا کر پویلین لوٹے۔ سری لنکا کی جانب سے اسیتھا فرنانڈو نے 4 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ پربھات جے سوریہ اور کیشرا انوانتھا نے 2-2 وکٹیں اپنے نام کیں۔ اس کے جواب میں سری لنکا کی پہلی انگ 290 رنز پر سمٹ گئی۔ میزبان ٹیم نے 35 کے اسکور تک 3 وکٹیں گنوا دی تھیں، جس کے بعد پسندو سوریابندارا (80) نے کامندو مینڈس (32) کے ساتھ چوتھی وکٹ کے لیے 87 رنز جوڑ کر ٹیم کو سنبھالا۔ سری لنکا نے 173 کے اسکور تک 7 وکٹیں گنوا دی تھیں۔ اس کے بعد سونل دنوشا (103) نے محاذ سنبھالا۔ انہوں نے کیشرا انوانتھا کے ساتھ 57 رنز جبکہ لہرو کمارا (12) کے ساتھ 58 رنز کی شراکت داری کرتے ہوئے ٹیم کو 290 کے اسکور تک پہنچایا لیکن فالوآن سے نہیں بچا سکے۔ ہندوستان کے لیے پرسدھ کرشنا اور مانو ستھار نے 3-3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ سارنش جین کو 2 کامیابیاں ملیں۔ ہندوستان نے سری لنکا کو فالوآن کھیلنے پر مجبور کیا۔ اس کے جواب میں سری لنکائی ٹیم نے 63 کے اسکور تک 2 وکٹیں گنوا دی تھیں۔ اس کے بعد پسندو سوریابندارا نے کامندو مینڈس کے ساتھ تیسری وکٹ کے لیے 115 رنز جوڑ کر ٹیم کو 178 کے اسکور تک پہنچایا۔ سوریابندارا 92 رنز بنا کر پویلین لوٹے۔ چوتھے دن کے اختتام تک میزبان ٹیم نے اپنی دوسری انگ میں 6 وکٹ کے نقصان پر 229 رنز بنا لیے تھے۔ یہاں سے اس کے پاس صرف 16 رنز کی برتری تھی، لیکن آخری دن ہندوستانی ٹیم سری لنکا کے آخری 4 وکٹ حاصل نہیں کرسکی۔ سونل دنوشا نے کیشرا انوانتھا کے ساتھ ساتویں وکٹ کے لیے 112 رنز جوڑے۔ کیشرا 4 چوکوں کی مدد سے 46 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، جس کے بعد سونل نے محاذ سنبھالے رکھا۔ سونل آخر تک کریز پر ڈٹے رہے۔ انہوں نے 264 گیندوں پر 2 چھکوں اور 8 چوکوں کی مدد سے 133 رنز کی ناٹ آؤٹ انگ کھیلی۔ اس انگ میں ہندوستان کے لیے رویندر جڈیجہ اور مانو ستھار نے 3-3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ پرسدھ کرشنا، محمد سراج اور سارنش جین کو 1-1 وکٹ ملی۔ ہندوستان نے سیریز کا پہلا میچ 165 رنز سے اپنے نام کیا تھا، جس کے بعد سیریز ڈرا کرانے کے لیے سری لنکائی ٹیم کو یہ مقابلہ ہر حال میں جیتنا تھا، لیکن دوسرا مقابلہ ڈرا رہنے کے باوجود یہ سیریز ہندوستان نے اپنے نام کرلی۔ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان کولمبو کے سنہالیز اسپورٹس کلب (SSC) میں کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ میچ ڈرا پر ختم ہوا۔ سری لنکا کے نوجوان بلے باز سونل دنوشا کی شاندار اور تاریخی کارکردگی کی بدولت میزبان ٹیم میچ بچانے میں کامیاب رہی۔

آسٹریلیا کے خلاف بھارت کی انڈر۔۱۹ ٹیم کا اعلان

ویریندر سہواگ کے بیٹے آریہ ویر کو ون ڈے میں موقع

بھارت کی انڈر-19 ٹیم میں سابق بھارتی کرکٹر ویریندر سہواگ کے بیٹے آریہ ویر سہواگ کو آسٹریلیا کے خلاف تین میچوں کی ون ڈے سیریز کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ یہ ان کا بھارت کی انڈر-19 ٹیم میں پہلا انتخاب ہے۔ آسٹریلیا کی انڈر-19 کرکٹ ٹیم بھارت کے دورے پر آنے والی ہے۔ اس دورے کے لیے بھارتی انڈر-19 ٹیم کا اعلان کردیا گیا ہے۔ ٹیم میں سابق بھارتی اسٹار بلے باز ویریندر سہواگ کے بیٹے آریہ ویر سہواگ کو بھی جگہ ملی ہے۔ آریہ ویر کو ون ڈے سیریز کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ بھارت اور آسٹریلیا کی انڈر-19 ٹیموں کے درمیان تین ون ڈے اور دو ملٹی ڈے مقابلے کھیلے جائیں گے۔ دورے کا پہلا میچ 18 ستمبر کو راجکوٹ میں ہوگا۔ 18 سالہ آریہ ویر سہواگ ٹاپ آرڈر کے بلے باز ہیں۔ ان کی پیدائش 19 اکتوبر 2007 کو ہوئی تھی۔ فی الحال وہ دہلی پریمیئر لیگ میں کھیل رہے ہیں۔ گھریلو کرکٹ میں اپنی کارکردگی کی بنیاد پر انہیں بھارت کی انڈر-19 ون ڈے ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ آریہ ویر کے انتخاب کے ساتھ ایک بار پھر سہواگ خاندان کا نام بھارتی کرکٹ سے جڑ گیا ہے۔ ویریندر سہواگ بھارتی کرکٹ کے جارحانہ اوپننگ بلے بازوں میں شمار ہوتے ہیں اور انہوں نے بین الاقوامی کرکٹ میں اپنی الگ شناخت بنائی تھی۔ بھارتی انڈر-19 ون ڈے ٹیم میں سابق بھارتی کپتان اور ہیڈ کوچ راہل ڈریوڈ کے بیٹے انوے ڈریوڈ کو بھی جگہ ملی ہے۔ انوے وکٹ کیپر بلے باز ہیں۔ انہوں نے جولائی میں سری لنکا کے دورے پر بھارتی انڈر-19 ٹیم کی جانب سے دو ون ڈے مقابلے کھیلے تھے۔ سری لنکا کے خلاف ان دو میچوں میں انوے نے 87 اور 14 رنز بنائے تھے۔ اس دوران ان کا اسٹرائیک ریٹ تقریباً 117 رہا تھا۔ شاندار کارکردگی کے بعد انہیں آسٹریلیا کے خلاف سیریز کے لیے بھی ٹیم میں برقرار رکھا گیا ہے۔ آسٹریلیا کے خلاف تین میچوں کی ون ڈے سیریز میں بھارتی انڈر-19 ٹیم کی کپتانی لکشیا رائچند انی کریں گے۔ یش وردھن چوہان کو نائب کپتان بنایا گیا ہے۔ وہیں ملٹی ڈے سیریز کی کپتانی یش وردھن چوہان کو سونپی گئی ہے اور لکشیا رائچند انی نائب کپتان ہوں گے۔ بھارت کے لیے یہ سیریز نوجوان کھلاڑیوں کو بین الاقوامی سطح کے چیلنج کے لیے تیار کرنے کے لحاظ سے اہم ہوگی۔ آسٹریلیا کی مضبوط نوجوان ٹیم کے خلاف بھارتی کھلاڑیوں کو اپنی بلے بازی اور گیند بازی کی صلاحیت دکھانے کا موقع ملے گا۔ لکشیا رائچند انی (کپتان)، یش وردھن چوہان (نائب کپتان)، رجت بگھیل، آریہ ویر سہواگ، وی کے ونیت، کشاگر اوجھا، ارجن راجپوت، منال چوہان، انوے ڈریوڈ، وی لیش ویر، روہت یادو، شوین وِنود، موہت اولوا، جگروپتی وینکٹ اور کاویا پٹیل۔ یش وردھن چوہان (کپتان)، لکشیا رائچند انی (نائب کپتان)، ساگر ورک، کشاگر اوجھا، منال چوہان، کش پٹیل، مانو کرشنا، ابھی پرائے وشواس، روہت یادو، ایشان اوم، ایان اکرم، پرنو راگھویندر، پریانشو سنگھ، موہت اولوا اور آریان یادو۔

بمراہ کی بادشاہت ختم، مچل اسٹارک پہلی بار ٹیسٹ درجہ بندی میں سرفہرست

جسپر یت بمراہ فروری ۲۰۲۴ء میں پہلی بار ٹیسٹ بولنگ رینکنگ میں سرفہرست پہنچے تھے

جسپر یت بمراہ فروری ۲۰۲۴ء میں پہلی بار ٹیسٹ بولنگ رینکنگ میں سرفہرست پہنچے تھے اور گزشتہ دو برس کے زیادہ تر عرصے تک یہ مقام برقرار رکھا۔ ہندوستان کے جسپر یت بمراہ کی آئی سی سی ٹیسٹ بولنگ رینکنگ میں نمبر ایک کی پوزیشن ختم ہوگئی ہے اور آسٹریلیا کے مچل اسٹارک بنگلہ دیش کے خلاف شاندار کارکردگی کے بعد پہلی بار عالمی نمبر ایک ٹیسٹ گیند باز بن گئے ہیں۔ بمراہ فروری ۲۰۲۴ء میں پہلی بار ٹیسٹ بولنگ رینکنگ میں سرفہرست پہنچے تھے اور گزشتہ دو برس کے زیادہ تر عرصے تک یہ مقام برقرار رکھا۔ تاہم سری لنکا کے خلاف جاری ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ سیریز میں ان کی عدم شرکت اور بنگلہ دیش کے خلاف اسٹارک کی شاندار کارکردگی نے رینکنگ میں بڑی تبدیلی کردی۔ مکائے میں دوسرے ٹیسٹ میں اسٹارک نے مجموعی طور پر ۱۰ وکٹیں حاصل کیں، جس کی بدولت وہ دو درجے اوپر چڑھ کر بمراہ اور نیوزی لینڈ کے میٹ ہنری کو پیچھے چھوڑتے ہوئے پہلی بار سرفہرست مقام پر پہنچ گئے۔ بمراہ دوسرے اور ہنری تیسرے نمبر پر ہیں۔ آسٹریلیا کے پیٹ کمنز ایک مقام آگے بڑھ کر چوتھے نمبر پر پہنچ گئے ہیں جبکہ ناتھن لیون دو درجے کی بہتری کے ساتھ دسویں مقام پر آ گئے ہیں۔ انگلینڈ کے اولی رابنسن اور جوش ٹنگ بھی پاکستان کے خلاف پہلے ٹیسٹ میں شاندار کارکردگی کے بعد رینکنگ میں آگے بڑھے ہیں۔ رابنسن ۱۵ ردرجے کی چھلانگ لگا کر ۱۱ رویں جبکہ ٹنگ ۱۶ ردرجے اوپر چڑھ کر ۱۷ رویں مقام پر پہنچ گئے۔ ٹیسٹ بلے بازوں کی رینکنگ میں انگلینڈ کے ہیری بروک اور جو روٹ بالترتیب پہلے اور دوسرے نمبر پر برقرار ہیں۔ آسٹریلیا کے اسٹیو اسمتھ تیسرے اور ٹریوس ہیڈ چوتھے نمبر پر ہیں۔ ہندوستان کے رشبھ پنت ۶ ردرجے اوپر چڑھ کر مشترکہ طور پر ساتویں مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ دیگر بلے بازوں میں کیمرون گرین ۹ ردرجے کی بہتری کے ساتھ ۲۱ رویں، سری لنکا کے دھننجے ڈی سلوا مشترکہ طور پر ۲۲ رویں، پاکستان کے عبداللہ شفیق مشترکہ ۲۷ رویں اور کے ایل راہل پانچ درجے اوپر چڑھ کر ۳۰ رویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ ٹیسٹ آل راؤنڈرز کی رینکنگ میں رویندر جڈیجا بدستور نمبر ایک پر قائم ہیں جبکہ پیٹ کمنز ساتویں، کیمرون گرین مشترکہ ۱۷ اویں اور اولی رابنسن ۲۳ رویں مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ سری لنکا کے خلاف ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ سیریز میں بمراہ کی عدم شرکت اور بنگلہ دیش کے خلاف اسٹارک کی شاندار کارکردگی نے انہیں فائدہ دلایا۔

سیف علی خان اور فرحان اختر ۲۵ رسال بعد دوبارہ ایک ساتھ، سپر نیچرل فلم بنائیں گے

سیف علی خان اور کیارا اڈوانی پہلی بار ایک ساتھ اسکرین شیئر کرنے جارہے ہیں

سیف علی خان اور کیارا اڈوانی پہلی بار ایک ساتھ اسکرین شیئر کرنے جارہے ہیں، دونوں اداکار کنیکا ڈھلون کی ہدایتکاری میں بننے والی ایک سنسنی خیز سپر نیچرل تھرلر میں نظر آئیں گے، فلم کو فرحان اختر کی پروڈکشن کمپنی ایکسل انٹرٹینمنٹ پروڈیوس کرے گی، اس پروجیکٹ میں سیف علی خان اور فرحان اختر ۲۵ رسال بعد دوبارہ ایک ساتھ کام کریں گے۔ فلم کی اسکرپٹ فی الحال تیار کی جارہی ہے اور میکرز رواں سال کے آخر میں پروڈکشن شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سیف علی خان اور کیارا اڈوانی پہلی بار ایک ساتھ اسکرین پر نظر آنے والے ہیں۔ یہ فلم رائٹر کنیکا ڈھلون کی ہدایتکاری میں پہلی فلم ہوگی، جسے فرحان اختر کی پروڈکشن کمپنی ایکسل انٹرٹینمنٹ کے بینر تلے پیش کرے گی۔ اس پروجیکٹ کی اسکرپٹ فی الحال تیار کی جارہی ہے اور ٹیم کا ارادہ ہے کہ رواں سال کے آخر میں فلم کی شوٹنگ شروع کی جائے۔ پروجیکٹ سے وابستہ ایک ذریعے نے پنک ولا کو بتایا، ''سیف اور کیارا کنیکا کی اگلی فلم میں ایک ساتھ نظر آئیں گے۔ یہ ایک سنجیدہ اور پراثر تھرلر ہے، جس میں مافوق الفطرت عناصر بھی شامل ہیں۔ اسکرپٹ دونوں اداکاروں کو ذہن میں رکھتے ہوئے تیار کی جارہی ہے۔ کنیکا، ایکسل انٹرٹینمنٹ اور رائٹنگ ٹیم کافی عرصے سے اس کہانی پر کام کررہی ہے اور اب میکرز اسے آگے بڑھانے کی تیاری میں ہیں۔'' ابھی تک بغیر عنوان والی اس فلم میں مافوق الفطرت عناصر کے ساتھ ایک سنجیدہ تھرلر کہانی پیش کئے جانے کی توقع ہے، تاہم میکرز نے فی الحال پلاٹ کو راز رکھا ہوا ہے۔ سیف علی خان اور کیارا اڈوانی کی کاسٹنگ ایک دلچسپ جوڑی ثابت ہوسکتی ہے، کیونکہ دونوں اداکار ایک ایسی صنف میں نظر آئیں گے جو انہیں اسکرین پر ایک مختلف انداز میں پیش کرنے کا موقع دے سکتی ہے۔ اس پروجیکٹ میں سیف علی خان اور فرحان اختر ۲۵ رسال بعد دوبارہ ایک ساتھ کام کریں گے۔ دونوں نے اس سے قبل فلم ''دل چاہتا ہے'' میں کام کیا تھا، تاہم اس بار ان کی شراکت صرف اداکاری تک محدود نہیں ہوگی، بلکہ فرحان اختر ایکسل انٹرٹینمنٹ کے ذریعے فلم کے پروڈیوسر بھی ہوں گے۔ کنیکا ڈھلون کیلئے یہ فلم اسکرین رائٹر سے ہدایتکار بننے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ وہ ''من مرزیاں''، ''کیدارناتھ''، ''ججمنٹل ہے کیا''، ''حسین دلربا''، ''رشمی راکٹ''، ''رکشا بندھن'' اور ''ڈنکی'' سمیت کئی ہندی فلموں کی کہانیاں اور اسکرپٹ لکھ چکی ہیں۔ انہوں نے اپنے پروڈکشن بینر ''کتھا پکچرز'' کے ذریعے پروڈکشن کے میدان میں بھی قدم رکھا اور فلم ''دو پتی'' کی پروڈیوسر بھی رہیں، جس کی کہانی انہوں نے خود لکھی تھی۔ کنیکا ڈھلون نے خاص طور پر تھرلر صنف میں فلم ''حسین دلربا'' اور اس کے سیکوئل ''پھر آئی حسین دلربا'' کے ذریعے اپنی شناخت بنائی ہے۔

کنگنا رناوت کا بڑا بیان: 'میں بی جے پی کی کٹھ پتلی نہیں، آج پارٹی میرے ساتھ ہے، کل ہو یا نہ ہو'

اداکارہ اور بی جے پی کی رکن پارلیمنٹ کنگنا رناوت اپنے بے باک بیانات کی وجہ سے ایک بار پھر سرخیوں میں ہیں۔

اداکارہ اور بی جے پی کی رکن پارلیمنٹ کنگنا رناوت اپنے بے باک بیانات کی وجہ سے ایک بار پھر سرخیوں میں ہیں۔ ڈی ڈی نیوز کے ایک حالیہ انٹرویو میں انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ بی جے پی کی 'کٹھ پتلی' نہیں ہیں اور ان کی اپنی شناخت اور نظریات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی آج ان کے ساتھ ہے، لیکن ضروری نہیں کہ کل بھی ساتھ ہو۔ بالی ووڈ اداکارہ اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی رکن پارلیمنٹ کنگنا رناوت اپنے بے باک بیانات کی وجہ سے ایک بار پھر سرخیوں میں ہیں۔ ایک حالیہ انٹرویو میں انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ بی جے پی کی 'کٹھ پتلی' نہیں ہیں اور ان کی اپنی شناخت اور نظریات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی آج ان کے ساتھ ہے، لیکن ضروری نہیں کہ کل بھی ساتھ ہو۔ کنگنا سے جب پوچھا گیا کہ ان کے جارحانہ یا سخت بیانات کیا بی جے پی کی آفیشل لائن ہوتے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ ان کا مقصد پارٹی سے الگ ہونا نہیں ہے۔ تاہم جب کسی معاملے پر بہت زیادہ شور ہو تو انہیں بھی اپنی آواز بلند کرنی پڑتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ کئی مرتبہ سخت بیانات دے دیتی ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جان بوجھ کر پارٹی سے اختلاف کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے مطابق انہیں اپنی رائے رکھنے کا حق ہے اور وہ کسی کی کٹھ پتلی نہیں ہیں۔ کنگنا نے اپنے سیاسی مستقبل پر بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ گزشتہ دو سال سے رکن پارلیمنٹ ہیں، جبکہ ایک اداکارہ کے طور پر ان کی شناخت گزشتہ 20 سال سے قائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی اپنی شخصیت اور وجود ہے، جسے صرف سیاست سے جوڑ کر نہیں دیکھا جاسکتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر مستقبل میں بی جے پی کسی معاملے پر ان کے ساتھ نہ ہو تو بھی ان کی اپنی شناخت ختم نہیں ہو جائے گی۔ جب کنگنا سے پوچھا گیا کہ کیا وہ مستقبل میں بی جے پی چھوڑ کر کسی دوسری سیاسی جماعت میں شامل ہو سکتی ہیں، تو انہوں نے اس امکان کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ سناتنی ہیں اور جب تک سیاست میں رہیں گی، بی جے پی کے ساتھ ہی رہیں گی۔ آئندہ لوک سبھا انتخابات میں ٹکٹ نہ ملنے کے امکان کے بارے میں کنگنا نے کہا کہ انہیں اس کا خوف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اداکارہ، فلم ساز اور مصنفہ ہیں اور انہیں اپنے کام سے محبت ہے۔ ان کے مطابق آج بھی کئی فلم ڈائریکٹرز انہیں اپنی پسندیدہ اداکارہ سمجھتے ہیں اور ان کے پاس سیاست کے علاوہ بھی بہت کچھ کرنے کے لیے ہے۔ کنگنا کے اس بیان کو ان کے سیاسی مستقبل اور بی جے پی کے ساتھ ان کے تعلقات کے حوالے سے اہم قرار دیا جارہا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ پارٹی کے ساتھ ان کی وابستگی برقرار ہے، لیکن وہ اپنی ذاتی رائے اور شناخت سے سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتیں۔

ٹام ہالینڈ ۲۰۲۶ء کے سب سے مہنگے اداکار، ۱۰۵۲ کروڑ فیس، رابرٹ دوسرے نمبر پر

رابرٹ ڈاؤنی جونیئر مارول سنیماٹک یونیورس میں واپسی پر فلم 'ایونجرز: ڈومز ڈے' اور 'ایونجرز: سیکرٹ وارز' کیلئے ۱۰۰ رملین ڈالر معاوضہ حاصل کریں گے

رابرٹ ڈاؤنی جونیئر مارول سنیماٹک یونیورس میں واپسی پر فلم ''ایونجرز: ڈومز ڈے'' اور ''ایونجرز: سیکرٹ وارز'' کیلئے ۱۰۰ رملین ڈالر معاوضہ حاصل کریں گے، تاہم ۲۰۲۶ء میں مجموعی کمائی کے معاملے میں ٹام ہالینڈ ان سے آگے نکل گئے ہیں۔ فلم ''اسپائیڈر مین: برینڈ نیو ڈے'' کیلئے ہالینڈ کو بیک اینڈ بونسز سمیت کم از کم ۱۰۰ رملین ڈالر ملنے کی توقع ہے، جبکہ فلم ''دی اوڈیسی'' کے ۱۰ رملین ڈالر شامل کرکے ان کی ۲۰۲۶ء کی مجموعی کمائی تقریباً ۱۱۰ رملین ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ حال ہی میں یہ رپورٹ سامنے آئی تھی کہ رابرٹ ڈاؤنی جونیئر کی مارول سنیماٹک یونیورس (MCU) میں واپسی کے نتیجے میں مارول اسٹوڈیوز انہیں فلم ''ایونجرز: ڈومز ڈے'' اور ''ایونجرز: سیکرٹ وارز'' کیلئے ۱۰۰ رملین ڈالر ادا کررہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ رابرٹ ڈاؤنی جونیئر کو ہر فلم کے لیے ۵۰ رملین ڈالر ملیں گے۔ یہ ان کی پیشگی فیس ہے، اس کے علاوہ انہیں نجی طیارے میں سفر، خصوصی سیکورٹی اور شوٹنگ کے دوران مکمل ٹریلر کیمپ سمیت دیگر سہولیات بھی حاصل ہوں گی۔ اس طرح ہر پروجیکٹ کے حساب سے معاوضہ حاصل کرنے کے معاملے میں رابرٹ ڈاؤنی جونیئر MCU کی تاریخ کے سب سے زیادہ معاوضہ لینے والے اداکار بن گئے ہیں۔ تاہم اگر ۲۰۲۶ء کے سب سے زیادہ معاوضہ لینے والے اداکار کی بات کی جائے تو رابرٹ ڈاؤنی جونیئر اپنی فلم ''ایونجرز: اینڈ گیم'' کے ساتھی اداکار ٹام ہالینڈ سے کافی پیچھے ہیں۔ دی ریپ کی ایک رپورٹ کے مطابق ٹام ہالینڈ کو فلم ''اسپائیڈر مین: برینڈ نیو ڈے'' کیلئے ۲۰ رملین ڈالر کی بنیادی پیشگی فیس ادا کی گئی ہے، جو اسپائیڈر مین کے طور پر ان کے گزشتہ پروجیکٹ کے معاوضے سے ۱۰ رملین ڈالر زیادہ ہے۔ جب فلم سے حاصل ہونے والے دیگر بیک اینڈ بونسز کو بھی شامل کیا جائے گا تو ٹام ہالینڈ کو ''اسپائیڈر مین: برینڈ نیو ڈے'' کیلئے کم از کم ۱۰۰ رملین ڈالر کا معاوضہ ملنے کی توقع ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ تقریباً ۱۰ رسال قبل اسپائیڈر مین کا کردار ادا کرنے کے لیے ٹام ہالینڈ کو پہلی مرتبہ صرف ۲ رلاکھ ۵۰ رہزار ڈالر معاوضہ ملا تھا۔ انہوں نے ۲۰۱۶ء میں فلم ''کیپٹن امریکہ: سول وار'' میں پہلی بار اسپائیڈر مین کا کردار ادا کیا تھا۔ فلم ''اسپائیڈر مین: برینڈ نیو ڈے'' سے دو ہفتے قبل ٹام ہالینڈ نے کرسٹوفر نولن کی فلم ''دی اوڈیسی'' میں بھی معاون کردار ادا کیا۔ انہوں نے اس فلم میں ٹیلی ماکس کا کردار ادا کیا، جو اوڈیسیس اور پینیلوپ کا بیٹا ہے۔ کرسٹوفر نولن کی ہدایتکاری میں بننے والی اس فلم کے لیے ٹام ہالینڈ کو ۱۰ رملین ڈالر معاوضہ دیا گیا، جس کے بعد ۲۰۲۶ء میں ان کی مجموعی کمائی ۱۱۰ رملین ڈالر تک پہنچ جاتی ہے، جو ہندوستانی کرنسی میں تقریباً ۱۰۲۵ رکروڑ روپے بنتی ہے۔ جہاں تک رابرٹ ڈاؤنی جونیئر کی بات ہے تو دونوں فلموں کے لیے ۱۰۰ رملین ڈالر ان کی پیشگی فیس ہے۔ یہ ممکن ہے کہ انہوں نے مارول اسٹوڈیوز کے ساتھ بیک اینڈ بونسز کا معاہدہ بھی کیا ہو، ایسی صورت میں ان کی مجموعی کمائی اس رقم سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔ سال ۲۰۲۶ء میں بالی ووڈ اداکار ٹام ہالینڈ دنیا کے سب سے مہنگے اداکار بن گئے ہیں، جنہوں نے مجموعی کمائی میں رابرٹ ڈاؤنی جونیئر کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

باکس آفس: سلمان خان، پربھاس کا تصادم طے

عید ۲۰۲۷ء پر دونوں کی فلمیں ریلیز ہوں گی

سلمان خان اور پربھاس کی فلموں کے درمیان ۲۰۲۷ء میں بڑے باکس آفس تصادم کی راہ ہموار ہوگئی ہے، ٹی سیریز نے واضح کردیا ہے کہ سندیپ ریڈی وانگا کی ہدایتکاری میں بننے والی فلم ''اسپرٹ'' کی ریلیز ملتوی نہیں کی گئی، فلم ۵ رمارچ ۲۰۲۷ء کو ہی سینما گھروں میں پیش کی جائے گی۔ سلمان خان نے ۲۰۲۷ء میں عید کے موقع پر اپنی فلم کی ریلیز کا اعلان کیا ہے، تب سے یہ قیاس آرائیاں جاری ہیں کہ اسی عرصے میں ریلیز کیلئے مقرر پربھاس کی فلم ''اسپرٹ'' کیا اپنی تاریخ تبدیل کرے گی یا نہیں۔ حالیہ رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ سندیپ ریڈی وانگا کی فلم کو بعد کی تاریخ تک ملتوی کردیا گیا ہے، جس سے سلمان خان کی آنے والی فلم کیلئے راستہ صاف ہوسکتا ہے۔ تاہم فلم ''اسپرٹ'' کے میکرز نے اب باضابطہ طور پر ان رپورٹس کی تردید کردی ہے۔ سندیپ ریڈی وانگا کی ہدایتکاری میں بننے والی فلم ''اسپرٹ'' میں پربھاس مرکزی کردار ادا کررہے ہیں، جبکہ ترپتی ڈمری اور وویک اوبرائے بھی فلم کا حصہ ہیں۔ بھوشن کمار کی ٹی سیریز کے بینر تلے پروڈیوس ہونے والی یہ فلم فی الحال ۵ رمارچ ۲۰۲۷ء کو ریلیز کیلئے مقرر ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہی تاریخ سلمان خان اور وامشی پیڈی پلی کی بغیر عنوان والی فلم کیلئے بھی مقرر کی گئی ہے۔ فلم ''اسپرٹ'' کی ریلیز ملتوی ہونے کی رپورٹس کے بعد ٹی سیریز کے ترجمان نے زوم کو صورتحال واضح کرتے ہوئے کہا، ''ہم فلم ''اسپرٹ'' کی ریلیز کے حوالے سے مکمل طور پر اپنے شیڈول کے مطابق آگے بڑھ رہے ہیں۔ فلم ۵ رمارچ ۲۰۲۷ء کو ریلیز ہونے والی ہے اور اعلان کردہ ریلیز تاریخ میں بالکل کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ ہم شیڈول کے مطابق کام کررہے ہیں اور ۵ رمارچ ۲۰۲۷ء کو دنیا بھر کے ناظرین کیلئے فلم پیش کرنے کی تیاری کررہے ہیں۔'' یہ پہلی مرتبہ نہیں ہے کہ میکرز کو فلم کی ریلیز سے متعلق قیاس آرائیوں کی وضاحت کرنا پڑی ہو۔ رواں سال مئی میں بھی ایسی رپورٹس سامنے آئی تھیں کہ فلم ''اسپرٹ'' کی ریلیز ممکنہ طور پر ملتوی کردی جائے گی۔ اس وقت بھی پروڈکشن ہاؤس نے واضح کیا تھا کہ فلم اعلان کردہ تاریخ پر ہی ریلیز کیلئے تیار کی جارہی ہے۔ اس وضاحت کے بعد فی الحال فلم ''اسپرٹ'' اور سلمان خان کی آنے والی فلم ایک ہی تاریخ پر ریلیز کیلئے مقرر ہیں، جس سے ۲۰۲۷ء میں بالی ووڈ کے سب سے بڑے باکس آفس مقابلوں میں سے ایک ہونے کا امکان پیدا ہوگیا ہے۔